آپ کے مسائل

لاعلمی میں شہوت سے بالغ بیٹی کو ہاتھ لگ جانے کا حکم

میں رات اپنے گھر میں سویا ہوا تھا۔ رات کو خواہش ہوئی لہذا میں اپنی بیوی کی طرف گیا۔ بیوی کو ہوشیار کرنے کے لئے اس کا پیر پکڑ کر ہلایا جو کہ پورے جسم پر چادر اوڑھے سو رہی تھی۔ وہاں سے "ہوں" کی آواز آئی۔ اس "ہوں" کی آواز پر میں چونک گیا کیونکہ وہ میری بالغ بیٹی کی آواز تھی جو میری بیوی کے ساتھ چادر اوڑھے سو رہی تھی۔ اس آواز کے ساتھ ہی میں فوراً وہاں سے ہٹ گیا اور اپنی جگہ پر جاکے سو گیا۔ آپ براہ مہربانی قرآن اور سنت کی روشنی میں مجھے ہدایت فرمائیں کہ۔

۱۔ کیا مجھ سے گناہ سرزد ہو گیا ہے؟

۲۔ اگر ہو گیا تو اس کا کوئی کفارہ ہے؟

اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا اجر عطا فرمائیں (آمین)

جواب :- بصورت مسئولہ چونکہ یہ چھونا چادر کے حائل کے ساتھ ہوا ہے' اس لئے حرارت شہوت کا احساس اس درجہ کا نہیں جس سے حرمت مصاہرت قائم ہو سکے لہذا میاں بیوی کے نکاح پر شرعاً کوئی اثر نہیں پڑا فقط ثم المس انما یوجب حرمته المصاهر اذا لم یکن بینهما ثوب اما اذا کان بینهما ثوب فان کان صفیقا لا یجد الماس حرارة الممسوس لا تثبت حرمته المصاهر (عالمگیری ص ج)

(بحوالہ کفایۃ المفتی ص۱۹۸ ج۵)

بھائی کی رضائی بہن سے نکاح کا مسئلہ

سوال :- زید نے ج کی والدہ کا دودھ پیا ہے۔ شرعی حکم کے مطابق ان دونوں کی شادی نہیں ہو سکتی ہے۔ لیکن میں نے یہ بھی سنا ہے کہ زید کے چھوٹے بھائی کا ج کی چھوٹی بہن کے ساتھ بھی شادی نہیں ہو سکتی۔ کیا یہ درست ہے؟

جواب :- زید کے چھوٹے بھائی کا "ج" کی چھوٹی بہن سے نکاح شرعاً درست ہے اور آپ نے جو سنا ہے وہ غلط ہے۔ و تحل اخت اخیه رضاعا یصح اتصاله بالمضاف الخ (درمختار ص ج)

نابالغ کا ایجاب و قبول

سوال :- زید کی عمر ۱۳ سال ہے۔ نابالغ ہے۔ کوئی علامت از علامات بلوغ اس میں موجود نہیں۔ اس کا نکاح ہندہ عمر ۱۵ سال کے ساتھ کر دیا گیا۔ قبول کرنے والا خود زید ہے۔ نہ کہ اس کا باپ۔ بچی کا وارث اس کا باپ تھا جو ولی تھا بچی کا۔ یہ بچی بھی نابالغہ ہے۔ زید کا باپ بوقت نکاح مجلس میں موجود تھا۔ آیا یہ نکاح ہو گیا ہے یا نہیں۔ اس بارے میں ہم نے فتویٰ لیا جامعہ اشرفیہ لاہور سے تو انہوں نے فرمایا نکاح نہیں ہوا۔ ای و فی الاشباہ فی باب المعاینۃ لانه لا ولایته له علی نفسه (الی) فاولی ان لا یکون له ولایته علی غیره۔

جب فتویٰ دارالعلوم کبیروالا شیخ خانوال سے لیا تو انہوں نے فرمایا کہ نکاح ہو گیا۔ قال فی الدر المختار الخ (فتاوی شامی ص ج) یہ ان کی دلیل ہے۔

دونوں فتووں کی نقل روانہ خدمت اقدس ہے۔ ہم ان میں سے کس پر عمل کریں اور صحیح تصور کریں اور کس کو مرجوح بیان فرما کر ہماری اس قلق کو دور کریں۔ اللہ جزائے خیر دے۔

جواب :- بصورت مسئولہ چونکہ زید نابالغ نے باپ کی موجودگی میں اس کی رضامندی سے ایجاب و قبول کیا اور باپ نے اس قبول کو برقرار رکھا اس لئے زید نابالغ کا یہ قبول شرعاً معتبر ہے اور باپ کی طرف منسوب ہو کر یہ نکاح منعقد ہو گیا۔ نظیره فی جامع الفصولین و فیه ایضاً" للصبی قبول ولاء من بواليه باذن الوصی او الاب و یکون نائبا عنهما فی القبول لانهما یملکان قبول الولاء عنه لانهما یملکان الزام ولاء العتاقه بالکتابته فیملکان الزامه علیه بعقد الموالا ایضا (ص ج) وما تردد من العقود بین نفع و ضرر کالبیع والشراء توقف علی الاذن الخ فان اذن لهما الولی فهما فی شراء و بیع کذا فی الرد المختار ص ج (کفایۃ المفتی ص ج)

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ص ۱۵۳ ج۲)

تین طلاق کا مسئلہ

سوال :- کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس بارے میں کہ مسمی محمد ہارون نے اپنی بیوی مسماۃ خدیجہ کو گھریلو ناچاقی کی بنا پر تین طلاقیں دے دیں۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں فتویٰ دیا جائے۔ (محمد یار عاقل)

جواب :- حامداً" و مصلیاً" بصورت مسئولہ عورت پر تین مغلظہ واقع ہو چکی ہیں' اب بغیر تحلیل شرعی کے دوبارہ نکاح بھی حرام ہے۔ منسلکہ فتویٰ سراسر غلط ہے۔ قرآن کریم' سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام' محدثین عظام اور مجتہدین ذی احترام کے نصوص و منشاء کے بالکل خلاف ہے۔ اسی لئے آج تک ائمہ اربعہ امام ابوحنیفہ' امام مالک' امام شافعی اور امام احمد بن حنبل (جو چودہویں صدی کے کسی نام نہاد اہل حدیث سے زیادہ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھنے والے تھے) کوئی بھی اس کا قائل نہیں' فتویٰ میں جس حدیث کا حوالہ دیا گیا ہے اس کے بارے میں خود حضرت عبداللہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ یہ منسوخ ہے۔ کما اخرج ابو داؤد عن ابن عباس فی حدیث طویل۔ و ذلک ان الرجل کان اذا طلق امرأته فهو احق برجعتها وان طلق ثلاثا فنسخ ذلک فقال الطلاق مرتان الخ۔ آج اس روایت کو آڑ بنا کر جواز کا فتویٰ دینا درحقیقت روافض (شیعہ) کی تقلید ہے۔ کذا قال العینیؒ فی شرح الصحیح البخاری ص ۵۳۷ ج۹۔ بہرکیف منسلکہ فتویٰ کی رو سے بیوی حلال نہیں ہوتی' ساری عمر بدکاری اور زنا کا وبال رہے گا اور آخر عمر میں سلب ایمان کا خطرہ ہے۔ اللهم احفظنا منه۔

شادی کارڈ کا حکم

سوال :- میرے ایک دیندار دوست اپنی شادی کے کارڈ کا ذکر کر رہے تھے۔ میں نے کہا کہ کارڈ چھپوانا بھی اسراف میں داخل ہے کیونکہ اس کے بغیر بھی (یا زیادہ سے زیادہ فوٹو اسٹیٹ کروا کر) کام چلایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بڑے بڑے دینداروں کے کارڈ چھپے ہوئے دیکھے ہیں۔ اس سے پہلے کبھی ایسی بات نہیں سنی اور تم نے بھی اپنی بہن کے شادی کارڈ چھپوائے تھے۔ پہلے خود عمل کرو' پھر دوسروں سے کہو۔ میں نے کہا کہ جو چیز غلط ہے وہ غلط ہے چاہے میں کروں یا کوئی دوسرا۔ اس کے علاوہ حدیث کا مفہوم ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا کہ تم بھلی باتوں کا حکم کرو اگرچہ تم خود ان سب کے پابند نہ ہو اور برائیوں سے منع کرو اگرچہ تم خود ان سب سے نہ بچ رہے ہو۔ براہ مہربانی جلد میری اور میرے دوست کی اصلاح فرمائیں۔

جواب :- آج کے اس "روشن" دور میں رشتہ کی تجویز اور دلہن کے رخصت ہونے تک بہت سی جاہلانہ رسمیں ہم نام نہاد خاندانی برتری اور رواجی پابندیوں کی بناء پر تیزی سے رواج پا رہی ہیں' منجملہ ان میں سے بیش قیمت شادی کارڈ بھی ایک فضول رسم ہے جو خواہ مخواہ کا بار گراں اور بد اسراف کا حصہ ہے' ہاں یہ البتہ اپنی جگہ صحیح ہے کہ شریعت میں تاریخ نکاح کی اطلاع عزیز و اقارب اور دوست

باقی ص ۷ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ کراچی

ختم نبوت

انٹرنیشنل

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۳ ● شمارہ نمبر ۱۵ ● بتاریخ ۴ ربیع الثانی تا ۱۰ ربیع الثانی ۱۴۱۵ھ ● بمطابق ۹ ستمبر تا ۱۵ ستمبر ۱۹۹۴ء

اس شمارے میں

۱۔ آپ کے مسائل ۔۔۔۔۔ ۳
۲۔ نعت شریف ۔۔۔۔۔ ۴
۳۔ اداریہ ۔۔۔۔۔ ۵
۴۔ محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔۔۔۔ ۶
۵۔ حدیث کیا ہے؟ ۔۔۔۔۔ ۷
۶۔ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ۔۔۔۔۔ ۸
۷۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ ۔۔۔۔۔ ۹
۸۔ قرآن مجید کی دلچسپ اور اہم معلومات ۔۔۔۔۔ ۱۰
۹۔ تحریک ختم نبوت ایک عظیم جدوجہد ۔۔۔۔۔ ۱۲
۱۰۔ حیات و نزول عیسیٰؑ کا منکر کافر ہے ۔۔۔۔۔ ۱۴
۱۱۔ اسلام اور قادیانیت دو متوازی مذہب ۔۔۔۔۔ ۱۶
۱۲۔ سینٹرل جیل مستونگ سے ایک قیدی کا خط ۔۔۔۔۔ ۱۸
۱۳۔ آزاد کشمیر کی ڈائری ۔۔۔۔۔ ۱۹
۱۴۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ۔۔۔۔۔ ۲۰
۱۵۔ اخبار ختم نبوت ۔۔۔۔۔ ۲۱
۱۶۔ قادیانی قاعدہ (آخری قسط) ۔۔۔۔۔ ۲۲

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا اللہ وسایا ● مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد جمیل خان ● مولانا سعید احمد جلالپوری

مرتب
حافظ محمد حنیف ندیم

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

[illegible]
خوشی محمد انصاری

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش
ایم اے جناح روڈ کراچی فون 7780337

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵ روپے
سہ ماہی ۳۵ روپے
فی پرچہ ۳ روپے

بیرون ملک چندہ
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۱۹۰ ڈالر
یورپ اور افریقہ ۷۰ ڈالر
متحدہ عرب امارات و انڈیا ۱۵۰ ڈالر
چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۲۳۳
کراچی پاکستان ارسال کریں

ہادی برحق تیرے سوا کوئی نہیں

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

از۔ حافظ حبیب ندیم نقشبندی

ہادی برحق رہبر اعظم تیرے سوا اور کوئی نہیں
سارے جہاں کا سچا ہمدم تیرے سوا اور کوئی نہیں

روح محبت سوز محبت ساز محبت جان ولا
حسن کی چادر الفت پیہم تیرے سوا اور کوئی نہیں

کار رسالت منصب تیرا یاد ہیں گلیاں طائف کی
جان تھی جس کی خون میں مدغم تیرے سوا اور کوئی نہیں

کفر کا صحرا دھوپ کی شدت شرک کی گرمی جوبن پر
یاد آتی ہے جس کی ہر دم تیرے سوا اور کوئی نہیں

خشک ہوا ایمان کا دریا ریت ہی ریت کے ذرے ہیں
کون کرے گا اشک فراہم تیرے سوا اور کوئی نہیں

تیری امت بھول چکی ہے نیر اعظم کام تیرا
درد کا درماں زخم کا مرہم تیرے سوا اور کوئی نہیں

کوئی کلیم قادر مطلق کوئی خلیل بار الہ
تو ہے حبیب خالق ارحم ترے سوا اور کوئی نہیں

حکومت قادیانیوں کو قانون کے دائرہ میں پابند کرے‘ یہ حکومت کی اہم ذمہ داری ہے

ملک عزیز پاکستان کو قادیانیوں نے نہ کل تسلیم کیا تھا‘ نہ کیا ہے اور نہ ہی کریں گے

گزشتہ دنوں روزنامہ نوائے وقت کراچی میں کوئٹہ کے نمائندہ کی طرف سے خبر شائع ہوئی‘ جس میں قادیانیوں کے علاقائی سربراہوں کو تیار رہنے کا حکم دیا گیا تھا۔ خبر ملاحظہ فرمائیں۔

"کوئٹہ (نمائندہ نوائے وقت) قادیانیوں کے ہیڈ کوارٹر ربوہ سے قادیانیوں کے علاقائی سربراہوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ہیڈ کوارٹر سے بلاوے پر ربوہ یا لاہور پہنچنے کے لئے اپنی گاڑیوں (کاروں) سمیت تیار رہیں۔"

(روزنامہ نوائے وقت ۱۷ اگست بروز بدھ)

بظاہر یہ خبر ایک چھوٹی سی ہے لیکن حکومت کو اس خبر کو چھوٹا سمجھ کر نظر انداز نہیں کرنا چاہئے کیونکہ قادیانیوں کو اپنے ہیڈ کوارٹر ربوہ سے اشارہ ملا ہے اور یہ اشارہ کسی اہم بات کی طرف ہے جو کہ تمام قادیانی علاقائی سربراہوں کو اپنی گاڑیوں سمیت تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے‘ اور حکم میں بھی دو باتیں کہ یا تو ربوہ کا حکم ہوگا یا لاہور کا۔ اخبار نے تفصیل نہیں لکھی اور اس لئے نہیں لکھی کہ قادیانیوں نے بھی تفصیل نہیں دی ہوگی اور دیں بھی کیوں؟ یہ پروگرام خفیہ ہوگا اور اس میں مسلمانوں کے خلاف یا ملک کے خلاف کوئی پروگرام ہوگا۔ ہم بارہا ان صفحات میں واضح طور پر لکھ چکے ہیں اور آج سے نہیں جب سے ملک عزیز پاکستان معرض وجود میں آیا ہے کہ نہ قادیانیوں نے پہلے اس ملک کو تسلیم کیا اور نہ آج کرتے ہیں بلکہ باہر دنیا میں ملک پاکستان کے خلاف زہر اگلتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ پاکستان میں ہم پر ظلم ہو رہا ہے‘ ہمارے خلاف قانون بنائے گئے ہیں‘ پاکستان کی قومی اسمبلی میں ہمیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے حالانکہ دنیا جانتی ہے کہ ملک عزیز کی قومی اسمبلی نے انہیں صرف مسلمانوں کے کہنے پر غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیا بلکہ ۱۳ دن کی ایک طویل بحث جس میں مسلمانوں نے اپنا موقف پیش کیا کہ قادیانی غیر مسلم ہیں‘ انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے تو قومی اسمبلی نے ان کو اسمبلی میں بلا کر (مرزا ناصر احمد‘ قادیانی جماعت کا تیسرا سربراہ) طویل موقف سنا اور اس کے جواب میں مسلمانوں کا موقف بھی سنا۔ دونوں موقف کو سامنے رکھتے ہوئے ملک عزیز کی قومی اسمبلی نے ۷ ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ قادیانیوں کو چاہئے تھا کہ اگر وہ واقعی اس ملک کے خیر خواہ اور باشندے ہیں تو اس قانون کو تسلیم کرتے لیکن انہوں نے تسلیم ہی نہیں کیا بلکہ اپنی غیر اسلامی اور غیر قانونی سرگرمیاں جاری رکھیں۔ حتیٰ کہ ۱۹۸۴ء میں جناب جنرل ضیاء الحق مرحوم کے دور میں قادیانیوں کے خلاف پھر تحریک چلی اور جناب جنرل مرحوم کے دور میں حکومت کو ایک بار پھر قادیانیوں کی سرگرمیوں کو دائرۂ کار میں رکھنے کی خاطر حکومت کو قانون بنانا پڑا‘ جس میں یہ بات واضح طور پر کہی گئی کہ قادیانی اپنے مذہب کی تبلیغ نہیں کرسکتے چونکہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے بعد نیا نبی مرزا غلام احمد قادیانی کو تسلیم کیا ہے لہٰذا نبی کے تبدیل ہونے سے امت تبدیل ہو جاتی ہے‘ پھر قانون اور شعائر بھی تبدیل ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا قادیانی اسلامی شعائر بھی استعمال نہیں کرسکتے‘ اگر کریں گے تو ۲۹۸۔ سی تعزیرات پاکستان کے تحت مقدمہ درج ہوگا‘ جس میں تین سال قید اور جرمانہ کی سزا ہوگی لیکن قادیانیوں کی اساس چونکہ بغاوت پر مبنی ہے‘ پہلے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے بغاوت کرکے ایک ایسے شخص کو جس کا نہ عمل نہ کردار کچھ بھی نہیں اپنا رہبر مان لیا تو وہ پاکستان کے قانون کو کیوں تسلیم کریں۔ لہٰذا قادیانیوں نے اس قانون کی بھی خلاف ورزی کی اور آج بھی کر رہے ہیں اور جان بوجھ کر شعائر اسلام استعمال کرتے ہیں لہٰذا حکومت پاکستان سے ہمارا مطالبہ ہے کہ قادیانیوں کو قانون کے دائرہ میں پابند کرے اور ان کو اسلامی شعائر استعمال کرنے سے روکنے کے ساتھ ساتھ ان کے اسلام اور ملک دشمن پروگرام خاص کر جس پروگرام کا سگنل دیا گیا ہے‘ اس کا خیال رکھے‘ جب یہ اجتماع ہو تو اس پر فوری پابندی عائد کرے‘ یہ حکومت کی اہم ذمہ داری ہے۔

سیرت خاتم النبیینﷺ

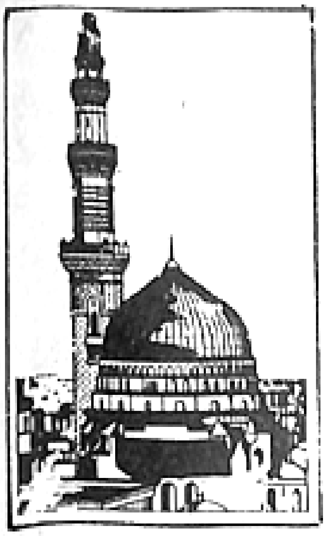

تحریر۔ حافظ محمد حسن فاروقی

محسن انسانیت

آپؐ نے بندوں کو خدا کے نزدیک اور قوموں کو قوموں سے قریب تر کر دیا

شجرۂ نسب :۔ محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصیٰ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔ (متفق علیہ)

ولادت با سعادت :۔ ۹ ربیع الاول اھ عام الفیل مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ دادا نے آپؐ کا نام محمدؐ رکھا اور والدہ نے احمدؐ رکھا۔ جس شب آپؐ پیدا ہوئے شاہ فارس کے محل میں زلزلہ آیا اور چودہ کنگرے اس کے گر گئے۔ شاہ فارس کے آتش خانہ کی آگ بجھ گئی جو پورے ایک ہزار سال سے کبھی نہ بجھی تھی اور ایک چشمہ جس کا نام بحیرۂ ساوہ تھا زمین میں اتر گیا وہ جگہ خشک ہو گئی۔

صورت زیبا :۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے زیادہ کسی کو خوبصورت نہیں دیکھا گویا آپؐ کے رخسار مبارک میں سورج تیر رہا ہے۔ جب آپؐ مسکراتے تھے تو دیواروں پر اس کی چمک پڑتی تھی۔ اس لئے حضرت حسان بن ثابتؓ نے دل کی گہرائیوں سے کیا خوب فرمایا۔

ترجمہ۔ "اور آپؐ سے زیادہ حسین میری آنکھوں نے کبھی نہیں دیکھا اور آپؐ سے زیادہ خوبصورت کسی ماں نے نہیں جنا۔ آپؐ ہر عیب سے بری پیدا کئے گئے۔ گویا کہ آپؐ اپنی مرضی کے موافق پیدا کئے گئے۔"

اور حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔

ترجمہ۔ "ہمارے لئے سورج ہے اور آفاق کے لئے بھی سورج ہے۔ اور میرا سورج افضل ہے آسمان کے سورج سے۔ بے شک سورج طلوع ہوتا ہے فجر کے بعد اور میرا سورج طلوع ہوتا ہے عشاء کے بعد۔"

اسمی پہلو :۔ نام کا اثر ذات پر پڑتا ہے۔ اچھا نام اچھی طبیعت کا حسن بنتا ہے۔ اس اکثری قاعدے کے مطابق آنحضرتؐ کے معظم و محترم نام سے آپؐ کی لازوال شخصیت کا لبہ دکھائی دیتا ہے۔ آنحضرتؐ کے بہت سے اسمائے رامی ہیں۔ ہر ایک اسم آپؐ کی شخصیت کے محاسن کی خبر دیتا ہے۔ امام نوویؒ نے "تہذیب" اور قاضی ابوبکر بن العربی نے "الاحوذی" میں لکھا ہے اللہ جل شانہ کے ہزاروں اسماء ہیں۔ اس طرح آنحضرتؐ کے اسماء گرامی ایک ہزار ہیں۔ تہذیب میں ابن عباس سے مروی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا میرا نام قرآن میں محمدؐ" انجیل میں احمدؐ اور توریت میں احید ہے۔ حضرت عبدالمطلب نے آپؐ کا نام محمدؐ رکھا تاکہ سب سے زیادہ اس کی مدح کی جائے۔ محمدؐ نام ایسا ہے کہ خطاؤں کے نکتوں سے بھی پاک ہے۔

احادیث کو دیکھئے آپؐ کے جنو اوں کو حملہ ون کہا گیا۔ قریش نے آپؐ کو مذمم کہا مگر آپؐ پیدا ہی محمدؐ ہوئے تھے۔ حذیفۃ الیمان کا بیان ہے۔ میں بارہا حضور ﷺ سے ملا ہوں آپؐ فرمایا کرتے تھے۔ میں محمدؐ ہوں، میں احمدؐ ہوں، میں نبی رحمتؐ ہوں، میں نبیؐ طولی ہوں، میں جاہو کرنے والا ہوں۔ قسطلانیؒ "مواہب" میں باجوری "حاشیۃ الشمائل" میں کعب احبار سے نقل کرتے ہیں۔ اہل جنت کے نزدیک آپؐ کا نام عبدالکریم۔ اہل دوزخ کے نزدیک عبدالجبار۔ اہل عرش کے نزدیک عبدالحمید۔ جمیع ملائکہ میں عبدالمجید اور انبیاء کے حلقے میں عبدالوہاب ہیں۔ اللہ کے ہاں آپؐ طٰہٰ اور یٰسین ہیں۔ انسانوں میں آپ کا نام محمدؐ اور کنیت ابوالقاسم ہے کیونکہ آپؐ جنت کے منعمین پر نعمتیں تقسیم فرمائیں گے۔

بعثت :۔ آپ ﷺ کی بعثت ایسے وقت میں ہوئی کہ انسانیت پر نزع کا عالم طاری تھا۔ دنیا اپنے تمام سازوسامان کے ساتھ ہلاکت میں گرنے والی تھی۔ عین وقت پر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو وحی رسالت کے ساتھ مبعوث فرمایا تاکہ لوگوں کو ہلاکت سے بچا کر حیات کی طرف اور تاریکی سے نکال کر روشنی کی طرف لائیں۔ آپؐ نے انسانیت کو ایک خدا کی بندگی کی دعوت دی اور دنیا کی ساری بندگی اور غلامیوں سے نجات دلائی۔ آپؐ کی بعثت نے انسانیت کو نئی زندگی، نئی روشنی، نئی طاقت، نئی حرارت، نیا ایمان، نیا یقین، نئی نسل، نیا تمدن، نیا معاشرہ عطا کیا۔

اصلاح عالم :۔ آپؐ نے اصلاح عالم کا کام خوش اسلوبی، صبر و حلم، استقامت اور تحمل سے فرمایا۔ بندوں کو خدا کے نزدیک اور قوموں کو قوموں سے قریب کر دیا۔ نفرت و عداوت کی جگہ نصرت اخوت کو بٹھایا۔ ظلم و جہالت سے نکال کر نور صداقت و علم سے منور کر دیا۔ رنگوں کا اختلاف، قومیت کا تفرقہ، ملکی خصوصیات کی امتیاز سب کچھ جاتا رہا۔ دین واحد نے سب کو ملت واحد بنا کر ایک تسبیح میں پرو دیا۔

تبلیغ :۔ آپؐ کی تین سال خفیہ تبلیغ کے سلسلہ میں ۴۰ مسلمان ہوئے۔ چوتھے سال کوہ فاران پر کھڑے ہو کر توحید حق کی طرف بلایا۔ نتیجتاً ساری قوم دشمن بن گئی۔ چوتھے سال دار ارقم کو مرکز بنایا مشورہ وغیرہ کے لئے۔ پانچویں سال آپؐ کے مشورہ سے گیارہ صحابہؓ نے جن میں آپؐ کی صاحبزادی حضرت رقیہؓ زوجہ حضرت عثمان غنیؓ بھی تھیں۔ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ شاہ نجاشی نے بڑا اکرام کیا۔ چھٹے سال حضرت حمزہؓ مسلمان ہوئے۔ ساتویں سال کفار نے آپؐ کو وادی شعب ابی طالب میں مع کنبہ محصور

باقی ص ۷ پر

حجیت حدیث پر ایک انمول تحریر

تقریر۔ مولانا محمد یعقوب ربانی
مرتب۔ حافظ محمد اشرف طاہر

حدیث کیا ہے؟

حدیث وہ نور ہے جو مرکز تجلیات سے قلب مصطفیؐ پر جلوہ گر ہوا

حدیث وحی غیر متلو ہے اس کی اجمالی تفصیل یوں ہے۔

حدیث وہ جواہر پارے ہیں جو جوہری نے اپنے خزانے جواہر دار میں سے نورانی جھاڑو پھیر کر سب کے سب دامن ختم نبوتؐ میں ڈال دیئے اور صاحب ختم نبوتؐ نے ان کو بے بہا فیاضی کے ساتھ خدا کے جنتی مہمانوں یعنی قدسی صفات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے سامنے بچھا دیئے اور ان میں سے ہر کوئی اپنی وسعت دامان کے مطابق اس نبوت کے خوان یغما سے جھولیاں بھر بھر کے لے گئے یا یوں کہئے کہ حدیث وہ نور ہے جو مرکز تجلیات سے قلب مصطفی ﷺ پر جلوہ گر ہوا پھر یہ فیض لسان ترجمان نبوت سے گوہر آبدار بن کر نکلا اور خدا کی منتخب جماعت حزب اللہ نے ان کو اپنے قلوب و جگر میں سجایا جس کو باری تعالیٰ نے خود خوش ہو کر بیان فرمایا وزینہ فی قلوبکم یا یوں کہئے کہ حدیث وہ گل سر سبد ہیں اس باغ سدا بہار کے جس کو بدیع کائنات محمدؐ کے قلب مقبول باحزم میں کاشت کیا اور سید الملا کہ جبرئیلؑ امین کے مقدس ہاتھوں نے اس کی آبیاری کی پھر خود خالق نے انا لہ لحافظون کہہ کر اور واللہ یعصمک من الناس فرما کر وان علینا جمعہ وقرآنہ کہہ کر رکھوالی کی۔ پھر وہ بستان جب گل و گلزار ہوا تو کوثر و تسنیم سے دھلی ہوئی زبان اقدس سے کھلکھلائے۔ یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ حدیث وہ نور بے کیف لیکن کیف آور ہے جو مرکز تجلیات و مخزن انوار و منبع فیوض و برکات سے من وراء الحجاب یا اپنی حسب شان مہبط وحی دل مصطفی ﷺ پر جلوہ فگن ہوا اور زبان نبوتؐ سے اس شان سے برآمد ہوا کہ سامعین محظوظ ہو کر ایسے مست ہوتے ہیں کہ بھوکوں کی بھوک ختم' پیاسوں کی پیاس ختم' تھکے ہوؤں کی تھکاوٹ ختم اور پریشان حال کی پریشانی ختم مغموم و مکروب خوش و مسرور ہو کر ایسا پر کیف ہوتے اور ایسے بے خود ہوتے اور ایسے پرسکون ہوتے کہ دیکھنے والا یہ سمجھتا کہ یہ کوئی جامد اشیاء کا مجمع ہے حتیٰ کہ چڑیاں سر پر آکر بیٹھ جاتیں تو ان کو محسوس ہوتا کہ یہ بے جان لکڑیاں ہیں انسان نہیں۔ حاصل یہ ہے کہ حدیث بھی قرآن کی طرح کلام الٰہی ہے جس کا شاہد عدل ماینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحی ہے اس میں حضورؐ کی اپنی مرضی نہیں کیونکہ اول تو آپ پڑھے ہوئے نہیں تھے جس کی دلیل جبرئیل کے اقراء کے جواب میں فرمایا تھا ما انا بقاری اور ضابطہ ازلی بھی یہی رہا ہے کہ نبی کا دنیا میں کوئی استاد نہیں اور نبی دنیا میں کسی کا شاگرد نہیں ہوا وہ براہ راست خدا کا شاگرد و تربیت یافتہ اور طالب ہوتا ہے اسی لئے حضورؐ کا ایک لقب النبی الامی بھی ہے جس کی ایک دلیل یہ بھی ہے ما علمنہ الشعر جس سے واضح ہوتا ہے کہ نبی متعلم ہے اور اللہ جل شانہ معلم ہے اور یہاں معلم خود کہہ رہا ہے کہ ہم نے اپنے اس متعلم کو اور علوم تو دیئے مگر علم شعر نہیں اور ساتھ یہ بھی کہہ دیا کہ علوم شعر نہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ وہ آپ کے شایان شان نہیں وما ینبغی لہ اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ زبان اقدس سے جو کچھ نکلا وہ ینبغی لہ ہے پسندیدہ ہے مرغوب ہے محبوب ہے۔ اللہ کو منظور ہے اس کا نام حدیث ہے جو ماینبغی تھا وہ زبان اقدس سے نکلا ہی نہیں اس لئے یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ ہر حدیث مقبول ہے منظور ہے بلکہ نرا نور ہے جس کا منکر مردود ہے البتہ یہ ضرور ہے کہ غیر حدیث کو حدیث کا نام نہ دیا جائے اسی کو حضرت رسالت مآب ﷺ نے یوں فرمایا من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعدہ من النار اس تمام ماسبق تمہید سے واضح ہو گیا کہ حدیث بھی وحی کی ایک قسم ہے جس پر ایمان لانا فرض اور اس کا انکار کفر ہے۔

احادیث شاہکار کائنات یعنی زبان نبوت سے نکلے ہوئے وہ عطر بیز بول ہیں جو منجانب اللہ قلب و مشام جان مصطفی ﷺ پر نازل ہوئے اور جنہیں سن کر عشاق مخمور ہوئے اور ایسے مست اور لذت آشنا ہوئے کہ اس مستی اور لذت میں تمام عالم کو شریک کرنے کے لئے حضورؐ کے بعد مرکز وحی مکہ اور مدینہ کو چھوڑ کر دنیا کے کونے کونے میں پھیل گئے اور فلیبلغ الشاھد الغائب پر ایسے عمل پیرا ہوئے کہ مزہ آگیا فرشتے رشک کرنے لگے اور حوریں خوش آمدید کہ رب کائنات نے اعلان کر دیا رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ خلاصہ یہ کہ حدیث بھی وحی ہے۔

منکرین حدیث

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفویؐ سے شرار بولہبی

روز اول سے ہی حق و باطل کی ٹکر رہی ہے باوجود دلائل واضحہ اور براہین قاطعہ کے آتش حسد میں جل کر اور نفس سے مغلوب انا ولا غیری کا نعرہ لگاتے ہوئے محض تمرد اور سرکشی میں مبتلا ہو کر اپنے قلب کی بصیرت کھو بیٹھے حتیٰ کہ ظاہری بصارت بھی ان کے کچھ کام نہ آئی اور انکار پر تلے رہے۔ پتھروں کا کلمہ پڑھنا اور خود سننا' قمر کا شق ہونا' درختوں کا زمین کو چیرتے ہوئے اپنی جگہ چھوڑ کر حضورؐ کو اپنی آغوش میں لینا' انگشتان مبارک سے آب زلال کے چشموں کا پھوٹنا' ایک پیالے سے ستر آدمیوں کا سیراب ہونا' پانچ چھ آدمیوں کا کھانا ڈیڑھ ہزار آدمی کھا کر پھر بھی بچا رہا اور گلے میں تقسیم ہوا' انسان دشمن بھیڑیا کی باتیں کرنا انسان کی طرح اور جنگلی جانور گوہ کا عربی مبین میں انسان سے ہم کلام ہونا ایسے سیکڑوں معجزات بینات دیکھ کر بھی وہ دلدل ضلالت سے نہ نکل سکے اور راہ ہدایت اور صراط مستقیم سے محروم رہے جیسا کہ کسی نے کہا ہے۔

گر ور نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمہ آفتاب راچہ گناہ

انکار حدیث کے سلسلہ میں دو بڑے بڑے گروہ سامنے آئے ہیں۔

ایک گروہ جو یہودیت کا چربہ اور آتش پرست مجوسی کا ملغوبہ ہے کہ ان کی حکومت جو کہ صدیوں سے قائم تھی اسلام کی آمد سے بعثت نبویؐ سے ٹوٹنے لگی بالآخر دور فاروقیؓ میں بالکل پاش پاش ہو گئی تو یہ لوگ ظاہری طور پر اپنے آپ کو مومن کہنے لگے لیکن آتش انتقام میں اندر ہی اندر جلنے لگے اور اسلام کی اساس ہی کو ڈھانے کے درپے رہے۔ اسلام کے مقابلے میں ایک نیا دین ایجاد کیا۔ نئے ارکان' نئے اصول' نئے عقائد' نئی اصطلاحات گھڑ لیں حتیٰ کہ کلمہ ہی بدل ڈالا اور من وجہ ختم نبوت حتیٰ کہ نبوت محمدؐ کا انکار کر دیا اور حدیث مبارک جو دین کی دوسری بڑی اساس قرآن کی تبیین و تفسیر تھی کا انکار کر دیا اور رسول اکرمؐ کے اولین شاگردان رشید مخاطبین اولین قرآن کو براہ راست زبان نبوت سے اپنے گوش سے سن کر اپنے قلب و دماغ میں وحی الٰہی کو محفوظ کرنے والے یعنی مہاجرین و انصار اور

باقی ص ۷ پر

اصحابِ رسول ﷺ

عظمت و فضائل

امامِ عادل و راشد

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تحریر۔ محمد داؤد معاویہ انصاری'
کلور کوٹ ضلع بھکر

سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ بھلائی کے ساتھ کرو (جامع ترمذی)

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سید الکونین خاتم الرسول حضرت محمد ﷺ کی نظر میں

"اے اللہ معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہدایت دینے والا بنا اور ہدایت یافتہ بنا اور اس کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔"
(ترمذی)

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔
"جو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے لڑے گا زیر ہوگا۔"
(کنزالعمال)

"امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میرا رازدان ہے جس نے اس کے ساتھ محبت کی نجات پا گیا جس نے بغض رکھا ہلاک ہوا۔"
(تاریخ اسلام ذہبی)

سید البشر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا۔
"معاویہ رضی اللہ عنہ میں تم سے ہوں اور تم مجھ سے۔"
(لسان المیزان)

"سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر جبرائیل امین نے سلام بھیجا۔"
(البدایہ والنہایہ)

"سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ بھلائی کے ساتھ کرو۔"
(جامع ترمذی)

"میری امت کے سب سے زیادہ بردبار شخص سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں۔"
(تطہیر الجنان)

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضرات صحابہؓ کی نظر میں

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔
"جب امت میں تفرقہ اور فتنہ بڑا دیکھو تو معاویہ رضی اللہ عنہ کی اتباع کرنا۔"
(ترمذی)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔
"امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بالیقین فقیہ ہیں۔"
(البدایہ)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خدا کی قسم کھا کر کہا۔
"حضرات خلفائے راشدین معاویہ رضی اللہ عنہ سے افضل تھے مگر معاویہ رضی اللہ عنہ سرداری کی صفت میں ان سے بڑھ کر تھے۔"
(استیعاب)

فاتح ایران و عراق سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔
"میں نے سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے بعد اس دروازے والے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے زیادہ حق فیصلے کرنے والے کسی کو نہیں دیکھا۔"
(البدایہ والنہایہ)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔
"معاویہ رضی اللہ عنہ نے درست کیا جو بھی کیا۔"
(البدایہ)

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔
"معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کرو تو خیر سے کرو۔" (ترمذی)

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مشاہیر اسلام کی نظر میں

امام مالکؒ نے فرمایا۔
"سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا کہنا اتنا بڑا جرم ہے جتنا بڑا جرم سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو برا کہنا ہے۔" (صواعق محرقہ)

امام ابن خلدونؒ نے فرمایا کہ۔
"سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی زندگی کو خلفائے اربعہ کے ساتھ ذکر کرنا ہی مناسب ہے کیونکہ آپ بھی خلیفہ راشد ہیں۔"
(ابن خلدون)

ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ۔
"سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے امام برحق ہیں ان کی برائی میں جو روایتیں لکھی گئی ہیں سب جعلی اور بے بنیاد ہیں۔"

مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ۔
"سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حقوق اللہ اور حقوق العباد پورا کرنے میں خلیفہ عادل تھے اختلاف کے موقع پر بھی نصف صحابہؓ کی تائید حاصل تھی۔"

امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔
"اگر تم سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے کردار کو دیکھتے تو بے ساختہ کہہ دیتے یہی مہدی ہیں۔"

اقوال زریں

- ○۔ غصہ ایک ایسی آندھی ہے جو دماغ کے چراغ بجھا دیتی ہے۔
- ○... خاموشی ایک ایسا درخت ہے جس پر کڑوا پھل بہت لگتا ہے۔
- ○۔ حسد ایک ایسا آلہ ہے جو انسان کی اندرونی اور بیرونی سلامتی کو ختم کر دیتا ہے۔
- ○... اپنی مسکراہٹ سے کسی کا دل جیت لینا سب سے عظیم کارنامہ ہے۔
- ○۔ دوست زندگی کی ایک ایسی تار ہے جس کو شک کی دیمک کھا جاتی ہے۔
- ○۔ سچا دوست اس وقت حاصل ہوتا ہے جب انسان خود کسی کا سچا دوست ہو۔
- ○۔ وفا ایک ایسا دریا ہے جو کبھی خشک نہیں ہوتا۔
- ○... جھوٹ ایک ایسا کام ہے جس کو مکمل کرنے کے لئے قربانیاں بھی دی جائیں تو وہ رائیگاں جاتی ہیں۔

اچھی باتیں

- ○... اس دن پر رونا چاہئے جو گزر گیا لیکن اس میں کوئی نیکی نہیں کی گئی۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ)
- ○... اہل حق میں سے کوئی شخص بھی اس مرتبے کو نہیں پہنچا کہ خدا کی نافرمانی والے کاموں میں اس کی اطاعت کی جائے۔ (حضرت عمر فاروقؓ)
- ○... خاموشی غصے کا بہترین علاج ہے۔ (حضرت عثمان غنیؓ)
- ○... جب تم برا کلمہ سنو تو اس کو نظر انداز کرو اور اس کا جواب نہ دو۔ (حضرت علیؓ)

تحریر۔ بابو شفقت قریشی سہام

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی اصلاحی و علمی سرگرمیاں

آپ کا درد بھرا خط پڑھ کر احمد شاہ ابدالی چونک پڑا اور
اس نے مرہٹوں کی قوت پر ضرب لگانے کی تیاریاں شروع کر دیں

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی پیدائش ایک دینی گھرانہ میں ہوئی اور علم و عرفان کا خزانہ گھر ہی سے حاصل ہو گیا تھا۔ ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد شاہ عبدالرحیم سے حاصل کر کے خلیفہ ابو القاسم سے دیگر دینی علوم حاصل کئے۔ اس کے بعد درس و تدریس کا سلسلہ باقاعدگی سے شروع کر دیا۔ فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے گئے تو حرمین شریفین میں کافی عرصہ قیام فرمایا اور وہاں کے نامور اساتذہ سے حدیث کی تعلیم مکمل کر کے باقاعدہ سند حاصل کی۔ نادر شاہ کے حملہ سے تقریباً چار سال قبل دہلی واپس تشریف لائے۔ ان دنوں ہندوستان میں توکارام اور ایک ناتھ کی تحریکوں نے مرہٹوں کے پاؤں مضبوط کر دیئے تھے اور ان کا ستارہ بہت عروج پر تھا۔ ہندوستان میں مسلمانوں کی موجودگی ان کو ایک نظر نہ بھاتی تھی چنانچہ مرہٹوں نے مسلمانوں پر ملیچھ کا لیبل لگا کر ہندوستان کی پوتر دھرتی کو ان سے پاک کرنے کا ناپاک منصوبہ بنایا۔ مسلمانوں پر جینا دوبھر کر دیا اور ان پر طرح طرح کے مظالم ڈھانے شروع کر دیئے تاکہ تنگ آکر وہ ہندوستان سے ہجرت کر جائیں۔ جہاں مسلمانوں کی حالت دن بدن خراب ہوتی جاری تھی، وہاں مرہٹوں کے اقتدار میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا تھا۔ ادھر مسلمان رہنماؤں کی حالت بہت ابتر تھی، معمولی معمولی معاملات پر آپس میں لڑ جھگڑ کر کمزور سے کمزور تر ہوتے جا رہے تھے۔ ایسے میں مسلمانوں کا کوئی حامی اور مددگار نظر نہیں آتا تھا۔ برصغیر میں مسلمانوں کے وجود اور مسلم تہذیب کو ختم کرنے کی سازش کو شاہ ولی اللہ نے بھانپ لیا اور ان کو مرہٹوں کے ظلم و استبداد سے بچانے کے لئے غور و فکر کیا۔ آپ نے افغانستان کے جری اور بہادر حکمران احمد شاہ ابدالی کو مسلمانوں کی مظلومیت اور مرہٹوں کی زیادتیوں کے بارے میں تفصیلی خط لکھا۔ نہ صرف مدد کی اپیل کی بلکہ ہندوستان پر حملہ کر کے اسلامی سلطنت قائم کرنے کی دعوت بھی دی۔ خط کا متن مندرجہ ذیل ہے۔

"اگر قوم کفار اسی حال میں رہی اور مسلمان کمزور ہو گئے تو اسلام کا نام باقی نہ رہے گا۔ یہاں مسلمانوں کی حالت قابل رحم ہے۔ اقتدار ہندوؤں کے ہاتھ میں ہے۔ ہر قسم کی دولت ان کے گھر کی لونڈی ہے۔ افلاس و مصیبت کے بادل مسلمانوں پر چھائے ہوئے ہیں۔ قوم مرہٹہ کا فتنہ بہت بڑا اور خطرناک ہے۔ علماء کرام کی اکثریت ان کی مٹھی میں ہے۔ ان کو شکست دینا آسان کام نہیں ہے۔ البتہ اگر غازیان اسلام ہمت باندھ لیں تو یہ کام کوئی مشکل بھی نہیں۔"

شاہ ولی اللہؒ کا درد بھرا خط پڑھ کر احمد شاہ ابدالی چونک پڑا اور بے چین ہو گیا۔ اس نے مرہٹوں کی بڑھتی ہوئی قوت پر فیصلہ کن ضرب لگانے کی تیاریاں شروع کر دیں۔ ۱۷۶۰ء کے آخر میں احمد شاہ اور مرہٹوں کی فوجیں پانی پت کے میدان میں آمنے سامنے دو ماہ تک معمولی جھڑپوں میں مصروف رہیں۔ احمد شاہ نے ان کی کمک بند کر کے ان کو کھلے میدان میں آکر لڑنے پر مجبور کر دیا۔ مرہٹوں نے توپوں کے شدید حملہ سے مسلمانوں کو نقصان پہنچایا۔ احمد شاہ ابدالی نے مسلمان مجاہدین کے اندر جذبہ جہاد کو ابھارا۔ غازی یا شہید ہونے کی خوشخبری سنائی۔ مسلمان مجاہدین کے بھرپور حملہ سے صرف دو گھنٹوں میں مرہٹوں کو عبرت ناک شکست کھا کر بھاگنا پڑا۔ اس دوران دو لاکھ مرہٹوں کو جہنم رسید کیا گیا اور چالیس ہزار کو زندہ گرفتار کیا گیا۔ مرہٹوں کی کمر ٹوٹ گئی اور ہندو حکومت بنانے کا سہانہ خواب مٹی میں مل گیا۔ اس طرح شاہ ولی اللہ کی عظیم جدوجہد کے نتیجے میں مرہٹوں کی طرف سے اٹھنے والا خوفناک فتنہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دم توڑ گیا۔ شاہ صاحب نے والی افغانستان کو ہندوستان میں اسلامی حکومت بنانے کی دعوت دی تھی مگر وہ مرہٹوں کو شکست دے کر واپس چلا گیا۔ اس کا نامزد کردہ بادشاہ شاہ عالم ثانی ایک کمزور حکمران تھا، اس لئے اسلامی حکومت کے قیام کی خواہش پوری نہ کر سکا۔ اگر احمد شاہ ابدالی ہندوستان میں اسلامی حکومت کا قیام عمل میں لاتا تو یقیناً آج ہندوستان دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت ہوتی۔

شاہ صاحب نے زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے مسلمان کو جگا کر اسے اس کا فرض یاد کرایا۔ آپ نے نہ صرف علمی و مذہبی معاملات میں بلکہ اجتماعی اور سیاسی معاملات میں بھی بے حد دلچسپی لی۔ چاروں ائمہ کرام کے اقوال کی روشنی میں مسلمانوں کے اندر اتحاد و یگانگت کی فضا پیدا کی اور ان کو ہر روز کے مناظروں اور مذہبی جھگڑوں سے چھٹکارا دلایا۔ تصوف کو سنت کے قریب تر لانے کے لئے بھرپور سعی کی۔ اہل تشیع اور اہل سنت والجماعت کے درمیان غلط فہمیوں کو دور کر کے ان کو اعتدال پر لانے میں بھرپور کردار ادا کیا۔ ہر مسلک کے علمائے کرام کو ان کا فرض یاد کرایا۔ سیاست دانوں سے اپیل کی کہ وہ قوم کو سیدھی راہ پر چلائیں اور مفاد پرستی چھوڑ دیں اور دولت مند مسلمانوں کو دین کی خدمت کے لئے خرچ کرنے کے لئے للکارا۔ ہر ذی روح کی طرح شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ۲۹ محرم الحرام ۱۷۷۴-۷۵ء میں اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔

شروع میں فتاویٰ عالمگیری کے مصنفین میں آپ بھی شامل تھے، لیکن بعد میں اپنے استاد ابو القاسم کے ارشاد کے مطابق اس کام سے الگ ہو گئے۔ آپ نے ۱۷۳۷ء میں قرآن مجید کا فارسی زبان میں ترجمہ کیا تاکہ پڑھنے والے اس کا مطلب اور مفہوم سمجھ کر عمل کر سکیں۔ چونکہ اس زمانے میں قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنا گناہ سمجھا جاتا تھا، اس لئے ترجمہ کرنے پر آپ کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔ آپ نے ان کی بالکل پرواہ نہ کی۔ وہ چاہتے تھے کہ مسلمان قرآن کو سمجھ کر اپنی زندگیوں کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھال کر بسر کر سکیں۔ شاہ صاحب کی مشہور تصنیف حجۃ اللہ البالغہ ہے۔ آپ کی خواہش تھی کہ مسلمان اعتدال کی حدوں کے اندر رہ کر آپس کے تنازعات طے کریں۔ ہندوانہ رسم و رواج کو ترک کر کے خالص اسلامی رنگ اپنائیں۔ انہوں نے توہمات پرستی اور معاشرے کی ان تمام بری رسموں سے روکا جو ترقی کی راہ

باقی ص ۲۶ پر

قرآنِ مجید

کی دلچسپ اور اہم معلومات

قرآن کی سب سے بڑی سورۃ البقرہ اور سب سے چھوٹی الکوثر ہے

حضرت مولانا عبداللطیف مسعود

[redacted]

قرآن مجید کلام الٰہی ہے تمام مخلوق ایسا عجیب و غریب اور فصیح و بلیغ اور پر حکمت کلام پیش کرنے سے عاجز اور قاصر ہے۔ یہ نہ تو نظم ہے اور نہ ہی نثر ہے بلکہ یہ کلام ربانی اور تمام کلاموں سے ممتاز اور نرالا کلام ہے۔ یہ اپنی ذات میں خود ہی کامل' معجزاور حق و صداقت کی حجت و برہان ہے۔ اس کی ایک ایک آیت ایک لاثانی معجزہ ہے اصحاب علم و معرفت نے ہر زمانہ میں اس کے علوم و معارف۔ اسرار و حکم اور عجائب و غرائب حسب استعداد بیان فرمائے ہیں لیکن یہ سلسلہ غیر متناہی اور غیر مختتم ہے جیسے اس کا متکلم بے مثل اور لاثانی ہے اسی طرح اس کا یہ کلام بھی اسی شان کا مالک ہے۔

ذیل میں راقم قارئین کی خدمت میں چند دلچسپ اور اہم معلومات پیش کرنے کی جسارت کرتا ہے۔ مستفید ہو کر راقم کے حق میں دعائے خیر فرمادیں۔

۱۔ قرآن مجید کی ۱۱۴سورتوں میں سب سے بڑی سورۃ البقرہ ہے جس کی ۲۸۶آیات اور ۴۰رکوع ہیں اور سب سے چھوٹی سورۃ الکوثر ہے جو صرف تین آیات پر مشتمل ہے۔

۲۔ قرآن مجید میں دو آیات ایسی ہیں جن میں تمام حروف تہجی الف سے یا تک جمع ہیں۔ اول سورۃ آل عمران کی آیت ۱۵۴ دوم سورۃ فتح کی آیت ۲۹ محمد رسول اللہ آخر تک یہ ساری آیت صحابہ کرامؓ کی مدح و توصیف میں ہے گویا یہ بتلایا گیا کہ صحابہؓ الف سے یا تک مومن کامل' خدا کے مقبول و محبوب اور محمد رسول اللہ ﷺ کی آنکھ کے تارے ہیں۔

۳۔ قرآن مجید میں صرف ایک جملہ ایسا ہے جس میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ۱۹حروف میں سے ایک حرف بھی نہیں وہ سورۃ تحریم کی آیت ۴ کا فقد صغت۔ باقی تمام قرآن مجید میں ایسا جملہ نہیں ملتا۔

۴۔ قرآن مجید میں صرف ایک سورۃ ایسی ہیں جس کی ہر آیت میں لفظ اللہ موجود ہے وہ ہے سورۃ مجادلہ۔ اور دو سورتیں ایسی ہیں جن میں ایک دفعہ بھی لفظ اللہ نہیں آیا وہ ہیں الرحمٰن اور الواقعہ۔

۵۔ قرآن مجید میں صرف ایک رکوع ایسا ہے جو صرف ایک ہی آیت پر مشتمل ہے وہ ہے سورۃ المزمل کا دوسرا رکوع۔ اس کے بعد سورۃ بقرہ کا رکوع نمبر۳۹ ہے جو صرف دو آیتوں پر مشتمل ہے اس کے بعد تیسرے نمبر پر اسی سورۃ کا رکوع نمبر۴۰ ہے جو صرف تین آیات پر مشتمل ہے۔

۶۔ قرآن مجید میں سب سے زیادہ آیات پر مشتمل رکوع سورۃ زمر کا رکوع نمبر۲ ہے جو ۵۳ آیات پر مشتمل ہے اس کے بعد اسی سورۃ کا رکوع نمبر۵ ہے جو ۴۴آیات پر مشتمل ہے۔ تیسرے نمبر پر سورۃ عبس ہے جو کہ ایک ہی رکوع ہے اور وہ ۴۲ آیات پر مشتمل ہے۔

۷۔ قرآن مجید کی سب سے بڑی آیت سورۃ البقرہ کی آیت نمبر۲۸۲ ہے اور سب سے چھوٹی آیت سورۃ مدثر کی آیت نمبر۲۱ ہے۔

۸۔ قرآن مجید میں صرف ایک آیت ایسی ہے جس میں حرف میم ۳۰مرتبہ آیا ہے جو اور کسی آیت میں نہیں۔ اس کے بعد سورۃ ہود کی آیت ۴۸ ہے جس میں ۱۹ میم آئے اور پھر چھ میم مع تشدید کے اکٹھی جگہ جو اور کسی جگہ نہیں۔

۹۔ قرآن مجید میں سب سے زیادہ استعمال حرف الف کا ہے ۴۸۸۷۲ اور سب سے کم حرف ظا کا ہے جو ۸۴۲ مرتبہ آیا ہے۔ الف کے بعد سب سے زیادہ آخری حرف ی ہے جو ۲۹۰۹۹مرتبہ آیا ہے اس کے بعد نون ۲۶۰۱۹۰مرتبہ۔

۱۰۔ قرآن مجید کی ۲۹سورتوں کے ابتداء میں حروف مقطعات استعمال ہوئے ہیں اور وہ حروف صرف ۱۴ہیں۔ پھر جس سورۃ کے شروع میں جو حروف استعمال ہوئے ہیں وہ حروف اس سورۃ میں دوسرے حروف کی بہ نسبت زیادہ استعمال ہوئے ہیں مثلاً سورۃ ق اور سورۃ القلم۔

۱۱۔ قرآن مجید کی سورۃ طور میں لفظ "ام" سولہ مرتبہ آیا ہے جو کسی اور سورۃ میں اتنی بار نہیں آیا۔

۱۲۔ قرآن مجید میں دو جملے ایسے آئے ہیں جنہیں سیدھا پڑھا جائے یا الٹا کر پڑھا جائے تو ان میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ نمبر۱سورۃ مدثر کی آیت ۳ وربک فکبر اور دوسرا سورۃ یٰسین آیت ۴۰ کل فی فلک

۱۳۔ قرآن مجید میں یاایھا الذین آمنوا ۸۹مرتبہ آیا ہے مگر یاایھا الذین کفروا صرف ایک مرتبہ سورۃ تحریم آیت ۷ میں آیا ہے۔ اسی طرح یاایھا الذین ھادوا بھی صرف ایک مرتبہ سورۃ جمعہ کی آیت ۶ میں آیا ہے۔

۱۴۔ قرآن مجید میں حرکات ثلاثہ (زبر۔ زیر۔ پیش) میں سب سے زیادہ زبر(فتح) استعمال ہوا ہے جن کی تعداد ۵۳۲۲۳ ہے۔ اس کے بعد زیر(کسرہ) ہے جن کی تعداد ۳۹۵۸۰ ہے۔ تیسرے نمبر پر پیش(ضمہ) ہے۔ جن کی تعداد ۸۸۰۴ ہے۔

۱۵۔ قرآن مجید میں کل مدات کی تعداد ۱۷۷۱ اور تشدید کی گنتی ۱۲۷۴ ہے اور کل نقطے ۱۰۵۶۸۴ ہیں۔

۱۶۔ قرآن مجید کی کل سورتیں ۱۱۴۔ پارے ۳۰۔ منزلیں ۷۔ رکوع ۵۴۰۔ سجدے ۱۴۔ آیات ۶۶۶۶ ہیں۔ کلمات ۸۶۴۳۰ اور کل حروف ۳۲۳۷۶۰ ہیں۔

۱۷۔ قرآن مجید میں آیات وعدہ ۱۰۰۰۔ آیات وعید ۱۰۰۰۔ آیات امر ۱۰۰۰۔ آیات نہی ۱۰۰۰۔ آیات امثال ۱۰۰۰۔ آیات قصص ۱۰۰۰۔ باقی آیات تحلیل و تحریم' تسبیحات ہیں۔

۱۸۔ قرآن مجید میں مشرکین کا لفظ تو بکثرت آیا ہے(۳۸مرتبہ) لیکن مشرقین صرف دو دفعہ آیا ہے۔ سورۃ حجر آیت ۷۳ اور سورۃ شعراء آیت ۶۰۔

۱۹۔ قرآن مجید میں لفظ یعلمون (۵۶مرتبہ) اور تعلمون(۸۳مرتبہ) تو بکثرت آیا ہے لیکن یالمون صرف ایک دفعہ اور تالمون صرف دو مرتبہ آیا ہے۔ سورۃ النساء آیت ۱۰۴۔

۲۰۔ قرآن مجید میں من تحتھا الانھار تو بہت جگہ آیات ہے(۳۵مرتبہ) مگر بغیر من کے صرف تحتھا الانھار صرف ایک بار سورۃ توبہ کی آیت ۱۰۰ میں آیا ہے۔

۲۱۔ قرآن مجید میں لاتکن تو بہت جگہ آیا ہے مگر لا تک صرف تین مرتبہ آیا ہے۔ سورۃ ھود آیت ۱۰۹٬۱۷ سورۃ نحل کی آیت ۱۲۷۔ کل یہ فعل ۴۳ صیغوں کی صورت میں ۷۳ مرتبہ آیا ہے۔

۲۲۔ قرآن مجید میں لا یصدنک دال کی زبر کے ساتھ تو کئی مرتبہ آیا ہے مگر بصیغہ جمع لا یصدنک دال کی پیش کے ساتھ صرف ایک بار سورۃ قصص کی آیت ۸۷ میں آیا ہے۔

۲۳۔ قرآن مجید میں فیہ کا لفظ تو بکثرت آیا ہے لیکن فیہ کھڑی زیر کے ساتھ صرف ایک مرتبہ سورۃ فرقان کی آیت ۶۹ میں آیا ہے۔

۲۴۔ قرآن مجید میں ہر جگہ یائے معروف ہی آتی ہے مگر

صرف ایک جگہ ی مجہول استعمال ہوتی ہے وہ سورۃ ھود کی آیت ۴۱ بسم اللہ مجرھا۔

۲۵۔ یاایھا الذین آمنوا کے الفاظ سب سے زیادہ سورۃ مائدہ میں آئے ہیں جو کہ ۱۶ مرتبہ آئے ہیں اتنے اور کسی بھی سورۃ میں اتنے نہیں آئے۔

۲۶۔ قرآن مجید میں علیم حکیم تو بکثرت آیا ہے مگر حکیم علیم صرف سات مرتبہ آیا ہے۔ سورۃ انعام آیت ۸۳'۱۲۸'۱۳۹ الحجر آیت ۲۵ النمل ۶ الزخرف آیت ۸۴ الذاریات ۳۰۔

۲۷۔ قرآن مجید میں غفور رحیم تو بکثرت آیا ہے مگر الرحیم الغفور صرف ایک بار سورۃ سبا کی آیت ۲ میں آیا ہے۔

۲۸۔ قرآن مجید میں ما انزل اللہ بہا من سلطان صرف ۳ مرتبہ الاعراف آیت ۷۱' سورۃ یوسف آیت ۴۰ اور النجم آیت ۲۳ میں آیا ہے۔

۲۹۔ قرآن مجید میں عالم الغیب یا عالم الغیب تو بہت دفعہ آیا ہے مگر عالم الغیب منصوب صرف ایک بار الزمر آیت ۴۶ میں آیا ہے۔

۳۰۔ قرآن مجید کی ۳۳۲ آیات لفظ قل سے شروع ہوتی ہیں۔ اسی طرح قرآن میں لفظ قلن صرف ایک مرتبہ۔ قولا تشنیہ تین بار اور قولوا جمع ۱۲ مرتبہ آیا ہے۔ قوی صرف ایک بار اور قیل ۴۹ بار آیا ہے اور مصدر القول ۵۲ مرتبہ آیا ہے۔

۳۱۔ قرآن مجید میں جہاں جہاں لیل و نہار کا ذکر اکٹھا ہوا ہے وہاں لیل پہلے آیا ہے۔

۳۲۔ قرآن مجید میں لفظ الحمد ۳۸ مرتبہ اور الحمدللہ ۲۴ مرتبہ آیا ہے اور الحمد للہ رب العالمین چھ مرتبہ آیا ہے۔

۳۳۔ قرآن مجید میں لفظ اللہ سب سے زیادہ یعنی ۲۶۹۷ مرتبہ اور لفظ رب ۹۷۲ مرتبہ آیا ہے۔

۳۴۔ قرآن مجید میں ایمان کا تذکرہ ۸۴۱ مرتبہ اور کفر کا ۵۰۳ مرتبہ آیا ہے۔

۳۵۔ قرآن مجید میں حیات کا ذکر ۱۷۹ مرتبہ اور موت کا ۱۱۵ مرتبہ آیا ہے۔

۳۶۔ لفظ الناس ۲۴۱ مرتبہ اور الجن صرف ۲۹ مرتبہ آیا ہے۔

۳۷۔ قرآن مجید میں لفظ قرآن کا ذکر ۶۸ مرتبہ۔ تورات ۱۸ مرتبہ۔ انجیل ۱۲ مرتبہ اور زبور صرف ۳ مرتبہ آیا ہے لیکن کتب سابقہ کا ذکر الکتاب کے عنوان سے ۱۱۷ مرتبہ آیا ہے۔ تو کل ان کتب کا تذکرہ ۱۵۱ مرتبہ آیا ہے۔

۳۸۔ قرآن مجید میں الدنیا کا ذکر ۱۱۵ مرتبہ الآخرہ ۱۵۳ مرتبہ۔ الجنۃ ۱۳۵ مرتبہ جہنم ۷۷ مرتبہ رحمت ۳۲۹ اور لعنت صرف ۴۱ مرتبہ آیا ہے۔ قرآن مجید میں الیوم ۳۷۳ مرتبہ الشہر (مہینہ) ۲۱ مرتبہ اور سال کا ۲۸ مرتبہ ذکر ہوا ہے۔

۳۹۔ رسول اور رسالت کا تذکرہ ۵۳۱ مرتبہ اور نبی اور نبوۃ کا ۸۰ مرتبہ آیا ہے۔

۴۰۔ قرآن مجید میں رزق کا ذکر ۱۲۵ مرتبہ اور کسب کا ۶۷ مرتبہ آیا ہے اسی طرح لفظ اکل کھانا کا ذکر ۱۰۹ مرتبہ آیا ہے مگر لفظ تقویٰ (پرہیزگاری' احتیاط' خدا خوفی اور بچاؤ) کا تذکرہ تقریباً ۲۵۰ مرتبہ آیا ہے جو کہ تمام عقائد اور اعمال و افعال کی روح ہے۔

۴۱۔ قرآن مجید لفظ کلا پہلے پندرہ پاروں میں ایک بار بھی نہیں آیا اس کے بعد سورۃ مریم سے لے کر سورۃ ھمزہ تک ۳۳ مرتبہ آیا ہے اور وہ تمام سورتیں کی ہیں۔ مدنی ایک بھی نہیں۔

۴۲۔ سارے قرآن مجید میں عورتوں میں سے صرف حضرت مریمؑ کا نام آیا ہے اور صحابہؓ میں سے صرف حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا (الاحزاب)۔

۴۳۔ قرآن مجید میں جامع ترین آیت ۱۸ ہے جس میں ندا' تنبیہ' تسمیہ' نصیحت' تحذیر' تحفیف' تعمیم' اشارہ' عذر سب امور آگئے ہیں۔

۴۴۔ قرآن مجید کی سورۃ سبا کی آیت ۲۴ میں لف نشر مرتب ہے اسی طرح سورہ ھود آیت ۱۰۵ اور حم سجدہ کی آیت ۱۳ سے آگے تک اسی طرح سورہ کہف آیت ۹۶ میں تنازع فعلان ہے اتونی افرغ علیہ قطراً۔

۴۵۔ شاہجہاں کی مجلس میں پادریوں نے اعتراض کیا کہ قرآن مجید میں کیلنڈر کا ذکر نہیں۔ ملا سعد الدولہ وزیر اعظم نے فرمایا کہ قرآن مجید میں قمری سال کا ذکر ہے۔ ارشاد باری ہے والقمر قدر ناہ منازل اس پر قادریوں نے کہا کہ اس آیت میں دنوں کا ذکر نہیں تو وزیر اعظم نے فرمایا کہ لفظ قدرنا کا عدد ۳۶۰ ہے۔ ق ۱۰۰ د ۴ ر ۲۰۰ ن ۵۰ الف ۱ ۔ مجموعہ ۳۶۰۔

●●

آہ! حضرت مولانا عبداللہ درخواستیؒ

عالم با عمل' ولی کامل' قطب اقطاب' استاذ علماء حضرت مولانا عبداللہ درخواستی ایک طویل علالت کے بعد ۲۸ اگست ۱۹۹۴ء کی صبح خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولانا درخواستی جیسی شخصیات کا اس دنیا سے اٹھ جانا' عالم اسلام کے لئے ایک عظیم سانحہ ہے۔

حضرت مولانا درخواستی کسی تعارف کے محتاج نہیں تھے' پاکستان ہی نہیں عالم اسلام حضرتؒ کی خدمات کا معترف ہے کہ حضرت نے جس طرح دین کی خدمت کی بہت کم لوگوں کو یہ سعادت نصیب ہوتی ہے۔ آپؒ نے پاکستان اور دنیا کے مختلف ممالک میں قال اللہ اور قال الرسولؐ کا پیغام پہنچانے کا حق ادا کر دیا۔ آپؒ کے شاگرد آپؒ سے درس حدیث اور درس تفسیر پڑھنے کے بعد پوری دنیا میں پھیل گئے۔ حضرتؒ دین کی خدمت کے ساتھ ساتھ جمعیت علماء اسلام کی امارت قبول فرما کر پورے ملک پاکستان میں اسلامی نظام کے لئے کوشاں رہے۔ حضرت کی امارت میں بڑے بڑے حضرات (حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ' حضرت مولانا مفتی محمودؒ وغیرہ) نے کام کیا' اور آج اس دور میں بھی جمعیت علماء اسلام کی امارت آپ کے پاس تھی اور نفاذ اسلام کی تڑپ دل میں لئے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

حضرتؒ کی وفات پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ امیر مرکزیہ' حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نائب امیر' مولانا عزیز الرحمن جالندھری ناظم اعلیٰ' مولانا اللہ وسایا' مولانا بشیر احمد' صاحبزادہ طارق محمود' مولانا خدا بخش شجاع آبادی' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے راہنما مولانا محمد انور فاروقی' مولانا محمد علی صدیقی' حافظ محمد حنیف ندیم' مولانا سعید احمد جلالپوری' مولانا جمیل خان' مولانا مفتی منیر احمد اخون' رانا محمد انور اور ہفت روزہ ختم نبوت کے تمام احباب حضرت اقدس کی وفات کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور اللہ رب العزت کے حضور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائیں (آمین)۔

حجاج بن یوسف بہت ظالم امیر تھا۔ اس نے ہزاروں بے گناہوں کو قتل کرایا تھا۔ ایک دن بغداد میں ایک ایسے درویش کامل تشریف لائے جن کے متعلق مشہور تھا کہ ان کی دعائیں بارگاہ الٰہی میں قبول ہو جاتی ہیں۔ حجاج بن یوسف نے ان کو بلوایا اور کہا کہ میرے حق میں دعائے خیر کر۔ درویش نے دعا کی "الٰہی اس کو موت دے" حجاج نے کہا خدا کے لئے یہ تو بتاؤ کہ یہ کیسی دعا ہے۔۔ انہوں نے جواب دیا یہ تیرے اور تمام مسلمانوں کے لئے دعائے خیر ہے۔

(گلستان سعدی)

تحریر۔ حافظ محمد ابراہیم بندھانی

تحریک ختم نبوۃ

ایک عظیم جدوجہد

مرزا قادیانی جملہ کذابوں کا عطر مجموعہ (سردار) یا گزشتہ تمام مدعیان کا گرو گھنٹال تھا

۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی کی جانب سے متفقہ طور پر بل کی منظوری کی صورت میں منکرین ختم نبوت' اسلام کے غدار اور فرنگی سامراج کے حاشیہ بردار مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ملحدانہ و کافرانہ نظریات باطلہ پر ایمان رکھنے والے تمام پیروکاروں اور حواریوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے غیر مسلم اقلیت یعنی "کافر" قرار دیئے جانے کے تاریخ ساز فیصلے کی نسبت کی وجہ سے یہ دن ہماری قومی و ملی تاریخ کا روشن باب بن کر تاقیامت ایک مقدس و بابرکت دن کی حیثیت سے ابھر گیا ہے۔ عقیدۂ ناموس تحفظ ختم نبوت' روح ایمان ہی نہیں بلکہ دین اسلام کی وہ جان ہے جس پر غیر متزلزل اور راسخ یقین و ایمان لائے بغیر کوئی شخص امت محمدیہ' میں شامل ہو کر مسلمان کہلائے جانے کا روادار ہو ہی نہیں ہو سکتا۔ بقول شاعر

محمدؐ کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

خلیفہ اول' بالفصل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں جھوٹی نبوت کے مدعی لعینوں کو مرتد قرار دے کر فوری طور پر قتل کر دینے کے احکامات صادر فرما دیئے تھے۔ کرۂ ارض پر اسلام کے سب سے بڑے ازلی دشمن فرنگی سامراج نے مسلم قوم کی وحدانیت میں نقب لگانے کے لئے نہ صرف متعدد سازشی فتنوں کو جنم دیا بلکہ پیشہ ور منافقوں کی مدد سے امت محمدیہ' میں مختلف عنوان سے انتشار و خلفشار پیدا کرنے پر خصوصی توجہ دی اور اپنے اس ناپاک اور گھناؤنے مقصد کے حصول کے لئے فرنگی سامراج نے اپنے گماشتے اور وظیفہ خوار خفی ایجنٹ مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کا کھڑاک رچا کر دین اسلام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچانے کی غرض سے انتہائی خطرناک اور مہلک حربہ استعمال کیا۔ تحریک ناموس ختم نبوت کا باقاعدہ آغاز تقسیم ہند سے قبل فرنگی دور حکومت میں اس وقت ہوا جب مرزا غلام احمد نے اپنے فرنگی آقاؤں کی خوشنودی کے لئے فرمان خداوندی سے بغاوت کرتے ہوئے کھلم کھلا اعلانیہ دعوئی نبوت کر کے جہاد کو حرام قرار دے کر حکومت فرنگی کی اطاعت کو جائز قرار دیئے' اسلام کے بنیادی عقائد کی دھجیاں بکھیرنے' اسلامی شعائر اور احادیث نبویؐ کی برملا توہین کا سلسلہ شروع کر دیا۔ فرنگی حکمرانوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو تمام تر سرکاری وسائل اور کثیر سرمایہ فراہم کر کے اپنے اس ناپاک اور مکروہ منصوبے کو کامیاب کرنے کی بھرپور جدوجہد شروع کر دی کہ کسی طرح مسلمان قادیانی گروہ کو اپنے دین اسلام ہی کا ایک حصہ یعنی فرقہ تسلیم کر لیں۔ امام المحدثین حضرت علامہ انور شاہ کاشمیریؒ کی کاوشوں کی بدولت جب شاعر مشرق حکیم الامت علامہ اقبالؒ پر قادیانیت کے خدو خال اور اس کے عزائم آشکار ہوئے تو پھر علامہ اقبالؒ نے متعدد مواقعوں پر اپنے اس راسخ عزم کا برملا اظہار کیا کہ۔

"ہر ایسی مذہب جماعت یا گروہ جو تاریخی طور پر دین اسلام سے وابستہ ہو لیکن اپنی بنیاد نئی نبوت کے نظریئے پر رکھے اور بزعم خود اپنے الہامات پر اعتقاد نہ رکھنے والے تمام مسلمانوں کو کافر سمجھے تو مسلمان اسے اسلام کی وحدت کے لئے لازمی خطرہ محسوس کرے گا اور یہ اس لئے کہ اسلامی وحدت ختم نبوت ہی سے استوار ہوئی ہے۔ قادیانیت باطنی طور پر اسلام کی روح اور مقاصد کے لئے مہلک ہے اور یہ اپنے اندر یہودیت کے اتنے عناصر رکھتی ہے گویا یہ تحریک ہی یہودیت کی طرف رجوع ہے۔"

فرنگی استعمار کی دشمن جاں مجلس احرار اسلام کے سرفروش قائدین نے مرتد و کذاب مرزا غلام احمد قادیانی کے کافرانہ و ملحدانہ نظریات' من گھڑت دعوؤں اور اس کے انبیاء کرام' ازواج مطہراتؓ اور صحابہؓ کے خلاف بے جا دشنام طرازیوں پر مشتمل گستاخانہ اور اہانت آمیز لٹریچر کا بغور مطالعہ و مشاہدہ کرنے کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے تمام پیروکاروں کو اسلام کے لئے زہر قاتل گردان کر اس بین الاقوامی سازشی فتنے کی مکمل سرکوبی کو اپنی زندگی کا واحد نصب العین قرار دے دیا۔ نامور ادیب' مفکر احرار چودھری افضل حقؒ نے اپنے مخصوص مدبرانہ و مفکرانہ انداز میں قادیانیت کا پوسٹ مارٹم کرتے ہوئے فرمایا۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعوئی خواہ ظلی ہو یا بروزی' نہ صرف اسلام پر ضرب کاری کی حیثیت رکھتا ہے بلکہ یہ مسلمانوں میں انتشار عظیم پیدا کرنے کا باعث بھی ہے یہ گروہ برٹش امپیریلزم کا کھلا ایجنٹ ہے۔ انگریزوں نے اس سے مسلمان ملکوں میں جاسوسی کا کام لیا ہے۔ انہوں نے فرنگی آقاؤں کی غلامی کے لئے اپنی نبوت کا کھڑاک رچا کر الہام کی زبان میں سند مہیا کی ہے۔ غرض قادیانی گروہ کا وجود مسلمانوں کی داخلی زندگی کے لئے اسرائیل سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔"

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے فرنگی سامراج کے پروردہ قادیانی گروہ کے خلاف اعلان جہاد کرتے ہوئے فرمایا کہ۔

"ناموس ختم نبوت' کی حفاظت میرا جزو ایمان ہے جو شخص بھی اس ردا کو چوری کرے گا' جی نہیں چوری کرنے کا حوصلہ کرے گا تو میں اس کے گریبان کی دھجیاں اڑا دوں گا اور جو اس مقدس امانت کی طرف انگلی اٹھائے گا تو میں اس کا ہاتھ قطع کر دوں گا۔ میں میاں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے سوا کسی کا نہیں' نہ اپنا نہ پرایا' میں صرف انہیؐ کا ہوں' وہیؐ میرے ہیں۔ جنؐ کے حسن و جمال کو خود رب کعبہ نے قسمیں کھا کھا کر آراستہ کیا ہو تو پھر میں ان کے حسن و جمال پر نہ مرمٹوں؟ تو لعنت ہے مجھ پر' اور لعنت ہے ان پر جو نام تو لیتے ہیں خاتم الانبیاء کا' لیکن سارقوں کی خیرہ چشمی کا تماشہ دیکھتے ہوں' فرنگی سامراج کی مدد و اعانت اور بھرپور سرپرستی کی وجہ سے قادیانی گروہ کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں اور دین محمدیؐ کے خلاف شب و روز تند و تیز سازشوں سے امت مسلمہ کو محفوظ رکھنے اور دنیائے اسلام میں قادیانیت کا دجل و فریب اور اس کے مکروہ عزائم بے نقاب کرنے کی غرض سے اسلام کا درد رکھنے والی "مجلس احرار اسلام" کی بہادر' باعمل اور پرجوش قیادت نے ہر قسم کے خوف و خطرے سے بے نیاز ہو کر پوری قوت کے ساتھ قادیانیت سے برسرپیکار ہونے کا فیصلہ کر لیا اور تحریک ختم نبوت کو مسجد کے منبر و محراب سے باہر نکال کر سیاست و خطابت کے ذریعہ ہمہ گیر عوامی تحریک بنانے کے لئے ایک منظم پروگرام اور جامع حکمت عملی مرتب کر کے قادیانیت کا برق رفتاری سے تعاقب و محاسبہ کرنا شروع کر دیا۔ عشق رسولؐ سے مزین احرار کے

سرفروش رہنماؤں نے ۳۴ء میں قادیان میں "احرار کانفرنس" کے انعقاد کا اعلان کرکے فرنگی سرکار کے ایوانوں اور اہل قادیان میں کھلبلی مچادی۔ فرنگی حکومت نے احرار قائدین کو اس اقدام سے باز رکھنے کے لئے ہر ممکنہ سخت سے سخت انتظامات کئے۔ رہنماؤں اور رضاکاروں کی بڑے پیمانے پر گرفتاریاں کیں لیکن امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے حکومت فرنگ کی تمام تر پابندیوں اور رکاوٹوں کے باوجود بھیس بدل کر بدترین کفر کی اس سرزمین "قادیان" میں داخل ہو کر ناموس ختم نبوت کا پرچم سربلند کرکے دکھادیا۔ جس پر مولانا ظفر علی خاں بے ساختہ کہہ اٹھے۔

یہ مانا کہ بھول جائے گا قادیاں میرے تحائف کو
مگر کیا وہ بھلا سکے گا سوغاتیں بخاری کی؟

قیام پاکستان کے بعد جب ملک کی پہلی کابینہ میں بدقسمتی سے سر ظفراللہ قادیانی کو بطور وزیر خارجہ شامل کیاگیا اور پھر اس اعلیٰ سرکاری عہدے کی آڑ میں قادیانی گروہ نے مسلمانوں میں اپنی تعلیمی و تبلیغی سرگرمیوں میں اضافہ کرنا شروع کیا تو پھر مرد قلندر حضرت امیر شریعتؒ کی غیرت ایمانی پھڑک اٹھی اور انہوں نے برصغیر کے کروڑوں مسلمانوں کی گراں قدر اور بیش بہا قربانیوں کے نتیجے میں معرض وجود میں آنے والی اس اسلامی مملکت کی جغرافیائی سالمیت اور دینی اقدار کے تحفظ کے جذبے سے سرشار ہو کر پھر میدان کارزار میں آنے پر مجبور ہوگئے۔ حضرت امیر شریعتؒ نے فرنگی سامراج کی کوکھ سے جنم لینے والی ناپاک ذریت قادیانی گروہ کی دین اسلام کے خلاف شاطرانہ چالوں اور باغیانہ سازشوں کا قلع قمع کرنے کے لئے ہر قسم کی سیاسی وابستگیوں اور فرقہ وارانہ منافرتوں سے بالاتر ہو کر تمام مذہبی قوتوں کا ایک متحدہ پلیٹ فارم "مجلس تحفظ ختم نبوت" کی بنیاد رکھی جس کا پہلا صدر اتفاق رائے سے حضرت امیر شریعتؒ ہی کو منتخب کیا گیا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے امیر شریعتؒ نے عقیدۂ ناموس ختم نبوت کے مسئلہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔

"مسلمانو' ختم نبوت کے عقیدے کو یوں سمجھو جیسے یہ ایک مرکزی دائرہ ہے جس کے چاروں طرف توحید' رسالت' قیامت' ملائکہ کا وجود' صحف سماوی کی صداقت' قرآن کریم کی حقانیت' عالم قبرو برزخ' یوم النشور اور یوم الحساب گردش کرتے ہیں اگر یہ اپنی جگہ سے ہل جائے تو سارا نظام درہم برہم ہوجائے گا۔ مسئلہ ختم نبوت جان اسلام اور روح قرآن ہے' قادیانیت اس روح پر' اس جان قرآن پر اور جان اسلام پر مرتدانہ ضرب کاری ہے' میں اس کے استحصال کو ہر مسلمان کے لئے فرض سمجھتا ہوں' پاکستان کے جسم میں یہ سیاسی ناسور ہے۔ اگر حکومت نے اس کا بروقت آپریشن نہ کیا تو پھر یہ ناسور سارے جسم کو تباہ و برباد کرکے رکھ دے گا۔"

مجلس تحفظ ختم نبوت نے حضرت امیر شریعت کی ولولہ انگیز قیادت میں قادیانی گروہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے' ان کو اسلامی اصطلاحات کے استعمال سے باز رکھنے' تمام اعلیٰ سرکاری عہدوں سے قادیانیوں کو برطرف کرنے' نیز قادیانی لابی کے زیر اہتمام شائع ہونے والے تمام رسائل و جرائد سمیت ہر قسم کے قابل اعتراض اہانت آمیز لٹریچر کی فوری ضبطی سے متعلق دیوبندی' بریلوی' شیعہ اور اہلحدیث سمیت پوری قوم کے متفقہ حمایت یافتہ مطالبات منوانے کے لئے تقریباً پانچ سال تک آئین و قانون کی حدود میں رہتے ہوئے پرامن جدوجہد کی لیکن افسوس کہ حکومتی سطح پر کوئی شنوائی نہ ہو سکی اور دوسری طرف منکرین ختم نبوت قادیانیوں کی فتنہ انگیزیاں اور شرپسندیاں بام عروج پر ہی چڑھتی جارہی تھیں جس سے مجبور ہو کر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام کو باہم ساتھ ملا کر ۵۳ء کی تاریخ ساز تحریک چلانے کا اعلان کردیا اور پھر اس کے ساتھ ہی متفقہ فیصلے کے مطابق پورے ملک کی مساجد سے شمع نبوت کے پروانوں اور رسالت کے دیوانوں نے مطالبات کے حق میں تحریک شروع کردی۔ مسلم لیگی حکومت نے مولائے کل' دانائے سبل' فخر الرسل آنحضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی عزت و ناموس سے متعلق جائز و برحق مطالبات تسلیم کرنے کی بجائے حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ' حضرت احمد علی لاہوریؒ اور مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ' مولانا داؤد غزنوی' مولانا ابوالحسنات قادری' مجلس تحفظ ختم نبوت کے موجودہ امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ سمیت علماء کرام کو پس دیوار زنداں کرکے صوبہ پنجاب میں مارشل لاء نافذ کرکے رسوائے زمانہ جنرل اعظم کے ہاتھوں جانثار و فداکاران ختم نبوتؐ کے مقدس و متبرک خون سے اس طرح سفاکانہ و بہیمانہ طور پر ہولی کھیلی گئی گویا کوفہ میں یزیدیوں کے ہاتھوں قافلہ حسینؓ کی تباہ کاریوں کی تاریخ دوبارہ دہرائی جارہی ہو۔ درندہ صفت حکومت نے شمع رسالت کے ہزارہا پروانوں اور دیوانوں کو جام شہادت نوش کروا کر بظاہر اس عظیم تاریخی تحریک کو ٹھنڈا کردیا تاہم یہ اس تحریک کی بہت بڑی کامیابی اور اسی کا فیضان کرم تھا کہ پوری ملت اسلامیہ قادیانی گروہ کی سازشوں اور ریشہ دوانیوں کی سنگینی سے نہ صرف کماحقہ طور پر آشنا ہوگئی بلکہ مسلمانان عالم کے بچے بچے کے دل میں قادیانی مرتدوں کے خلاف نفرت و حقارت کے شعلے بھڑک اٹھے۔ مئی ۷۴ء میں نشتر میڈیکل کالج ملتان کے کچھ طلباء نے جو سیرو تفریح کی غرض سے بذریعہ ٹرین سفر کررہے تھے جب ربوہ کے ریلوے اسٹیشن پر قادیانیوں نے ان مسلمان طلباء میں لٹریچر تقسیم کیا اور اس کے جواب میں طلباء نے ختم نبوتؐ زندہ باد کا نعرہ لگایا تو ۲۹ مئی کو واپسی پر قادیانی غنڈوں نے ان پر حملہ کرکے شدید زخمی کردیا جس کی وجہ سے پورے ملک میں سامراج کی اس ناپاک ذریت قادیانیت کے خلاف ایک مرتبہ پھر غم و غصے کی لہر دوڑ گئی۔ حضرت علامہ محمد یوسف بنوریؒ' آغا شورش کاشمیریؒ' مولانا تاج محمودؒ' مولانا محمد شریف جالندھری اور مولانا غلام اللہ خانؒ نے باہمی صلاح و مشورے کے بعد اس واقعہ کو بنیاد بنا کر قادیانیت پر فیصلہ کن ضرب کاری لگانے کا عہد کرلیا۔ تمام اہم سیاسی و مذہبی جماعتوں نے اپنے مشترکہ اجلاس میں حضرت العلامہ محمد یوسف بنوریؒ کی قلندرانہ و درویشانہ زیر قیادت "مجلس عمل تحفظ ختم نبوت" کی تشکیل دے کر ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے اور قادیانی گروہ کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرانے کے لئے ملک گیر تحریک شروع کردی گئی۔ حضرت علامہ بنوریؒ نے ٹانگوں میں شدید تکلیف اور ضعیف العمری کے باوجود ملک کے طول و عرض کا طوفانی دورہ کرکے اور ایک ایک دن میں مختلف مقامات پر کئی کئی جلسوں سے خطاب کرکے اس تحریک کو ایک نیا حوصلہ' ولولہ' ہمت اور طنطنہ بخشا۔ ابتداء میں بھٹو حکومت نے مجلس عمل کے مرکزی قائدین اور علماء کرام کو بڑے پیمانے پر گرفتار کرکے اور کارکنوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنا کر تحریک کو دبانے کی کوشش کی لیکن آغا شورش کاشمیریؒ' مولانا مفتی محمودؒ' نوابزادہ نصراللہ خان' مولانا غلام غوث ہزارویؒ' مولانا غلام اللہ خانؒ' سید مظفر علی شمسیؒ' مولانا سید عطاء المنعم شاہ بخاری' علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید جیسے جرات و استقامت کے پیکر مجسم اکابرین ملت نے ہر قسم کے نتائج سے بے پرواہ ہو کر اپنی آتش نوائی کے ذریعے پورے ملک کے عوام میں اس قدر جوش و خروش پیدا کردیا کہ حکمرانوں کو اپنا اقتدار اس عوامی سیلاب میں خس و خاشاک کی طرح ڈوبتا نظر آیا۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں سے سودے بازی کی قطعاً کوئی گنجائش نہ تھی۔ وہ اپنے پیش کردہ مطالبات پر کوہ ہمالیہ کی طرح ڈٹے ہوئے تھے۔ بالآخر بہ امر مجبوری پاکستان کی منتخب قومی اسمبلی نے باقاعدہ بل کی منظوری کی صورت میں فرنگی سامراج کی کوکھ سے جنم لینے والی ناپاک ذریت قادیانیوں کو قانونی طور پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کافر قرار دے دیا اور اس طرح اکابرین دیوبند کی تاریخ اسلام کی سب سے طویل چلائی جانے والی ۹۰ سالہ طویل ترین اور انتہائی کٹھن' پر مصائب' تاریخی تحریک بحمد للہ کامیاب و کامران ہو کر رہی۔ لیکن منکرین ختم نبوتؐ قادیانی لعینوں نے قومی اسمبلی کے اس فیصلہ کو صدق دل سے تسلیم کرنے کی بجائے اس کے خلاف سازشیں اور ریشہ دوانیاں شروع کردیں گویا اس فیصلہ کی ضرب کاری سے وہ زخمی سانپ کی مانند وطن عزیز کی سلامتی و استحکام کو تباہ و برباد کرنے پر تل گئے۔ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے دست مبارک سے لگایا ہوا "مجلس تحفظ ختم نبوت" کا وہ پودا حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کی قیادت میں بفضل تعالیٰ آج ایسا تن آور درخت بن کر اس کی شاخیں پھیل چکی ہیں کہ دنیا بھر میں چپہ چپہ پر اگر آج کوئی جماعت پوری قوت اور استقامت کے ساتھ قادیانیت کا تعاقب و محاسبہ کررہی ہے تو وہ صرف اور صرف "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" ہی ہے' جس کی شب و روز جدوجہد کے سبب ناموس ختم نبوتؐ کا پرچم سربلند ہے اور انشاءاللہ تاقیامت سربلند رہے گا۔ ●●

ترتیب۔ عبدالحکیم ملتانی۔متخصص جامعہ دارالعلوم کراچی ۱۴

حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام کا منکر کافر ہے

حضرت مولانا مفتی رفیع عثمانی دارالعلوم کراچی کا فتویٰ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور قیامت کے قریب ان کا نزول کا عقیدہ قطعی اور اجماعی ہے

الاستفتاء

ایک شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا انکار کرتا ہے اور ان کے رفع جسمانی الی السماء اور نزول الی الارض کا بھی انکار کرتا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا عقیدہ رکھتا ہے۔ آیا یہ شخص مسلمان ہے یا کافر۔ اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں اس کی ذبیحہ حلال ہے یا حرام۔ اس کی نماز جنازہ جائز ہے یا نہیں

السائل۔ ابو احمد نور محمد قادری تونسوی خادم جامعہ عثمانیہ ترنڈہ محمد پناہ

الجواب حامداً و مصلیاً

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور قیامت کے قریب ان کے نزول کا عقیدہ قطعی اور اجماعی ہے، جس کا منکر کافر ہے۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے اور اس کا ذبیحہ بھی حلال نہیں۔ اب اس بات کے دلائل ملاحظہ فرمایئے۔

ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین ○ واذ قال اللہ یعیسیٰ انی متوفیک و رافعک الی و مطھرک من الذین کفروا و جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ ثمہ الی مرجعکم فاحکم بینکم فیما کنتم فیہ تختلفون۔ (سورۃ آل عمران)

ترجمہ و تفسیر) "اور ان لوگوں نے (جو کہ بنی اسرائیل میں سے آپ کے منکر نبوت تھے آپ کو ہلاک کرنے اور ایذاء پہنچانے کے لئے) خفیہ تدبیر کی (چنانچہ مکر و حیلہ سے آپ کو گرفتار کر کے سولی دینے پر آمادہ ہوئے) اور اللہ نے (آپ کو محفوظ رکھنے کے لئے) خفیہ تدبیر فرمائی (جس کی حقیقت کا ان لوگوں کو پتہ بھی نہ لگا کیونکہ انہیں مخالفین میں سے ایک شخص کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شکل پر بنا دیا اور عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا جس سے وہ محفوظ رہے اور وہ ہم شکل سولی دیا گیا ان لوگوں کو اس تدبیر کا علم تک بھی نہ ہو سکا اور دفع پر تو کیا قدرت ہوتی) اور اللہ تعالیٰ سب تدبیر کرنے والوں سے اچھے ہیں (کیونکہ اوروں کی تدبیریں کبھی ضعیف ہوتی ہیں اور کبھی قبیح اور بے موقع بھی ہوتی ہیں اور حق تعالیٰ کی تدبیریں قوی بھی ہوتی ہیں اور ہمیشہ خیر محض اور موافق حکمت کے بھی ہوتی ہیں اور وہ تدبیر اللہ پاک نے اس وقت فرمائی) جبکہ اللہ تعالیٰ نے (حضرت عیسیٰؑ سے جبکہ وہ گرفتاری کے وقت متردد تھے اور پریشان ہوئے) فرمایا اے عیسیٰؑ (کچھ غم نہ کرو) بے شک میں تم کو (اپنے وقت موعود پر طبعی موت سے) وفات دینے والا ہوں (پس جب تمہارے لئے طبعی موت مقدر ہے تو ظاہر ہے کہ ان دشمنوں کے ہاتھوں دار پر جان دینے سے محفوظ رہو گے) اور (فی الحال) میں تم کو اپنے (عالم بالا کی) طرف اٹھائے لیتا ہوں۔ اور تم کو ان لوگوں (کی تہمت) سے پاک کرنے والا ہوں جو (تمہارے) منکر ہیں اور جو لوگ تمہارا کہنا ماننے والے ہیں ان کو غالب رکھنے والا ہوں ان لوگوں پر جو کہ (تمہارے) منکر ہیں روز قیامت تک (گو اس وقت یہ منکرین غلبہ اور قدرت رکھتے ہیں) پھر (جب قیامت آجائے گی اس وقت) میری طرف ہوگی سب کی واپسی جس میں تم باہم اختلاف کرتے تھے (منجملہ ان امور کے عیسیٰ علیہ السلام کا مقدمہ ہے)۔"

اس آیت کی تفسیر سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حیات ہیں اور قیامت کے قریب ان کا زمین کی طرف نزول ہوگا اس آیت میں بعض لوگوں کو متوفیک کے لفظ سے شبہ ہوتا ہے کہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہو گئی ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ لفظ متوفیک لفظ متوفی کا مصدر توفی اور مادہ وفی ہے اس کے اصل معنی لغت عرب کے اعتبار سے پورا پورا لینے کے ہیں وفاء ایفاء اور استیفاء اسی معنی کے لئے بولے جاتے ہیں متوفی کے بھی اصل معنی پورا پورا لینے والے کے ہیں تمام لغت عربی زبان کی اس پر شاہد ہیں چنانچہ حافظ ابن تیمیہ "الجواب الصحیح" ص ۸۳ ج ۲ میں فرماتے ہیں۔

التوفی فی لغۃ العرب معناھا القبض والاستیفاء وذلک ثلاثۃ انواع احدھا التوفی فی النوم والثانی توفی الموت والثالث توفی الروح و البدن جمیعاً"

اور کلیات ابو البقاء میں ہے۔

التوفی الاماتۃ و قبض الروح و علیہ استعمال العامۃ او الاستیفاء و اخذ الحق و علیہ استعمال البلغاء۔

اسی وجہ سے آیت مذکورہ میں اکثر حضرات نے ترجمہ متوفیک کا پورا پورا لینے سے کیا ہے اس ترجمہ کے لحاظ سے مطلب واضح ہے کہ ہم آپ کو یہودیوں کے ہاتھوں میں نہ چھوڑیں گے بلکہ خود آپ کو لے لیں گے جس کی صورت یہ ہوگی کہ اپنی طرف آسمان پر چڑھا لیں گے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام سے پانچ وعدے کئے۔

پہلا وعدہ یہ تھا کہ ان کی موت یہودیوں کے ہاتھوں قتل کے ذریعے نہ ہوگی طبعی موت سے وقت موعود پر ہوگی اور وہ وقت موعود قرب قیامت میں آئے گا جب عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے زمین پر نازل ہوں گے جیسا کہ احادیث صحیحہ متواترہ میں اس کی تفصیل موجود ہے۔

دوسرا وعدہ فی الحال عالم بالا کی طرف اٹھا لینے کا تھا یہ اسی وقت پورا کر دیا گیا و رافعک الی۔

تیسرا وعدہ ان کو دشمنوں کی تہمت سے پاک کرنے کا تھا و مطھرک من الذین کفروا میں وہ اس طرح پورا ہوا کہ خاتم الانبیاء ﷺ تشریف لائے اور یہود کے سب الزامات کو صاف کر دیا۔

چوتھا وعدہ و جاعل الذین اتبعوک میں ہے کہ آپ

کے متبعین کو آپ کے منکرین پر قیامت تک غالب رکھا جائے گا اور ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اصل متبع اہل اسلام ہیں)۔

پانچواں وعدہ قیامت کے روز ان مذہبی اختلافات کا فیصلہ فرمانے کا تو وہ وعدہ بھی اپنے وقت پر ضرور پورا ہوگا جیسا کہ آیت میں ارشاد ہے ثم الی مرجعکم فاحکم بینکم الآیۃ دنیا میں صرف یہودیوں کا کہنا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام مقتول و مصلوب ہو کر دفن ہوگئے اور پھر زندہ نہیں ہوئے اور ان کے خیال کی حقیقت قرآن کریم نے سورۃ النساء میں واضح کردی ہے اور اس آیت میں بھی و مکروا و مکر اللہ میں اس کی طرف اشارہ کردیا گیا ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دشمنوں کے کید اور تدبیر کو خود انہی کی طرف لوٹا دیا کہ جو یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کے لئے مکان کے اندر گئے تھے اللہ تعالیٰ نے انہی میں سے ایک شخص کی شکل و صورت تبدیل کرکے بالکل عیسیٰ علیہ السلام کی صورت میں ڈھال دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر اٹھالیا۔ آیت کے الفاظ یہ ہیں۔

وماقتلوہ وماصلبوہ ولکن شبہ لھم۔

"نہ انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا نہ سولی چڑھایا لیکن تدبیر حق نے ان کو شبہ میں ڈال دیا کہ اپنے ہی آدمی کو قتل کرکے خوش ہوگئے)۔"

نصاریٰ کا یہ کہنا کہ عیسیٰ علیہ السلام مقتول و مصلوب تو ہوگئے مگر پھر زندہ کرکے آسمان کی طرف اٹھالئے گئے مذکورہ آیت نے ان کے اس خیال کی بھی تردید کردی اور بتلایا کہ جیسے یہودی اپنے ہی آدمی کو قتل کرکے خوشیاں منا رہے تھے اس سے یہ دھوکہ عیسائیوں کو بھی لگ گیا کہ قتل ہونے والے عیسیٰ علیہ السلام ہیں اس طرح شبہ لھم کے مصداق یہود کی طرح نصاریٰ بھی ہوگئے۔

ان دونوں گروہوں کے بالمقابل اسلام کا وہ عقیدہ ہے جو اس آیت میں اور دوسری کئی آیتوں میں وضاحت کے ساتھ بیان ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہودیوں کے ہاتھ سے نجات دینے کے لئے آسمان کی طرف اٹھالیا نہ آپ کو قتل کیا جاسکا نہ سولی چڑھایا جاسکا۔ وہ زندہ آسمان پر موجود ہیں اور قرب قیامت میں آسمان سے نازل ہو کر یہودیوں پر فتح پائیں گے اور آخر میں طبعی موت سے وفات پائیں گے۔ اس عقیدہ پر تمام امت مسلمہ کا اجماع ہے اور اتفاق ہے۔ چنانچہ حافظ ابن حجرؒ نے تلخیص الحبیر میں ص ۳۱۹ یہ اجماع نقل کیا ہے۔ قرآن مجید کی متعدد آیات اور احادیث کی متواتر روایات سے یہ عقیدہ اور اس پر اجماع امت سے ثابت ہے۔ اس مسئلہ کی مزید تفصیل کے لئے درج ذیل کتب کا مطالعہ کریں۔

۱۔ حیات عیسیٰ علیہ السلام مصنف مولانا بدر عالم صاحب مہاجر مدنیؒ۔

۲۔ حیات مسیح علیہ السلام مصنف حضرت مولانا ادریس صاحب۔

۳۔ علامات قیامت اور نزول مسیح مصنف حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب۔

حیات عیسیٰ علیہ السلام کی دوسری دلیل۔

وقولھم انا قتلنا المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم وان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ مالھم بہ من علم الا اتباع الظن وما قتلوہ یقینا ○ بل رفعہ اللہ الیہ وکان اللہ عزیزا حکیما ○ وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ ویوم القیامۃ یکون علیھم شھیدا ○

ترجمہ و تفسیر۔ "اور ان کے اس کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریم کو جو کہ رسول اللہ ہیں قتل کردیا حالانکہ ان (یہودیوں) نے نہ عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا نہ ان کو سولی چڑھایا لیکن ان کو اشتباہ ہوگیا۔ اور جو لوگ (اہل کتاب میں سے) عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ غلط خیال میں (مبتلا) ہیں ان کے پاس اس پر کوئی بھی (صحیح) دلیل (موجود) نہیں ہے۔ بجز تخمینی باتوں پر عمل کرنے کے اور ان یہودیوں نے ان کو (عیسیٰ علیہ السلام کو) یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ ان کو خدا تعالیٰ نے آسمان کی طرف اٹھالیا (اور ایک شخص کو ان کا ہم شکل بنادیا اور وہ مقتول اور مصلوب ہوا اسی اشتباہ نے یہود میں اختلاف پیدا کر رکھا ہے) اللہ بڑی زبردست (قدرت والے) اور حکمت والے ہیں۔ اور کوئی اہل کتاب میں سے باقی نہیں رہے گا مگر وہ عیسیٰ علیہ السلام (کی نبوت) کی اپنے مرنے سے پہلے (جب عالم برزخ نظر آنے لگے گا) ضرور تصدیق کرے گا (مگر اس وقت کی تصدیق نافع نہیں) اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہی دیں گے۔"

نوٹ: واضح رہے موتہ کی ضمیر کے مرجع میں مفسرین کے نزدیک دو احتمال ہیں اور دونوں صحیح ہیں ایک یہ کہ اہل کتاب ہوں دوسرا یہ کہ موتہ کی ضمیر کا مرجع حضرت عیسیٰؑ ہوں اور صحابہ کرامؓ و تابعین کے نزدیک دوسرا زیادہ قوی ہے اس کی مزید تفصیل دیکھنے کے لئے معارف القرآن مفتی اعظم مولانا محمد شفیع صاحب ص ۶۰۳ ج ۲ ملاحظہ فرمائیں۔

آیات میں واضح کیا گیا ہے کہ وماقتلوہ وماصلبوہ یعنی ان لوگوں نے نہ عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا نہ سولی پر چڑھایا بلکہ صورت حال یہ پیش آئی کہ معاملہ ان پر مشتبہ کردیا گیا چنانچہ اس اشتباہ کی وجہ سے ولکن شبہ لھم کی تفسیر میں تفسیر مظہری میں ہے کہ یہودیوں نے ایک شخص طفطلانوس کو عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کے واسطے بھیجا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو مکان میں نہ ملے اس لئے کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اٹھالیا تھا۔ اور وہ شخص جب گھر سے باہر نکلا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہم شکل بنادیا گیا تھا یہود یہ سمجھے کہ یہی عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور اس اپنے ہی آدمی کو لے جاکر قتل کردیا (مظہری)۔

آگے پھر اللہ پاک فرماتے ہیں وماقتلوہ یقینا انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ بل رفعہ اللہ الیہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی طرف اٹھالیا۔

اس تفسیر سے یہ بات معلوم ہوئی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ابھی نہیں ہوئی بلکہ قیامت کے قریب جب وہ آسمان سے نازل ہوں گے اور ان کے نزول سے اللہ تعالیٰ کی جو حکمتیں وابستہ ہیں۔ وہ حکمتیں پوری ہوجائیں گی تب زمین پر ہی ان کی وفات ہوگی (اور حضور اقدس ﷺ کے ساتھ حجرہ میں دفن ہوں گے)۔

تیسری دلیل

وانہ لعلم للساعۃ فلا تمترن بہا واتبعون۔

تفسیر

یعنی۔ ("عیسیٰ علیہ السلام) قیامت کی ایک نشانی ہیں پس تم قیامت کے آنے میں شک مت کرو اور میرا کہا مانو۔"

مفسرین کی ایک بڑی جماعت نے یہاں پر لکھا ہے کہ انہ کی ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہے۔ اور معنی یہ ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی ایک علامت ہیں کہ قیامت کے قریب نازل ہوں گے اور ان کا آنا قیامت کی علامات میں سے ہوگا۔ اس آیت میں ایک دوسری قرأۃ بھی منقول ہے لعلم اس سے یہ معنی اور زیادہ واضح ہوجاتے ہیں کیونکہ علم بفتح اللام کے معنی علامت کے ہیں چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی تفسیر بھی اس کی تائید کرتی ہے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ فی قولہ تعالیٰ وانہ لعلم للساعۃ قال خروج عیسیٰ قبل یوم القیامۃ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں منقول ہے کہ اس سے عیسیٰ علیہ السلام مراد ہیں جو قیامت سے پہلے تشریف لائیں گے (تفسیر ابن کثیر)۔

اب چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں جن سے واضح ہوجائے گا کہ عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے۔

۱ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا" فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تکون السجدۃ الواحدۃ خیرا من الدنیا وما فیھا ثم یقول ابو ھریرۃ فاقرؤا ان شئتم وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ الآیۃ (بخاری و مسلم)۔" (رواہ مشکوٰۃ ص ۴۷۹ ج ۲)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ایک عادل حکمران بن کر ضرور نازل ہوں گے صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور جزیہ کو اٹھادیں گے (یعنی ختم کردیں گے) اور مال اتنا زیادہ ہوگا کہ اس کو لینے والا کوئی نہ ہوگا۔

باقی ص ۱۶ پر

تحریر۔ محمد اصغر قادری،
شعبہ شماریات گورنمنٹ کالج لاہور

قادیانیت اور اسلام دو متوازی مذہب

قادیانیت باطنی طور پر اسلام کی روح اور مقاصد کے لئے انتہائی مہلک ترین ہے

حمد بے حد و ثنائے بے عد۔ اس قادر ذوالجلال کے لئے جس نے اپنی قدرت کاملہ سے کائنات عالم کو پیدا کیا اور اپنی حکمت یکتائی سے انسان ضعیف البیان کو زیور علم و عقل سے آراستہ کر کے قوت تمیز عطا فرمائی اور اسے شرف المخلوقات بنایا اور درود و سلام لاتعداد اس کامل اور مکمل انسان پر کہ جن کی ذات والاصفات کو اللہ تعالیٰ نے رحمت للعالمین بنا کر اور ان کے اخلاق کریمانہ کی تعریف۔

"اے محمد تو بڑے بزرگ خلق والا ہے۔"

کے جامع الفاظ میں بیان فرما کر ان کے اتباع اور اسوۂ حسنہ کو موجب فلاح و نجات قرار دیا۔ ان کے وسیلے سے اسلام کی نعمت دنیا کو بخشی "اور آج ہم نے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا" کے ذریعے اس دین کے کامل اور مکمل ہونے کی تصدیق فرمائی۔ قرآن کریم کی سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۴۰ اور سرور کائنات ﷺ کے ارشادات سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ سلسلہ نبوت و رسالت آپ ﷺ کی ذات مبارکہ پر نہ صرف ختم ہو چکا ہے بلکہ اپنی انتہائی شان کو پہنچ گیا ہے۔ چند احادیث مبارکہ ملاحظہ کیجئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ۔

"میری اور انبیائے گذشتہ کی مثال ایسی ہے کہ کسی شخص نے ایک عمدہ اور خوبصورت گھر بنایا مگر اس کے ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہ گئی۔ پس لوگ اس گھر کے گرد پھرنے لگے اور تعجب کرنے لگے کہ یہ ایک اینٹ کیوں نہیں لگائی گئی۔"

فرمایا کہ۔

"میں وہ اینٹ ہوں اور میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔" (بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۲۰۷)

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

"بنی اسرائیل کی راہنمائی انبیاءؑ کرتے تھے جب ایک نبی وصال کر جاتا تو دوسرا اس کا جانشین ہوتا خبردار میرے بعد کوئی نبی نہیں خلفاء ہوں گے۔"

(بخاری کتاب الانبیاء جلد ۲ صفحہ ۲۵۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ۔

"رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی۔ پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ ہی نبی۔" (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۵۳)

حضرت مالک رضی اللہ عنہ بن حویرث فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ۔

"اے علی رضی اللہ عنہ کیا تم اس کو پسند نہیں کرتے کہ تم مجھ سے ایسے ہو جیسے ہارونؑ موسیٰؑ کے ساتھ تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔" (صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۷۸)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"مجھے دوسرے انبیاءؑ پر چھ باتوں پر فضیلت دی گئی ہے۔

۱۔ مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے۔
۲۔ دشمنوں کے دلوں پر میرا خوف طاری کیا گیا۔
۳۔ میرے لئے غنیمتیں حلال کر دی گئی ہیں۔
۴۔ زمین میرے لئے مسجد اور پاک کرنے والی بنا دی گئی۔
۵۔ مجھے تمام کائنات کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔
۶۔ مجھ پر انبیاءؑ کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔

(صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۲۹)

ارشاد فرمایا نبی پاک ﷺ نے۔

"اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب ہوتا۔" (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۰۹)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں وہ ماحی ہوں جس کے ذریعے کفر مٹا دیا جائے گا اور میں عاقب ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔" (ترمذی مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۶۱)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ۔

"قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تیس کذاب نہ نکل لیں جو سب یہی کہیں گے کہ ہم نبی ہیں۔ حالانکہ میں نبیوں کے ختم کرنے والا ہوں اور میرے بعد کوئی نہیں ہے۔"

(مسلم۔ ترمذی۔ ابو داؤد)

قرآن مجید کی سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۴۰ میں آقائے دو جہاں ﷺ کے لئے لفظ "ختم" استعمال ہوا ہے۔ ائمہ تفاسیر علامہ ابن جریر طبری، علامہ ابن حزم اندلسی محی السنۃ بغوی، علامہ زمخشری، امام فخر الدین رازی، علامہ شہرستانی، علامہ بیضاوی، علامہ حافظ الدین نسفی، علامہ علاؤ الدین بغدادی، علامہ ابن کثیر، امام جلال الدین سیوطی، علامہ شیخ اسماعیل حقی، علامہ سید محمود آلوسی، ملا علی قاری، امام اعظم ابو حنیفہ، قاضی عیاض اور دیگر اکابرین کے نزدیک "خاتم" کے معنی آخری نبی اور سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والا نبی ہیں۔

آقائے دو جہاں ﷺ کے ارشاد کے مصداق بہت سے کذاب مدعی پیدا ہوئے۔ جن میں سے کوئی مدعی مہدویت کا تھا اور کوئی مدعی نبوت و رسالت کا اور کوئی مدعی مسیحیت کا۔ ایسے جھوٹے دعوے کرنے میں سے ایک مرزا غلام احمد قادیانی بھی ہے جو ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو جہنم رسید ہوا۔ اس کی تعلیم و عملی حالت کا نمونہ ان اوراق میں دکھلایا جائے گا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۸۸۴ء میں مجددیت کا ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ میں اپنی دجالی بیعت کا ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود اور ۱۹۰۱ء میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ عیسیٰؑ پر جزوی فضیلت جتلائی۔ کچھ عرصہ بعد ہر لحاظ سے ان سے افضل بن

گیا۔ اس سے آگے بڑھا تو آنحضرت ﷺ کو بھی ناقص الفہم اور خاطی قرار دیا(معاذ اللہ) اب کیا تھا خدا بننا باقی رہ گیا۔ سو پہلے ابن اللہ بنا اور خدا کی اولاد ہونے کا دعوے دار بنا۔ بعد ازاں اللہ کی بیوی بن کر ایسے فنافی اللہ ہوا کہ خدائی کا دعویٰ کر بیٹھا۔ اس پر صبر نہ آیا تو اپنے ایک آئندہ پیدا ہونے والے بیٹے کی مثال اللہ تعالیٰ سے دے دی۔

اتنے مختلف اقسام کے دعوے کسی گزشتہ کذاب مدعی نے نہیں کئے تھے۔ اس لئے کہا جاسکتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی جملہ کذابوں کا عطر مجموعہ(سردار) یا گزشتہ تمام مدعیان کاگرو گھنٹال تھا۔

ذیل میں مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت سے وابستہ افراد کی چند تحریریں زیر قلم لائی جاتی ہیں تاکہ عوام الناس مرزائیت کی حقیقت سے روشناس ہو سکیں۔

۱۔ "خدا کہتا ہے کہ اے مرزا تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔"

(حقیقتہ الوحی ص ۷۴ از مرزا غلام احمد قادیانی)

۲۔ "میں نے خواب میں دیکھا کہ ہو بہو اللہ ہوں اور یقین کیا کہ میں وہی ہوں۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۵ از غلام احمد قادیانی)

۳۔ "جو حدیث ہمارے الہام کے خلاف ہو ہم اسے ردی میں پھینک دیتے ہیں۔"

(اعجاز احمدی ص ۳۱ جلد صفحہ ۳ از مرزا غلام احمد قادیانی)

۴۔ "سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔"

(دافع البلاء ص ۱۱)

۵۔ "جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھے نہیں دیکھا اور نہیں پہچانا ہے۔"

(خطبہ الہامیہ مترجم ص ۲۵۹)

۶۔ ("اللہ تعالیٰ نے فرمایا) میں نماز پڑھوں گا اور روزہ رکھوں گا' جاگتا ہوں اور سوتا ہوں۔"

(البشریٰ ج ۲ ص ۹۷ طبع قدیم)

۷۔ "یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰؑ شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔"

(کشتی نوح ص ۶۵)

۸۔ "تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان۔"

(ازالہ اوہام ص ۳۴)

۹۔ "اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ کہہ کر خطاب کیا اے میرے بیٹے سن۔" (البشریٰ ج ۱ ص ۴۹)

۱۰۔ "معراج میں آنحضرت ﷺ مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر فرما ہوئے تو وہ مسجد اقصیٰ یہی ہے جو قادیان میں بجانب مشرق واقع ہے جس کا نام خدا کے کلام نے مبارک رکھا ہے۔" (خطبہ الہامیہ ص ۲۲)

۱۱۔ "اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا۔ "اے مرزا تو ہمارے پانی(نطفہ) سے ہے اور دوسرے لوگ خشکی سے۔"

(اربعین ج ۳ ص ۳۴)

۱۲۔ "میں جہاں تک غور کرتا ہوں میرا یقین بڑھتا جاتا ہے اور میں ایمان رکھتا ہوں کہ احمد کا لفظ جو قرآن مجید میں آیا ہے وہ حضرت مسیح موعود(یعنی مرزا غلام احمد) کے متعلق ہی ہے۔" (انوار خلافت مصنفہ مرزا محمود احمد ص ۸)

۱۳۔ حضرت عیسیٰؑ کے دوبارہ دنیا میں تشریف لانے کے متعلق واضح احادیث صحیح بخاری' ابو داؤد' مسند احمد اور ابن ماجہ جیسی احادیث کی معتبر کتب میں سند سے ملتی ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی ۱۸۸۴ء تک خود اس بات پر یقین رکھتا تھا کہ حضرت عیسیٰؑ کو آسمانوں پر اٹھالیا گیا ہے اور آپ دوبارہ تشریف لائیں گے۔ اسی لئے مرزا اپنی کتاب براہین احمدیہ حصہ چہارم طبع ۱۸۸۴ء کے ص ۳۶۱ درج کرتا ہے"" حضرت مسیح تو انجیل کو ناقص چھوڑ کر آسمانوں پر جا بیٹھے۔" اسی کتاب کے ص ۴۹۹۔۴۹۸ میں واضح اقرار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔

لیکن آج مرزائی اس حقیقت کا کھلے بندوں انکار کرتے ہیں جو قرآن و سنت سے براہ راست متصادم ہے اسی لئے مرزائیوں کو دائرۂ اسلام سے خارج اور بدترین کافر قرار دیا گیا ہے۔

۱۵۔ مرزا اپنی تصنیف کشتی نوح کے ص ۱۵ پر لکھتا ہے۔

" آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ مسیح موعود میری قبر کے پہلو میں دفن ہوگا۔ یعنی وہ میں ہی ہوں۔"

مرزا کے جھوٹے اور لعین ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اسے مدینہ کی ہوا بھی میسر نہ آسکی۔

۱۶۔ مرزا غلام احمد قادیانی ۱۸۸۸ء سے لے کر ۱۹۰۷ء تک محترمہ محمدی بیگم کے ساتھ آسمان پر اپنے نکاح کا اظہار اپنی جھوٹی وحی کے ذریعے کرتا رہا۔ جس کا ذکر اس نے اپنی کتاب ضمیمہ انجام آتھم کے ص ۵۲ پر کیا ہے۔ لیکن عملی زندگی میں مرزا ملعون محترمہ محمدی بیگم کے سائے کو بھی ترستا ہوا واصل جہنم ہوگیا۔

۱۷۔ "ہم کہتے ہیں قرآن کہاں موجود ہے' اگر قرآن موجود ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی' مشکل تو یہی ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ گیا ہے اس لئے ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہ کو بروزی طور پر(یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں) دوبارہ دنیا میں مبعوث کرکے آپ پر قرآن شریف اتارا جاوے۔" (کلمتہ الفصل ص ۱۰۳ از مرزا بشیر احمد)

۱۸۔ پس جبکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک حضرت مسیح موعود(مرزا غلام احمد) کا وجود خاص آنحضرت ﷺ کا ہی وجود ہے۔ یعنی خدا کے دفتر میں حضرت مسیح موعود اور آنحضرت ﷺ آپس میں کوئی دوئی اور مغائرت نہیں رکھتے' بلکہ ایک ہی شان' ایک ہی مرتبہ' ایک ہی منصب اور ایک ہی نام رکھتے ہیں۔ یعنی لفظوں میں باوجود دو ہونے کے ایک ہیں۔" (قادیانی مذہب ص ۲۷۵)

۱۹۔ ہلاک ہوگئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول(مرزا صاحب) کو قبول نہ کیا۔ مبارک ہے وہ جس نے مجھ کو پہچانا' میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں' بدقسمت ہے جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔"

(کشتی نوح ص ۵۴)

۲۰۔ پس مسیح موعود(مرزا غلام احمد) خود رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ تشریف لائے' اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔"

(کلمتہ الفصل ص ۱۵۸ از مرزا بشیر احمد قادیانی)

۲۱۔ "ہمارا فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا کے ایک نبی کے منکر ہیں۔ یہ معاملہ دین کا ہے اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں کہ کچھ کر سکے۔"

(انوار خلافت ص ۹۰ از مرزا محمود قادیانی)

۲۲۔ "پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو۔ اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے۔ اس(مرزا قادیانی) کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔(نعوذ باللہ من ذالک)"

(ملفوظات احمدیہ ج ۲ ص ۱۳۲ طبع ربوہ)

۲۳۔ "حضرت فاطمہؓ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں ہوں۔"

(ایک غلطی کا ازالہ حاشیہ ص ۹۔ از مرزا غلام احمد قادیانی)

۲۴۔ "خدا کہتا ہے کہ ہم تجھ کو ۸۰ سال کی عمر دیں گے یا اس کے قریب۔" (ازالہ اوہام طبع ثانی ص ۳۱۸)

مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ پیشگوئی بھی غلط ثابت ہوئی اور آج بھی یہ حقیقت مرزائیت کے لئے زہر قاتل بنی ہوئی ہے۔

۲۵۔ "تم نے اس حسینؓ سے نجات چاہی جو نومیدی سے مر گیا۔ میرا مقام یہ ہے کہ خدا عرش پر میری حمد کرتا ہے۔"

(اعجاز احمدی ص ۶۹۔ از مرزا غلام احمد قادیانی)

۲۶۔ "خدا کی طرف سے ایک قرار شدہ عہد تھا کہ میں محمدؐ کو دنیا میں دوبارہ بھیجوں گا۔" (تبلیغ رسالت جلد دہم ص ۱۴)

۲۷۔ "اس وحی الٰہی میں خدا نے میرا نام رسل رکھا۔ کیونکہ جیسا کہ براہین احمدیہ میں لکھا ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے۔ اور تمام کے تمام میری طرف منسوب کئے ہیں۔ میں اسماعیلؑ ہوں' میں یعقوبؑ ہوں' میں آدمؑ ہوں' میں شیثؑ ہوں' میں نوحؑ ہوں' میں ابراہیمؑ ہوں' میں یوسفؑ ہوں' میں موسیٰؑ ہوں' میں عیسیٰؑ ہوں' میں داؤدؑ ہوں اور آنحضرت ﷺ کے نام کا مظہر اتم ہوں۔ یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔"

(حاشیہ حقیقتہ الوحی ص ۷۲ مطبوعہ ربوہ ۱۹۵۰ء)

اس سے مرزا کے ہندوانہ عقائد کی تصدیق ہوتی ہے کیونکہ ظلی اور بروزی کے الفاظ ہندوؤں کے حلول یا تناسخ

کے تصور سے بہت حد تک ملتے جلتے ہیں۔

۲۸۔ "ہر مسلمان مجھے قبول کرتا ہے اور میرے دعوے پر ایمان لاتا ہے مگر زناکار کنجریوں کی اولاد جن کے دلوں پر خدا نے مہر کردی وہ مجھے قبول نہیں کرتے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۷)

گویا مرزا پر ایمان نہ لانے والے سب کنجریوں کی اولاد ہیں مرزا کا بڑا بیٹا فضل احمد اس پر ایمان نہیں لایا تھا۔ مرزائی سوچ کرتائیں کہ فضل احمد کون تھا' اس کی ماں کیسی تھی اور جس حضرت کے گھر میں ایسی پاکیزہ عورت تھی وہ حضرت کیا ہوئے' ماشاء اللہ کیسا پاکیزہ خاندان ہے۔

۲۹۔ غلام احمد قادیانی کی کتب حقیقۃ الوحی' نسیم دعوت' اس کے بیٹے مرزا بشیر احمد قادیانی کی کتب سیرت المہدی' مرزا صاحب کے مرید خاص مفتی محمد صادق قادیانی کی کتب ذکر حبیب' اس کے معالج ڈاکٹر محمد اسماعیل اور حکیم محمد حسین قریشی کے نام اس کے خطوط سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مرزا بیماریوں کا عالمی چیمپئن ہونے کا بھی اعزاز رکھتا تھا اور دنیا کا شاید ہی کوئی مرض ہو جو اس کو لاحق نہ ہو۔ اگر مرزا اس دور میں ہوتا تو عجائب گھر والے اس پر ٹکٹ لگاتے اور بے شمار لوگ اس پر تحقیق کرکے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرتے۔

حاصل کلام

میں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریرات کی روشنی میں مرزائیت کا اصل چہرہ بے نقاب کرنے کی ضرورت اس لئے محسوس کی تاکہ عام سادہ لوح مسلمان بھی اس حقیقت سے آگاہ ہو سکیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار اللہ کی توحید' آقائے دو جہاں ﷺ کی رسالت' اہل بیت اطہار کی عظمت اور قرآن و سنت کی تعلیمات سے صریحاً انکار کرنے والے دشمنان دین ہیں اور ان کے مرتد اور واجب القتل ہونے میں کوئی کسر باقی نہیں ہے۔ میری تمام مسلمانوں سے برادرانہ اپیل ہے کہ مرزائیوں سے سماجی بائیکاٹ کرکے آقائے دو جہاں ﷺ سے والہانہ محبت کا اظہار کریں۔ شاعر مشرق حضرت علامہ اقبالؒ نے کیا خوب کہا ہے کہ۔

"قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔"

آخر میں دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلامی تعلیمات کو سمجھنے اور ان پر کاربند ہونے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

تین چیزوں سے ہمیشہ بچیں
شیزان' شیطان اور قادیان
قادیانی مصنوعات اور شیزان کا بائیکاٹ کریں
محمد اقبال عمران کلاتھ اسٹور دکان نمبر ۱۲
جامع کلاتھ مارکیٹ لطیف آباد یونٹ نمبر ۸
حیدر آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کی اعلیٰ کارکردگی پر

سینٹرل جیل مستونگ سے ایک قیدی کا خط جماعتی احباب کے نام

السلام و علیکم جناب محترم و مکرم آپ کی خدمت میں محمد اشرف پہلی دفعہ تحریری ملاقات کر رہا ہے۔ ہم نے ہفت روزہ ختم نبوت کے مطالعے سے آپ لوگوں کی محنت اور آپ لوگوں کی جدوجہد اور ماضی کے حالات ہم نے ہفت روزہ ختم نبوت میں تقریباً ڈیڑھ سال سے پڑھتا رہتا ہوں مجھے آپ لوگوں کی محنت پر' جدوجہد پر بہت فخر ہے ہم نے اس ڈیڑھ سال میں ہفت روزہ ختم نبوت کا مطالعہ کیا اور ان مطالعات سے ہم نے بہت فائدہ اٹھایا اور کافی معلومات ہوئیں۔ آپ لوگوں نے افریقہ کے بحران کو قابو میں کیا' اردن کے بحران کو قابو میں کیا۔ افریقہ میں آپ لوگوں کے اجلاس لندن اسپیڈ آل کرکٹ گراؤنڈ کے سالانہ کانفرنسوں کے قراردادوں سنہ ۵۸ء لاہور میں ختم نبوت کے پروانوں کی شہادت کراچی اسٹیل مل کے آگے مرتدوں کی ناکامی اور حیدر آباد اور کراچی کے خونی فسادات کے قاتلوں کی نشاندہی ٹرینوں کے المناک حادثات نوشہرہ کے واقعات ضیاء الحق کا سانحہ اوجڑی کیمپ راولپنڈی کا سانحہ اس کے علاوہ ان تمام مجرموں کی نشاندہی کرنے میں آپ لوگوں نے بڑا کردار ادا کیا۔ آپ لوگوں نے ختم نبوت کے دشمن صحابہ کرام کے دشمن ازواج مطہرات کے دشمن ملک کے دشمنوں کی نشاندہی میں نہایت اہم کردار ادا کیا ہے اور مرتدوں کے بھگوڑے جو ربوہ سے فرار ہوا اس کے تعاقب کے لئے آپ لوگوں نے بہت اہم کردار ادا کیا اگر آپ لوگ نہ ہوتے یا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تنظیم نہ ہوتی تو سارا پاکستان بلکہ ساری دنیا کے مسلمان قادیانی بنتے اور ہمارے ملک عزیز کے حالات روز بروز خراب ہوتے۔ یہ تحریک ہندوستان سے شروع ہوئی یعنی عالمی مجلس ختم نبوت نے تحریک پاکستان میں نہایت اہم کردار ادا کیا اور نبی آخر الزماںؐ کی عزت کے لئے اپنی جان کی قربانی پیش کی۔ یہ سب آپ لوگوں کی محنت کا ثمر ہے کہ ایسے مقدس نبی خاتم النبیین سید المرسلین فخر موجودات رحمت للعالمین کی عزت کے لئے جانوں کی قربانی دینا کوئی معمولی بات نہیں ہے یہ مسلمانوں کے لئے بہت بڑا فخر اور سعادت ہے زندگی کی منزل بھی یہی ہے زندگی کا مقصد بھی یہی ہے اور بخشش بھی یہی ہے۔ دین و دنیا کا مقصد بھی یہی ہے کہ ہمارے نبیؐ خاتم النبیین ہمارے سب کچھ ہیں اگر نبیؐ کی عزت محفوظ نہیں ہے تو ہماری عبادات' تبلیغ ہماری بندگی کچھ بھی نہیں ہے۔ نبی سرور فخر موجودات ہمارے لئے بلکہ تمام عالم کے لئے ایک ذریعہ وسیلہ ہیں ہمیں افسوس ہے کہ پاکستان میں حضورؐ کے گستاخوں کا محاسبہ موجودہ حکومت نے نہیں کیا آپ لوگوں نے جو کچھ کیا وہ تاریخ میں زریں الفاظوں سے لکھا جائے گا لیکن موجودہ حکمرانوں نے گستاخ رسولؐ کا کوئی نوٹس نہیں لیا ہم اس انتظار میں ہیں کہ ایسی حکومت کب آئے گی کہ ختم نبوت کے دشمنوں' صحابہ کرامؓ کے دشمنوں' ازواج مطہرات کے دشمنوں' خدا کے دشمنوں کا نوٹس لیا جائے۔ خیر آپ لوگوں کو یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ اللہ جل شانہ بڑی غیرت والے ہیں انشاء اللہ ختم نبوت کا مشن اپنے پایہ تکمیل تک پہنچ جائے گا اور اللہ جل شانہ دنیا کو یہ دکھلائیں گے کہ حکومت نے جناب نبی کریم ﷺ کی عزت کے لئے کچھ نہیں کیا' یہ میرا محبوبؐ ہے میں اس کی عزت کے لئے ساری دنیا کو رہتی دنیا تک ایک ایسا سبق چھوڑ دوں گا کہ آئندہ کے لئے کوئی حضورؐ کی عزت پر گستاخی کرنے کی جرات نہ کرسکے۔ یہ بڑا عالیشان امتحان ہے کہ ہم حضورؐ کی عزت کے لئے اپنی جان و مال سب کچھ قربان کردیں اگر ہم نے ایسا نہیں کیا تو ہماری زندگی کا کوئی مقصد نہیں۔

اب اجازت چاہتا ہوں۔ میری طرف سے ختم نبوت کے سرپرستان' نمائندگان' کارکنان' شیدائیان کو بہت بہت سلام قبول ہو۔

محمد اشرف سینٹرل جیل مستونگ

بیکار ہے

- ○ ... وہ صورت جس میں سیرت نہیں۔
- ○ ... وہ عدالت جس میں انصاف نہیں۔
- ○ ... وہ رات جس میں عبادت نہیں۔
- ○ ... وہ دل جس میں خدا کا خوف نہیں۔
- ○ ... وہ حاکم جس میں رحم نہیں۔
- ○ ... وہ دولت جس میں سخاوت نہیں۔
- ○ ... وہ علم جس میں عمل نہیں۔
- ○ ... وہ دوست جس کے دل میں بغض ہو۔

ابوالحسن منظور احمد شاہ آسی

آزاد کشمیر کی ڈائری

کوٹلی آزاد کشمیر میں قادیانیوں کی پراسرار سرگرمیاں

سردار عبدالقیوم جیسے دین دار وزیر اعظم قادیانی سرگرمیوں کا نوٹس لیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک قافلہ چار افراد پر مشتمل، جس میں رابطہ عالم اسلامی کے مندوب مولانا سید ہدایت اللہ شاہ مدنی، مولانا اورنگ زیب مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد، راقم الحروف اور حاجی محمد نواز ۱۱بجے دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد سے روانہ ہوئے۔ کہوٹہ سے ہوتے ہوئے جب ہم دریائے جہلم کے قریب پہنچے جو آزاد کشمیر اور پاکستان کے درمیان قدرتی حد فاصل ہے اور سربفلک پہاڑوں کے دامن میں بہہ رہا ہے۔ دریا کا بہاؤ اور اس کی لہریں بتارہی ہیں کہ یہاں پانی انتہائی گہرا ہے۔ دریا پل سے عبور کرکے ہم آزاد کشمیر کے علاقہ کوٹلی میں داخل ہوئے۔ راستے میں بڑے بڑے قصبات اور شہر واقع ہیں جب ہم دریائے پونچھ اور ایک نالہ عبور کرکے کوٹلی میں داخل ہوئے تو کوٹلی شہر کا نظارہ قابل دید تھا۔ کوٹلی شہر تقریباً بیس پچیس مربع میل پر واقع ہے۔ جو بالکل ہموار میدان ہے اور انتہائی خوبصورت شہر جو چاروں طرف بلند و بالا پہاڑ قدرت کی صناعی و کاریگری کا خوبصورت منظر پیش کررہے ہیں۔ شہر کے ساتھ ساتھ دریائے پونچھ اپنی پوری طغیانی اور چوڑائی کے ساتھ بہہ رہا ہے جو دور تک شہر کے پہلو بہ پہلو چل رہا ہے۔ شہر میں مساجد ایک عجیب نظارہ پیش کرتی ہیں۔

۲۵جولائی کو ہم نماز عصر کے وقت کوٹلی شہر میں داخل ہوئے۔ ہمارے میزبان اور قابل احترام حضرت مولانا مفتی عبدالشکور صاحب ضلع مفتی آزاد کشمیر سے ملاقات ہوئی مولانا مفتی عبدالشکور صاحب وفاق المدارس کے فاضل ہیں۔ انتہائی قابل شخصیت ہیں اور مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ میں مفتی رہ چکے ہیں اور گورنمنٹ آزاد کشمیر کی طرف سے ضلع مفتی ہیں اور مجاہدانہ ذہن کے آدمی ہیں۔ یہ دینی تحریک میں کام کرتے ہیں چنانچہ کوٹلی پہنچنے کے بعد ہم نے کارروائی شروع کی اور مفتی عبدالشکور صاحب تمام احباب سے رابطہ کیا اور حرکتہ الانصار کے دفتر میں رات ۹بجے میٹنگ طلب کی گئی۔ جہاں کوٹلی کے چیدہ چیدہ احباب جمع ہوئے۔ ہم نے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا اور قادیانیت کے بارے میں تفصیلی حالات ہم نے سنائے اور جماعتی سرگرمیوں کی تفصیل پیش کی۔ اس کے بعد مقامی حضرات نے تفصیل پیش کی اور طریقہ کار طے کیا گیا اور فیصلہ کیا کہ ۲۶ر جولائی کو تین بجے دوپہر مقامی حضرات کا ایک اجلاس نیو کشمیر دہلی ہوٹل میں طلب کیا جائے۔ چنانچہ رات کو ہی ہمارے میزبان مفتی عبدالشکور صاحب نے دعوت نامے تیار کروا لئے۔ صبح آٹھ بجے ہم مفتی عبدالشکور صاحب کی معیت میں راقم الحروف، مولانا سید ہدایت اللہ شاہ مدنی اور مولانا اورنگ زیب صاحب، حاجی محمد نواز صاحب اور ایک مجاہد غالباً ان کا نام محمد جمیل تھا۔ وہ بھی ہمارے ساتھ تشریف لے گئے اور "دھنواں" میں گئے۔ وہاں مختلف احباب صوفی بشیر احمد صاحب، حاجی حسن دین صاحب، ماسٹر عبدالرحمٰن کلیم صاحب، مجاہد محمد اسلم صاحب اور دیگر احباب سے تفصیلی بات ہوئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا لٹریچر تقسیم کیا اور فاروقیہ مسجد دھنواں میں ہم نے تھوڑی دیر قیام کیا۔ وہاں پتہ چلا کہ رندھیری میں قادیانی خاصے سرگرم ہیں۔ ان کے پاس بے تحاشا اسلحہ ہے۔ بڑی بڑی پوسٹوں پر ان کا تسلط ہے۔ گوئی میں قادیانیوں کے کئی مرزاڑے ہیں۔ مسلمانوں کی صرف ایک مسجد ہے۔ وہاں یہ بھی پتہ چلا کہ چودھری محمد حنیف ایک سینئر انگلش ٹیچر ہیں۔ بی اے میں پوری ریاست آزاد کشمیر میں سیکنڈ پوزیشن میں آئے ہیں۔ جب چودھری حنیف صاحب مسلمان ہوئے، قادیانیوں نے بڑے بڑے ذمہ دار لوگوں کو بلا کر چودھری حنیف پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کی۔ بلکہ بیرون ملک سے قادیانیوں کے مربی آئے اور افریقہ سے بھی قادیانیت کے سرکردہ لوگ آئے۔ لیکن چودھری حنیف صاحب کو اللہ تعالیٰ نے استقامت دی، انہوں نے جو قادیانی بھی سمجھانے کے لئے آیا اسے پہلے ہی کہہ دیا کہ قادیانیت کے بارے میں مجھ سے کوئی بات نہ کریں۔ میں مرزائیت پر لعنت بھیج چکا ہوں چونکہ چودھری صاحب کا خاندان موثر خاندان ہے اور بذات خود چودھری صاحب بھی لائق ترین آدمی ہیں لیکن خداوند قدوس نے انہیں استقامت دی۔ چودھری حنیف صاحب سے ملاقات نہ ہو سکی کیونکہ وہ ٹریننگ پر گئے ہوئے تھے۔ اور خاص بات یہ ہے کہ چودھری حنیف کا والد قادیانیوں کا مربی ہے۔ فرعون کے گھر موسیٰ والی بات ہوئی۔ وہاں ہمیں یہ بھی پتہ چلا کہ علاقہ گوئی میں رندھیری اور حزناڑی میں قادیانی اذان اسپیکر پر دیتے ہیں، جماعت کرتے ہیں اور تقاریر بھی اسپیکر پر کرتے ہیں اور جمعہ کے دن قادیانی حوریں بھی آکر جماعت میں شامل ہوتی ہیں جس سے مقامی آبادی تنگ ہے اور بارڈر پر جتنے بھی قصبے ہیں وہاں بھی مرزائی رہتے ہیں اور فوج میں بڑے بڑے عہدوں پر اس علاقے میں براجمان ہیں۔ حیرت کی بات ہے کہ قادیانی دجال نے تو جہاد کو ختم کرنے کا اعلان کیا اور یہاں تک کہا۔

ع اب چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال

مگر فوج میں قادیانی کس طرح گھسے ہوئے ہیں۔ ارباب اقتدار کی عقل و دانش پر جتنا بھی ماتم کیا جائے کم ہے۔ مرزائی خواہ وہاں سرکاری ملازم ہوں یا نہ ہوں۔ وہ بڑی تندہی سے قادیانیت کی تشہیر و تبلیغ میں مصروف ہیں لیکن ہمارے بھائیوں کی بے حسی قابل دید ہے کہ اس علاقہ میں کوئی مرزائی مرجائے تو مسلمان جنازوں میں شرکت کرتے ہیں اور اگر مسلمان مرجائے تو قادیانی جنازوں میں شریک ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ مرزائی عورتیں قادیانیت کا لٹریچر، رسائل، کتابیں لے کر مسلمان گھروں میں جاتی ہیں اور قادیانیت کی دعوت دیتی ہیں جو کہ ملکی اور شرعی دونوں قوانین کی کھلی خلاف ورزی ہے۔

گوئی، دھنواں، سندھارا جاتے ہوئے راستہ میں تتہ پانی ہے جو کہ اسم بامسمیٰ ہے۔ یہ پانی جتنی شدید سردی ہوگی اتنا ہی زیادہ گرم ہوگا۔ اگر اس پانی میں آپ انڈا ڈال دیں تو وہ بھی پک جائے گا۔ دور دور سے سیاح آتے ہیں وہاں غسل کرتے ہیں۔ جلدی امراض کے لئے بہت مفید ہے چونکہ قدرتی معدنیات وغیرہ اس میں شامل ہیں جس پہاڑ کے اندر سے وہ نکلتا ہے اس میں معدنیات گندھک، نوشادر وغیرہ غالباً موجود ہے اور گورنمنٹ آزاد جموں و کشمیر نے ساتھ غسل خانے بنائے ہوئے ہیں تاکہ لوگ نہا سکیں تتہ پانی میں بھی ایک قادیانیوں کا مرزاڑہ ہے۔ ایک مسلمانوں کی مسجد ہے۔

گوئی اور دھنواں سے واپسی پر نیو کشمیر دہلی ہوٹل میں پہنچے جہاں سہ پہر تحریک ختم نبوت کا ایک اجلاس طلب کیا گیا۔ جس میں معززین شہر اور بریلوی، دیوبندی اور اہلحدیث مسلک کے علماء اور وکلاء حضرات کا مشترکہ اجلاس تھا۔ جس کی صدارت مولانا بشیر احمد صاحب فرما رہے تھے۔ اسٹیج سیکریٹری صاحب نے ہمارے وفد کی آمد کا مقصد بیان کیا اور مقامی حضرات سے تجاویز طلب کی گئیں کہ آنے والے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے حضرات کس طرح کام کریں اور ان سے کیسے کام لیا جائے۔ چنانچہ اکثر حضرات نے تقریباً یہی کہا

حضرت امیر شریعت

سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ صاحب

تحریر۔ بابو شفقت قریشی سہام

امیر شریعت، مجاہد ملت، خطیب بے مثال، بے مثل رہنما سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ پیدائشی حریت پسند، بوریا نشین عالم دین اور درویش صفت انسان تھے۔ گھر میں ہی دینی ماحول میسر آجانے سے صرف دو برس میں قرآن پاک حفظ کرلیا تھا۔ حجازی لے میں قرات کا فن محمد عمر عاصم کویتی سے سیکھا تھا۔ روحانی تربیت سید پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ سے حاصل کی اور دیگر دینی علوم اور خطابت کے فن میں ان کے استاد مفتی علامہ مصطفیٰ قاسمی تھے۔ خطابت کا فن قدرت کی خاص ودیعت تھی۔ ان کی قرات میں اس قدر درد تھا کہ علامہ اقبالؒ جیسی شخصیت پر رقت طاری ہوجاتی تھی اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے تھے۔ ہندو، سکھ اور عیسائی غیر مسلم ہوتے ہوئے بھی آپ کی قرات اور خطابت پر جان چھڑکتے تھے۔ وہ اپنے ایمان افروز بیان، سحر آفریں تقاریر، شعلہ بیانی اور جذبہ ایمانی سے سامعین کو اس قدر متاثر کرتے تھے کہ تھوڑے ہی عرصہ میں ان کا شمار نامور لیڈروں اور مقتدر علمائے کرام میں ہونے لگا۔ انہوں نے اپنی زندگی کو چند اہم کاموں کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ جن میں سرفہرست انگریزوں کو ہندوستان سے نکال کر آزادی حاصل کرنا، مسلمانوں کے اندر دینی جذبہ کو ابھارنا اور سیاسی شعور کو اجاگر کرنا اور ناموس رسالت پر جان نچھاور کرنا جیسے اہم امور شامل تھے۔ جن میں آپ آخرکار کامیابی سے ہمکنار ہوگئے تھے۔ خلافت ترکیہ کی حمایت سے لے کر تحریک آزادی ہند تک آپ نے ہر میدان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ آل انڈیا مسلم لیگ اور کانگریس کے اجلاسوں میں حکومت برطانیہ کے خلاف جذباتی تقریریں کرکے لوگوں کو ابھارا جس کی وجہ سے انگریزوں کو ان کی طرف سے خطرہ محسوس ہونے لگا اور متعدد بار ان کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیا گیا مگر قید و بند کی صعوبتیں ان کے پختہ عزائم کے سامنے ریت کی دیوار ثابت ہوئیں۔ جیل سے باہر آنے کے بعد ہر بار نئے عزم اور جذبے سے انہوں نے تحریک آزادی کو جلا بخشی اور یہ سلسلہ ۱۹۴۷ء میں آزادی حاصل کرنے تک جاری رہا۔ انگریزوں سے نفرت کا یہ عالم تھا کہ کہتے تھے کہ:

"ایک راسخ العقیدہ مسلمان ہونے کے باوجود سوروں کے اس ریوڑ کو چرانے کے لئے بھی تیار ہوں جو انگریزوں کی نسل کو تباہ و برباد کردے۔"

امرتسر کے جلیانوالہ باغ میں جب انگریزوں نے نہتے مسلمانوں پر ظلم کی انتہا کرکے بربریت کا کھیل کھیلا تو عطاء اللہ شاہ بخاری کی گرج نے لوگوں کی حوصلہ افزائی کی۔ انہوں نے شکستہ دل لوگوں کو اس ظالمانہ اقدام کے خلاف خواب غفلت سے بیدار کرنے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔

شاہ جی کا جلسہ سیاسی نوعیت کا ہو یا مذہبی نوعیت کا، ہر مذہب اور ہر فرقے کے لوگوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تاحد نگاہ دکھائی دیتا تھا۔ ان کی خطابت میں یہ کمال تھا کہ کئی کئی گھنٹے مسلسل تقریر کرتے ہوئے نہ تھکتے تھے اور نہ ہی سامعین بوریت محسوس کرکے اٹھنے کی کوشش کرتے تھے بلکہ ضروری سے ضروری کام کے لئے اٹھنے سے بھی اس لئے گریز کرتے تھے کہ مبادا کوئی دلچسپ بات سننے سے محروم نہ ہوجائیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے ہم عصر اکابرین ان کو خطابت کا شاہسوار کہا کرتے تھے۔ ایک ہی وقت میں ہنسا بھی دیتے تھے اور رلا بھی دیتے تھے۔ حکومت برطانیہ کی طرف سے متعدد بار ان کے جلسوں میں گڑبڑ پھیلانے کے لئے شرپسند عناصر بھیجے گئے لیکن وہ شاہ صاحب کی دلفریب تقریروں سے اس قدر مخمور ہوجاتے کہ ان کو اپنا مشن ہی بھول جاتا تھا۔ خفیہ ڈائری لکھنے والے بھی تقریر میں اس قدر مشغول ہوجاتے کہ اکثر اوقات ڈائری حکومت کی مرضی کے مطابق من و عن نہ لکھ سکتے تھے۔ ایک سرکاری افسر فضل حق کے ساتھ بھی ایسا ہی ایک واقعہ پیش آیا تھا وہ سرکاری ڈیوٹی کے طور پر خفیہ ڈائری لکھنے آئے مگر شاہ صاحب کے حسن بیان سے اس قدر متاثر ہوئے کہ ڈائری لکھنا تو دور کی بات تھی نوکری سے استعفیٰ دے کر بخاری صاحب کے مشن کو آگے بڑھانے کے لئے ان کی تحریک میں شامل ہوگئے۔

مجلس احرار کے قیام کے بعد جب شاہ صاحب نے باقاعدہ آزادی، تحفظ ناموس رسالت و ختم نبوت اور احکام الٰہی کے نفاذ کا مطالبہ کیا تو اس جرم کی پاداش میں ان کو تقریباً ۱۸ برس تک جیلیں کاٹنا پڑیں مگر آپ نے پرواہ نہ کی۔ تحفظ ناموس رسالت ان کی زندگی کا اہم سرمایہ تھا۔ مرزائیت کے مقابلے میں ہر مکتبہ فکر کے مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا بھی ان کا بہت بڑا کارنامہ ہے وہ واشگاف الفاظ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو مرتد کہتے تھے اور اس کے ماننے والوں کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے تھے۔ ان کا مطالبہ تھا کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ انہوں نے مرزائیت کا ہر میدان میں ڈٹ کر مقابلہ کیا اور مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں کے حوالوں سے اس کی جھوٹی نبوت کو جھٹلایا۔ آخرکار ان کی کوششیں بار آور ثابت ہوئیں۔ انگریزوں کو ہندوستان چھوڑنا پڑا اور مرزائی غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جاچکے ہیں۔ تحفظ ناموس رسالت کے ایک جلسے میں فرمایا کہ وہ دیکھو محترم خواتین ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت فاطمۃ الزہرا ؓ کھڑی فرمارہی ہیں کہ تم کیسے مسلمان ہو کہ ناموس رسالت کی توہین ہورہی ہے اور تم خاموش تماشائی بنے بیٹھے ہو۔ اس مجمع میں سے یہ سنتے ہی ایک مجاہد غازی علم دین شہیدؒ اٹھا اور "رنگیلا رسول" کے مصنف گستاخ رسول راجپال کو ایک ہی وار کرکے جہنم رسید کردیا۔

ہر ذی روح نے موت کا مزہ چکھنا ہے۔ دوام اور ہمیشگی صرف خالق ارض و سما کو ہی حاصل ہے۔ قابل تعریف ہیں وہ ہستیاں جنہوں نے چند روزہ زندگی میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ جن کو دوام حاصل ہوگیا۔ انہی میں سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی جامع صفت شخصیت بھی شامل ہے۔ جنہوں نے اپنی ۷۵ سالہ زندگی میں اپنے جوش عمل سے انگریز حکومت کی بنیادیں ہلا کر رکھ دیں۔ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلانے میں سردھڑ کی بازی لگادی اور آخرکار ۲۱ اگست ۱۹۶۱ء کو ہم سے جدا ہوکر ابدی زندگی حاصل کرلی۔ سادگی ان کا شعار تھا۔ ان کو ذاتی منفعت کا بھی خیال تک نہیں آیا۔ اعلیٰ درجہ کے سیاست دان، بلند پایہ مفکر، علم قرآن و حدیث پر مکمل دسترس رکھتے تھے، علم ناظرہ پر مکمل عبور تھا، بلند پایہ مفسر اور شاعر تھے، احیاء اسلام ان کی زندگی کا اہم مشن تھا، دین اسلام کے احیاء اور سربلندی کے لئے زندگی وقف کر رکھی تھی، بوریا نشین تھے، فقیرانہ زندگی بسر کی اور کبھی کسی کے آگے دامن سوال نہیں پھیلایا۔

اخبارِ ختمِ نبوت

دس افراد پر مشتمل قادیانی گھرانے نے
قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کرلیا

گزشتہ دنوں مرکزی جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی ربوہ میں محلہ دارالنصر کے دس مرد اور عورتوں نے مولانا غلام مصطفیٰ خطیب ربوہ مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ہاتھ پر قادیانیت چھوڑ کر اسلام قبول کرلیا۔ اسلام قبول کرنے والوں نے مسجد میں آکر خطبہ جمعہ کے موقع پر مسلمان ہونے کا بہت بڑے مجمع کے سامنے اعلان کیا کہ ہم مرزا غلام احمد قادیانی کو نہ ظلی' نہ بروزی' نہ تشریعی' نہ غیر تشریعی نبی سمجھتے ہیں' نہ مسیح موعود' نہ مصلح موعود' نہ مہدی موعود' نہ مجدد' نہ امام' نہ خلیفہ اور نہ مسلمان سمجھتے ہیں بلکہ وہ کافر' مرتد' دائرۂ اسلام سے خارج اور جہنمی ہے۔ جو مرزا غلام احمد کو مسلمان سمجھتا ہے وہ بھی کافر ہے۔ اس محفل کو لوگ دور دراز سے دیکھنے آئے اور جامع مسجد میں اتنا مجمع تھا کہ مسجد مسلمانوں سے بھری ہوئی تھی۔ مسلمانوں نے اس خوشی کو دیکھ کر نعرے لگائے اور مسلمان ہونے والوں کو مبارک باد دی اور گلے لگا کر ملے۔ مولانا غلام مصطفیٰ نے باقی قادیانیوں کو بھی اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ یہ بات سن کر پورے ربوہ میں قادیانیوں نے شور شرابا شروع کردیا اور مسلمان ہونے والی کو ہر قسم کا لالچ دیا۔ وہ لالچ میں نہ آئے تو قادیانیوں نے ان کو ڈرانے دھمکانے کا حربہ استعمال کیا لیکن وہ اس بات پر پکے ہیں کہ ہمیں قتل بھی کردیا جائے ہم کسی قیمت پر دوبارہ ان کے کفر اور دجل میں نہیں آئیں گے۔ مسلمان دور دراز سے انہیں مبارک باد دینے آرہے ہیں۔ اس بات کے بعد ربوہ کے قادیانیوں پر عجیب کیفیت طاری ہے۔

ضلع سرگودھا میں ایک قادیانی نے اسلام قبول کرلیا۔ ضلع وہاڑی میں ایک کالج کے نوجوان نے مرزائیت چھوڑ کر اسلام قبول کرلیا۔ ہر دو نومسلموں نے خطیب ربوہ مولانا غلام مصطفیٰ کے ہاتھ پر بیعت کی اسلام قبول کرنے والوں کے نام یہ ہیں۔

۱۔ مصطفیٰ ولد عنایت اللہ دارالنصر شرقی ربوہ۔ ۲۔ اقبال بیگم۔ ۳۔ تنزیلہ۔ ۴۔ شریفاں بی بی زوجہ احمد دین۔ ۵۔ شہناز بیگم زوجہ محمد اشرف۔ ۶۔ شکیل احمد۔ ۷۔ محمد اشرف ولد قدیر احمد۔ ۸۔ وسیم آصف۔ ۹۔ تسلیم آصف۔ ۱۰۔ بلال آصف۔

ان دس افراد نے مرزائیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کیا۔

دو قادیانی نوجوانوں کا قبول اسلام

ربوہ (نمائندہ خصوصی) ۲۰ اگست ۱۹۹۴ء بمطابق ۱۳ ربیع الاول بروز جمعۃ المبارک مرکزی جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی ربوہ میں جمعۃ المبارک کے بہت بڑے اجتماع میں قادیانیت سے تائب ہو کر دو نوجوانوں نے مولانا غلام مصطفیٰ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔ اسلام قبول کرنے والوں کے نام:

۱۔ شاہد احمد بھٹی۔

۲۔ مقرب علی شاہد بھٹی۔

خطبہ جمعہ کے دوران اسٹیج پر آکر مولانا غلام مصطفیٰ کے ساتھ کھڑے ہو کر لاؤڈ اسپیکر پر اعلان کیا کہ ہم مرزا غلام احمد قادیانی کو کافر' مرتد' زندیق اور دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ جو مرزا غلام احمد قادیانی کے کسی دعوے پر ایمان رکھے یا مسلمان سمجھے یا اس کے ماننے والوں کو مسلمان سمجھے وہ کافر و مرتد ہے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم آسمانوں پر زندہ ہیں وہ تشریف لائیں گے اور حضرت امام مہدی کا بھی ظہور ہوگا اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری پیغمبر ہیں' اس موقع پر مسلمان نوجوانوں نے جوش میں آکر نعرے لگائے اور مسلمان ہونے والے نوجوانوں سے ہر قسم کی ہمدردی کا یقین دلایا۔ مولانا غلام مصطفیٰ نے قادیانیوں کو کھلے الفاظ میں کہا کہ آج کے بعد کسی قادیانی نے ان کو تنگ کیا تو اسے خطرناک حالات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ باقی قادیانیوں کو مولانا غلام مصطفیٰ نے دعوت اسلام دی۔ یاد رہے کہ چند دنوں کے اندر اندر کئی قادیانیوں نے قادیانیت چھوڑ کر اسلام قبول کیا جس سے قادیانی بے حد پریشان ہیں۔ اسی طرح کئی قادیانی نوجوان لڑکیوں نے قادیانیت ترک کرکے مسلمان نوجوانوں کے ساتھ شادیاں کرلی ہیں۔ انشاء اللہ وہ دن دور نہیں کہ پوری دنیا پر ختم نبوت کا پرچم بلند ہوگا' قادیانیوں کو پناہ لینے کی جگہ نہیں ملے گی۔

واتہ ضلع مانسہرہ میں قادیانی خاندان کا قبول اسلام

مانسہرہ (ظہور عثمانی) واتہ ضلع مانسہرہ میں ایک قادیانی خاندان جو سات افراد پر مشتمل تھا' اس نے مانسہرہ مرکزی جامع مسجد کے خطیب مولانا مفتی وقار الحق عثمانی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔ وریں اثناء اللہ یار صاحب جس کا پورا خاندان قادیانی تھا گزشتہ دنوں مرزا غلام احمد قادیانی پر لعنت بھیجتے ہوئے نبی کریم ﷺ کے دامن سے وابستہ ہوگیا۔ اسی طرح گزشتہ دنوں ختم نبوت یوتھ فورس مانسہرہ کی محنت سے ایک نوجوان کلیم الدین بھی مسلمان ہوا' یوں واتہ ضلع مانسہرہ میں آٹھ افراد نے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کیا ہے۔ نیز مانسہرہ کے ایک گاؤں کا نوجوان محمد ظفر خان جو کہ آج کل ایبٹ آباد میں مقیم تھا' اس نے بھی مرکزی جامع مسجد میں بعد نماز عصر تقریباً چار سو آدمیوں کے سامنے مفتی وقار الحق عثمانی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور قادیانیت سے تائب ہوا۔ تمام افراد جو قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام میں داخل ہوئے انہوں نے واضح طور پر کہا کہ ہم نبی کریم ﷺ کو آخری نبی مانتے ہیں' آپ ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوگا نہ ظلی طور پر نہ بروزی نہ شرعی نہ غیر شرعی اور قیامت کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آسمانوں سے نازل ہونا ہے۔ یاد رہے کہ واتہ وہ مقام ہے جس کو ربوہ ثانی کہا جاتا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور ختم نبوت یوتھ فورس مانسہرہ کی مسلسل جدوجہد کے بعد کارکنان ختم نبوت نے یہ علاقہ فتح کیا اور قادیانیت کا خوب بائیکاٹ کرایا جو تاحال جاری ہے۔

عالمی مجلس سیال کے زیر اہتمام عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس' اکابر ختم نبوت کی تقریریں

گوجرانوالہ۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیال کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت شیخ الحدیث مولانا محمد فیروز خان نے کی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین مولانا خدا بخش' مولانا فقیر اللہ اختر' حافظ محمد ثاقب' مولانا عبداللطیف مسعود' قاری زین محمد ثاقب' جمعیت علماء اسلام کے ڈپٹی سیکریٹری ڈاکٹر غلام محمد' مولانا گل محمد توحیدی اور ممتاز عالم دین مولانا حافظ بشیر احمد نے خطاب کیا۔ جبکہ محمد حنیف شاہد نے اسٹیج سیکریٹری کے فرائض ادا کئے۔ مقررین نے خطاب کرتے ہوئے اس بات

پر زور دیا کہ مسلمان مرزائیوں کا معاشرتی اور سماجی بائیکاٹ کریں کیونکہ مرزائی مرتد اور کافر ہیں وہ اپنی آمدنی کا اچھا خاصا حصہ مرزائیت کی تبلیغ اشاعت پر صرف کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مرزائیوں نے آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کو جعلی اور شیطانی نبوت کا اقرار کر کے خود کو مسلمانوں سے الگ کرلیا ہے اور اب وہ خود کو مسلمان ظاہر کر کے دنیا کو دھوکہ دینے میں مصروف ہیں اور لوگوں کو اسلام سے گمراہ کرنے میں اپنی تمام توانائیاں صرف کر رہے ہیں۔ کانفرنس میں ڈش انٹینا پر پابندی لگانے اور مرزائیوں کو کلیدی اسامیوں سے الگ کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا' ۷/ستمبر کو لاہور میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوگی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اجلاس میں فیصلہ

لاہور۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی شوریٰ کا اجلاس حضرت مولانا حاجی صغیر احمد کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی مولانا عزیز الرحمن راولپنڈی تھے۔ اجلاس میں مولانا ابن مسعود ہاشمی' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' صاحبزادہ سعید الرحمن احمد' شیخ سعید اقبال شاہی' حاجی طارق سعید خاں' قاری محمد زبیر' مولانا عبید اللہ ارشد' مفتی عطاء اللہ قصور' حاجی اللہ دتہ مجاہد قصور سمیت کئی ایک احباب نے شرکت کی۔ اجلاس میں ناموس رسالت کے مسئلہ میں حکومتی موقف کو ٹھکراتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ گستاخ رسولؐ کی سزا اور طریقہ کار کو برقرار رکھا جائے۔ مرزائی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد کی پاکستان اور آئین پاکستان سے متعلق جارحانہ سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کیا گیا اور اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا اور پوری دنیا میں قادیانیت کا بھرپور تعاقب جاری رہے گا۔ اجلاس میں طے کیا گیا کہ پاکستان قومی اسمبلی کے ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کے عظیم الشان اور تاریخی فیصلہ پر بیس سال مکمل ہونے پر ۷/ستمبر ۱۹۹۴ء کو لاہور میں عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوگی (کانفرنس کے مقام کا اعلان بعد میں کیا جائے گا) کانفرنس کی صدارت قائد تحریک ختم نبوت مولانا خان محمد کندیاں شریف کریں گے جبکہ مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی سینئر نائب صدر مولانا محمد یوسف لدھیانوی ہوں گے۔

کانفرنس سے مولانا محمد اجمل خاں' مولانا فضل الرحمن' مولانا شاہ احمد نورانی' مولانا عبد الستار خاں نیازی' مولانا سمیع الحق' مولانا اعظم طارق' قاضی حسین احمد' پروفیسر ساجد میر' نوابزادہ نصر اللہ خاں' جنرل کے ایم اظہر' راجہ ظفر الحق' ڈاکٹر اسرار احمد سمیت قومی رہنما خطاب کریں گے۔ قومی رہنماؤں سے رابطہ کے لئے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کی سرکردگی میں ایک کمیٹی تشکیل دے دی گئی۔ کانفرنس اتحاد بین المسلمین کے لئے سنگ میل ثابت ہوگی۔ کانفرنس میں ناموس رسالت کے تحفظ ۷/ستمبر کے قومی اسمبلی کے فیصلے (جس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا) کے تقاضے' بین الاقوامی سطح پر متحدہ طور پر قادیانیت کے پرزور تعاقب کے لئے عظیم الشان فیصلوں کا اعلان کیا جائے گا۔ کانفرنس کے انتظامات کے لئے کئی ایک کمیٹیاں تشکیل دی گئیں جو اپنی رپورٹ ۳۱/اگست کے اجلاس میں دیں گی و کر فتوند۔ سینٹر مسلم ٹاؤن، میں ، منعقد ہوگا۔

حضرت مولانا عبد الحیٔ صاحب آف مانسہرہ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ کا امیر چن لیا گیا

مانسہرہ (عبد الرؤف روفی) گزشتہ دنوں مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا محمد عبد اللہ خالدؒ کی وفات حسرت آیات سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ کی امارت کا عہدہ خالی ہو گیا تھا۔ ضلع مانسہرہ کے تمام علماء کرام نے حضرت مولانا عبد الحیٔ صاحب خطیب جامع مسجد ہزاری مانسہرہ کو ضلع مانسہرہ کا امیر منتخب کرلیا اور اتفاق رائے کے ساتھ حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے داماد مولانا حکیم محمد نذیر احمد' نائب امیر ضلع مانسہرہ مولانا قاری فضل ربی' ناظم اعلیٰ اور نائب ناظم اعلیٰ مولانا مفتی وقار الحق عثمانی بن مولانا محمد عبد اللہ خالدؒ کا چناؤ عمل میں لایا گیا۔ اس موقع پر ضلع مانسہرہ کے جید علماء کرام بھی موقع پر موجود تھے۔

جناب ظہور احمد عثمانی صاحب دفتر ختم نبوت کراچی میں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ کے سرگرم اور فعال راہنما جناب ظہور احمد عثمانی صاحب گزشتہ دنوں اپنے نجی دورے پر کراچی تشریف لائے۔ جہاں وہ دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آئے اور مولانا محمد علی صدیقی' رانا محمد انور' قاری قیصر عبد اللہ عثمانی اور شبان ختم نبوت کے سیکریٹری جناب محمد طارق صدیقی سے ملاقات کی اور مختلف امور پر بات چیت ہوئی۔

تمام قادیانیوں کی شہریت منسوخ کر کے ملک بدر کیا جائے' مولانا فقیر محمد کا مطالبہ

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے صدر پاکستان اور وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان دشمن اور اکھنڈ بھارت کی قائل قادیانی جماعت انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو خلاف قانون قرار دے کر اس کے تمام اثاثے اور فنڈز ضبط کرلئے جائیں اور مرزا طاہر احمد سمیت تمام قادیانیوں کی پاکستانی شہریت منسوخ کر کے ان کو ملک بدر کردیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی غیر مسلموں کی درخواست پر ۱۹۴۷ء میں ضلع گورداسپور قادیان دوبارہ بھارت میں شامل کردیا گیا تھا جس کی وجہ سے بھارت نے کشمیر پر قبضہ کرلیا۔ انہوں نے کہا کہ رائل فیملی کے ربوہ میں نام نہاد بہشتی مقبرہ میں ۳۲ قبروں پر "امانتاً" دفن کے کتبے نصب ہیں اور مرزا بشیر الدین محمود قادیانی غیر مسلم کی قبر پر نصب کتبہ ۱۹۸۷ء میں ہٹا دیا گیا تھا جس پر یہ عبارت درج تھی کہ میری لاش بطور امانت دفن ہے۔ جب حالات سازگار ہوں تو مجھے قادیان بھارت میں دفن کیا جائے۔ مقام افسوس ہے کہ حکومت قادیانیوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر رہی ہے اور ہر سال ۳۱۳ قادیانی قادیان سے گوریلا تربیت حاصل کر کے ربوہ آتے ہیں اور جرمنی کینیڈا وغیرہ سے بھی خدام الاحمدیہ کے کمانڈو تخریب کاری اور دہشت گردی کی تربیت لے کر پاکستان میں وارداتیں کرتے ہیں۔ قادیانی جماعت کی پاکستان دشمنی کا ایک اور ثبوت یہ ہے کہ ۲۹/جولائی کو لندن میں قادیانی جلسہ میں پاکستانی پرچم نہیں لہرایا گیا بلکہ قادیانی جماعت اور برطانیہ کے جھنڈے لگائے گئے۔

منڈی احمد آباد کے علماء کا احتجاج

منڈی احمد آباد' تحصیل دیپالپور کا ایک تاریخی مشہور شہر ہے جس میں چند قادیانی بھی رہتے ہیں۔ اس سے پہلے وہ بڑے آرام سے رہ رہے تھے۔ چند دن ہوئے ہیں کہ ان کے تین مربی اور ایک نصیر احمد گجر جو کہ منڈی احمد آباد کا رہنے والا ہے' تینوں مربیوں کو لے کر یہاں نزدیکی گاؤں نبی جوگی گیا۔ وہاں پر ان کے مربیوں کے روبرو تمام گاؤں والوں کو اکٹھا کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ بنی اسرائیل کے ۷۲ فرقے تھے' امت محمدیؐ کے ۷۳ فرقے ہوں گے جس سے ایک سچا ہے باقی سب جھوٹے ہیں۔ صرف ہم قادیانی سچے ہیں۔ امام مہدی بھی تشریف لا چکے ہیں آؤ ہمارے ہاتھ بیعت کرلو۔ اس کے بعد یہ لوگ واپس آئے تو ایک غیرت مند مسلمان نے آکر اطلاع دی۔ جس پر سارے شہر میں پریشانی کا سماں پیدا ہو گیا۔ مقامی علماء کرام نے سختی سے نوٹس لیا اور ایک بہت بڑے اجتماع کے ساتھ اس کے خلاف آواز اٹھائی۔ جس کی وجہ سے وہ بوکھلا گیا اور معافی مانگی اور مسلمان ہونے کا وعدہ کیا۔ مقامی علماء کرام نے اسے اسلام کی دعوت دی' اور کتابیں دیں اب وہ گھر میں مطالعہ کر رہا ہے۔

مقامی علماء کرام میں تمام مسلک سے تعلق رکھنے والے

علماء اکٹھے تھے۔

۱۔ حضرت مولانا حاجی جمیل احمد قادری صاحب۔
۲۔ حضرت مولانا قاری عبدالستار صاحب۔
۳۔ قاری ارشاد الرحمٰن صاحب۔
۴۔ قاری غلام طیب صاحب۔
۵۔ قاری عبدالرشید صاحب۔
۶۔ قاری غلام مرتضیٰ خادم صاحب۔

محمدی مسجد کوئٹہ میں جلسہ 'مولانا نذیر احمد تونسوی 'مولانا محمد انور مندوخیل 'مولانا رحمت اللہ اور ماسٹر گل رحمٰن کا خطاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام محمدی مسجد کلی مبارک میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مبلغ ختم نبوت مولانا نذیر احمد تونسوی 'حافظ محمد انور مندوخیل 'مولانا رحمت اللہ اور ماسٹر گل رحمٰن توحیدی نے کہا کہ اسلام میں جہاد کے عقیدہ کو ایک بنیادی حیثیت حاصل ہے اور قرآن و حدیث کی روشنی میں مجاہدین کے بے شمار فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ رحمت دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جہاد سب سے بہتر عمل ہے۔ ایک حدیث میں فرمایا کہ سب سے بہترین مومن وہ ہے جو اپنی جان و مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ جنت کے سو درجے ہیں جن سب کو اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے لئے تیار کیا ہے۔ اللہ کی راہ میں صبح و شام جہاد کے لئے نکلنا دنیا کی تمام نعمتوں سے بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوتے ہیں اس پر جہنم کی آگ حرام ہو جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسی جذبہ جہاد سے سرشار ہو کر ایک مسلمان حق و باطل کے معرکہ میں زندگی سے زیادہ موت سے پیار کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سات سمندر پار سے آنے والے فرنگی نے ہندوستان پر قابض ہو کر اپنے خود ساختہ انگریزی نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے ذریعے سے حرمت جہاد اور اس کے منسوخ ہونے کا اعلان کرایا کہ اب دین کی حفاظت کے لئے جہاد حرام ہے اور انگریزی نبی مرزا غلام احمد قادیانی نے اس خدمت کی بجا آوری کے لئے کبھی مہدی اور کبھی مسیح موعود کا دعویٰ کیا۔ انگریز نے اسے اپنا زر خرید غلام بنا کر اپنی سیاسی وفاداری کے لئے اسے خوب استعمال کیا۔ انہوں نے کہا کہ انگریز سامراج مسلمانوں کے جذبہ جہاد سے بہت زیادہ خوفزدہ تھا اور اسے بخوبی معلوم تھا کہ جب تک مسلمانوں کے دل میں جذبہ جہاد اور شوق شہادت موجزن ہے اس وقت تک اس پر تسلط حاصل کرنا ناممکن ہے اور پھر یورپ اور مشرق وسطیٰ کی صلیبی جنگوں کے زخم ابھی تک اس کی راتوں کی نیند حرام کئے ہوئے تھے۔ اس لئے انگریز نے مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد مٹانے کی خاطر مرزا قادیانی سے نبوت کا دعویٰ کرایا اور انگریزی نبی پر نازل ہونے والی پہلی نام نہاد وحی بھی [illegible]

جب ہندوستان کے غیور مسلمانوں نے انگریز کی تمام چالوں کو ناکام بناتے ہوئے اس کی غلامی کا طوق پہننے سے انکار کر دیا اور فرنگی کے خلاف جب بھی کوئی مرد قلندر نعرۂ جہاد بلند کرتا تو کفن بدوش مجاہدین میدان کارزار میں کود پڑتے اور اپنے خون سے جرات و شجاعت کی ایک رخشندہ تاریخ رقم کر جاتے۔ انہوں نے کہا کہ سفید چمڑی اور کالے دل والے انگریز نے مسند رسول مقبول پر بیٹھنے والے علماء کرام کو درختوں سے لٹکا کر پھانسیاں دیں۔ برف کے بلاکوں پر باندھ کر ان کی موت کا رقص دیکھا۔ دہکتے انگاروں پر لٹا کر ان کی چربی پگھلنے کا ہولناک منظر قہقہے لگا کر ملاحظہ کیا اور ان کی لاش کو سور کی کھال میں سی کر نمائش کی لیکن ان سب مظالم کے باوجود شہیدان اسلام کے جسم کے ریشے ریشے اور خون کے قطرے قطرے سے الجہاد الجہاد کی صدائیں بلند ہوتی تھیں جبکہ دوسری طرف مرزا قادیانی انگریز کی دہلیز پر بیٹھا ہوا اپنے پھٹے ہوئے منہ اور ارتدادی زبان سے تنسیخ جہاد اور انگریز گورنمنٹ کی اطاعت کے فتویٰ صادر کر کے ملت اسلامیہ سے غداری کے ثبوت پیش کر رہا تھا اور انگریزی اقتدار کے استحکام کے لئے دعائیں کر رہا تھا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کا الہامی اور بنیادی عقیدہ ہے کہ اب جہاد حرام ہے۔ حرمت جہاد کا عقیدہ رکھنے کے باوجود قادیانیوں کو افواج پاکستان سے نہ نکالنا قادیانیت نوازی کی بدترین مثال اور ملک و ملت سے غداری کے مترادف ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ افواج پاکستان سمیت تمام کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو فوراً برطرف کیا جائے۔

ملک میں توہین رسالت کیسوں کے فیصلے جلد سنائے جائیں

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے صدر پاکستان' وزیر اعظم اور وفاقی وزیر داخلہ سے مطالبہ کیا ہے کہ ملک بھر میں توہین رسالت کے زیر سماعت مقدمات کے جلد فیصلے سنائے جائیں اور توہین رسالت کے قانون میں زیر زبر کی بھی تبدیلی نہ کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام اور ملک دشمن قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد غیر مسلم مرتد نے لندن میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس وقت ۱۲۳ قادیانی غیر مسلموں کے خلاف پاکستان میں توہین رسالت کے مقدمات چل رہے ہیں' جس سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ قادیانی جان بوجھ کر توہین رسالت کے مرتکب ہو رہے ہیں اور ان کی شہہ پر عیسائی بھی اس جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں' جس کے لئے ضروری ہے کہ ان بدبخت غیر مسلم مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے زیر سماعت تمام مقدمات کے جلد فیصلے کئے جائیں اور توہین رسالت کے بارے میں تمام قادیانی لٹریچر ضبط کر لیا جائے اور قادیانیوں کے توہین رسالت کے مقدمات کے خلاف زبان درازی کرنے پر مرزا طاہر کو انٹرپول کے ذریعے گرفتار کرا کے پاکستان لایا جائے اور اس کو

اللہ بندوں سے محبت کرتا ہے

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہؓ کے ساتھ بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا۔ اس کے پاس ایک چادر تھی۔ جس میں ایک پرندہ اور اس کے بچے لپٹے ہوئے تھے۔ اس نے آکر عرض کیا۔

"یارسول اللہ ﷺ! ایک جھاڑی میں مجھے یہ بچے نظر آئے تو میں نے ان کو اٹھا لیا اور اس چادر میں لپیٹ لیا۔ ان بچوں کی ماں نے جب یہ دیکھا تو وہ میرے سر پر منڈلانے لگی۔ میں نے ذرا سی چادر کھولی تو وہ فوراً بچوں پر گر پڑی۔"

حضور ﷺ نے فرمایا۔

"کیا اپنے بچوں کے ساتھ ماں کی اس محبت کو دیکھ کر تمہیں حیرت نہیں ہوئی۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ جو محبت اس ماں کو اپنے بچوں کے ساتھ ہے۔ اس سے کہیں زیادہ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کے ساتھ ہے۔" (سحر انصاری 'کراچی)

رسول اللہ ﷺ کی چیزوں کے نام

○... جھنڈے کا نام "عقاب۔"
○۔ ایک تلوار کا نام "مخذوم" اور دوسری کا نام "ذوالفقار۔"
○۔ نیزے کا نام "مثوی۔"
○... خنجر کا نام "عنزہ۔"
○۔ کمان کا نام "کالتوم۔"
○۔ ترکش کا نام "کافور۔"
○... برچھے کا نام "مسیلہ۔"
○... ڈھال کا نام "زلوق۔"
○... خود کا نام "سبوغ۔"
○... زرہ کا نام "القول۔"
○۔ ایک گھوڑے کا نام "سکب" اور دوسرے کا نام "بحر۔"
○۔ اونٹنی کا نام "قصویٰ" دوسری کا "عضباء" اور تیسری کا نام "جدعاء۔"
○۔ خچر کا نام "دلدل" اور یہ سفید رنگ کا تھا۔
○۔ گدھے کا نام "یعفور۔"
○۔ بکری کا نام "میشہ" یا "غابا" "غبشہ۔"
○ پیالے کا نام "ایان" اور دوسرے کا نام "غیرہ۔"
○۔ چھڑی کا نام "سوق۔"
○... بچھے کا نام "کن۔"
○۔ عمامے کا نام "سحاب۔"
○۔ کمربند کا نام "بجکوس۔"

اور اس کے علاوہ دو تین جلتے بھی تھے۔

آخری قسط

از۔ محمد طاہر رزاق لاہور

قادیانی قاعدہ

صدائے بخاری

فرمایا امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے!

انتخاب کے کچھ دنوں پہلے حضرت شاہ صاحب سماجی برائیوں کی قباحتوں اور ان کے اسباب اور سدباب پر تقریر کرتے ہوئے فرمانے لگے' ایسے آدمیوں کو اپنا نمائندہ نہ بناؤ جو سینما کے برے نتائج سے' چور بازاری کی لعنت سے' رشوت کی برائیوں سے' کنبہ پروری کی جہالت سے' ماڈرن ثقافت کی بے حیائی سے' جاہلانہ رسوم و بدعات سے' جعلسازیوں اور عیاریوں سے ملوث ہوں اور تمہارے لینے کے دینے پڑجائیں۔ ایک ذیلدار امیدوار جو ان خامیوں کا حامل تھا ایک دم اٹھا اور کہنے لگا' شاہ جی! آپ ووٹ لینے کے لئے کیا شو (تماشہ) دکھا رہے ہیں۔ آپ نے فوراً" ہی جواب ارشاد فرمایا ہم نہیں دکھا رہے ہیں بلکہ شو (جوتا) دکھا رہے ہیں۔ اس پر وہ شخص اپنا سامنہ لے کر رہ گیا۔

ایک موقعہ پر ماکان محمدابااحدمن رجالکم ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبین وکان اللّٰہ بکل شی علیما○ کے سلسلے میں تقریر فرماتے ہوئے خاتم النبین کی توضیح و تشریح یوں فرمائی کہ خاتم النبین ﷺ کے معنی قادیانی حضرات کے کہنے پر اگر نبوت کی انگوٹھی یعنی مہر کے لئے جائیں' تو بھی "ختم نبوت" پر کوئی حرف نہیں آتا۔ گورنمنٹ کے مقرر کردہ محکمہ کی طرف سے جس مکان کے دروازہ پر سیل یعنی مہر لگ جائے تو عوام کا کوئی شخص اسے نہیں توڑ سکتا' اسی طرح محکمہ ڈاک کے جس تھیلے پر مہر لگادی جاتی ہے اسے راستہ میں کوئی کھول نہیں سکتا' تو تھیلہ منزل مقصود پر افسر مجاز تک نہ پہنچے۔ مگر یہ سب کچھ دنیا کے نظام ہیں۔ خدائی نظام کے تحت نبوت کے جس تھیلے پر خاتمے کی مہر ثبت ہوچکی ہے اسے کھولنے کی تاقیامت کسی بشر کو اختیار اور طاقت نہیں ہے۔

ایک موقع پر حضرت امیر شریعت رحمتہ اللہ علیہ سے کسی نے سوال کیا کہ شاہ جی مردے سنتے ہیں یا نہیں؟ آپ نے برجستہ جواب دیا۔

سنتے ہوں گے جن کی سنتے ہوں گے' ہماری تو زندہ بھی نہیں سنتے۔

ایک مرتبہ اسلامی کالج کے طلباء شاہ جی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔

شاہ جی کالج میں داڑھی رکھ کر جانا مشکل ہے۔

ہاں بھائی! اسلامیہ کالج میں مشکل ہے اور خالصہ (سکھ) کالج میں (داڑھی رکھ کر جانا) آسان ہے۔

ایک مرتبہ ایک وکیل صاحب نے رمضان کے دنوں میں حضرت شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے مذاق کرتے ہوئے کہا۔ حضرات علمائے تعبیر و تاویل میں ید طولیٰ رکھتے ہیں' کوئی ایسا نسخہ تجویز فرمایئے کہ آدمی کھاتا پیتا رہے اور روزہ بھی نہ ٹوٹے۔ شاہ جی نے فرمایا' سہل ہے کاغذ قلم لے کر لکھئے۔

ایسا مرد چاہئے جو ان وکیل صاحب کو صبح صادق سے مغرب تک جوتے مارتا جائے۔ یہ جوتے کھائیں جائیں اور غصے کو پیتے جائیں اسی طرح کھاتے پیتے جائیں' روزہ بھی نہیں ٹوٹے گا۔

۱۹۱۹ء میں کسی تقریر کی بناء پر حضرت شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو گرفتار کرکے جیل میں قید کردیا گیا۔ مجسٹریٹ نے امیر شریعت کو تین سال قید سخت کی سزا کا حکم سنایا۔ آپ نے اسی وقت فقرہ چست کرتے ہوئے فرمایا۔

واہ بھی واہ! تین خداؤں کو ماننے والی (انگریز) حکومت نے سزا بھی تین ہی سال کی دی ہے۔

شاہ جی ختم نبوت تحریک کے دنوں میں سندھ کی کسی جیل میں محبوس تھے۔ ایک بہت بڑا سرکاری افسر ملنے کے لئے گیا تو باتوں باتوں میں اس نے کہا' شاہ جی اب اسلامی حکومت ہے پہلے جیل جاتے تھے تو لوگ قدر کرتے تھے اب تو وہ دن نہیں رہے لوگ بھول جائیں گے۔ چھوڑیئے اس قضیے کو باہر آکر کوئی اور کام کیجئے۔ حضرت شاہ صاحب نے فرمایا۔

ٹھیک ہے بھائی لیکن میں کبھی لوگوں کے لئے جیل نہیں گیا میں تو اسلام اور آزادی کے لئے جیل جاتا رہا ہوں۔ رہا اسلامی حکومت کا سوال تو مجھے تم سے اتفاق ہے مگر یہ نہ بھولو کہ اسلامی حکومتوں میں کچھ لوگ جیل میں رہا کرتے ہیں اور کچھ تخت پر' کچھ گوالیار کے قلعہ میں اور کچھ دہلی کے قلعہ میں۔

شاہ جی نے ایک مرتبہ ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا۔

جو لوگ روٹی کے لئے جدوجہد کرتے اور اسی کے لئے جیتے ہیں' ان میں اور کتے میں کوئی فرق نہیں۔ وہ بھی روٹی کے لئے بھونکتا اور دم ہلا کر مالک کے پیچھے پیچھے چلتا ہے۔ روٹی کوئی چیز نہیں' اصل چیز عقیدہ اور اس کے مطابق زندگی بسر کرنے کی دھن ہے۔

حضرت شاہ صاحب نے ایک موقعہ پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا۔

دنیا میں چار چیزیں محبت کے قابل ہیں۔ مال' جان' آبرو اور ایمان لیکن جب جان پر کوئی مصیبت آئے تو مال قربان کرنا چاہئے اور آبرو پر کوئی آفت آئے تو مال اور جان دونوں کو اور اگر ایمان پر کوئی ابتلا آئے تو مال' جان' آبرو سب کو قربان کرنا چاہئے اگر ان سب کے قربان کرنے سے ایمان محفوظ رہتا ہے تو یہ سودا سستا ہے۔

حضرت شاہ صاحب نے ایک مرتبہ عصمت انبیاء کے موضوع پر بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

جس طرح ایک شفیق باپ چلتے پھرتے وقت اپنے بچے کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑے رہتا ہے کہ کچھ راستہ نہ بھول جائے یا کہیں اس کا پاؤں نہ پھسل جائے' ٹھیک اسی طرح قدرت انبیاء کا ہاتھ تھامے رہتی ہے اور ان کی حرکات و سکنات پر اس کی کڑی نظر رہتی ہے۔ ذرا کہیں مقام لغزش آیا تو فوراً تنبیہہ فرمادی۔

ایک دفعہ مہا سبھائی لیڈر ڈاکٹر مونجے نے بمبئی میں تقریر کرتے ہوئے کہا "نکال دو ان ملیشوں (مسلمانوں) کو ہندوستان سے)"

حضرت امیر شریعت نے لکھنؤ میں اس کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

ہندوستان کی تاریخ اٹھا کر دیکھ لو۔ آپ بھی ہماری طرح اس ملک میں نووارد ہیں یہ اور بات ہے کہ آپ اس ملک میں پہلے آکر آباد ہوگئے اور ہم بعد میں آئے۔ اگر نکالنا ہی تو پھر اسی ترتیب سے نکلو جس ترتیب سے آئے ہو۔ پہلے تم نکلو بعد میں ہم رخت سفر باندھیں گے۔ ہنس کر فرمایا۔

جب لالہ جی بوریا بستر باندھ کر ساحل سمندر پر پہنچ جائیں گے' تو انہیں دیں گے سمندر میں دھکا اور خود واپس لوٹ آئیں گے۔

ایک موقعہ پر ماسٹر تارا سنگھ نے مسلمانوں کو خون کی ندیاں بہانے کی دھمکیاں دی تھیں تو شاہ جی نے للکار کر فرمایا۔

"ماسٹر جی! ہوش کے ناخن لو کیا کہتے ہو! جس قوم کے فرزند خون کے قلزم میں تیرتے رہیں ہیں تم انہیں اپنی ننھی منی ندیوں سے ڈراتے ہو"

شاہ جی نے ضعیفی کے عالم میں اتمام حجت کی خاطر قادیانیوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

"اے قادیانیو! اگر نیا نبی مانے بغیر تمہارا گزارہ نہیں ہوسکتا' اگر اس کے بغیر جی ہی نہیں سکتے تو ہمارے قائد اعظم کو ہی نبی مان لو۔ ارے مرد تو تھا جس بات پر ڈٹا کوہ کی طرح اڑ گیا۔ ہندوؤں کے بادل اٹھے' انگریزوں کی گھٹا چھائی' خون کی برکھا ہوئی' لاشوں کا سیلاب آیا مگر کوئی چیز قائد اعظم کے عزم کو نہ ہلا سکی۔ اس نے تاریخ کے اوراق کو پلٹ کر رکھ دیا تم اسی کے قدموں میں تمام عمر گزار دی۔ انگریز کی نوکری نہیں کی' حکومت سے خطاب نہیں لیا' انگریز سے کوئی تمنا وابستہ

باقی ص ۲۶ پر

طب و صحت

ادرک

از۔ حکیم محمد کامران، کراچی

ادرک عام طور پر روزانہ گھروں میں استعمال ہونے کی وجہ سے مشہور ہے' جسے تر و تازہ حالت میں ادرک اور خشک حالت میں سونٹھ کہا جاتا ہے۔ گھریلو طور پر سالن مزیدار کرنے کے لئے اور بادی و ثقیل غذاؤں کی مضرت کو دور کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ اطباء کرام اس کو زنجبیل کے نام سے بھی پکارتے ہیں۔ ہزاروں سال سے چین' ہندوستان اور یونان کے اطباء بطور دوا استعمال کراتے آرہے ہیں۔

مزاج :- گرم و خشک۔ ادرک غذا کو ہضم کرتی ہے۔ ریاح کو خارج کرتی ہے۔ کمزور معدے والے مریضوں کو اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ بادی بلغم کو چھانٹتی ہے۔ بادی اشیاء مثلاً گوبھی' ماش کی دال وغیرہ میں شامل کرنے سے ان کا بادی پن رفع ہوجاتا ہے اور ذائقہ بھی دوچند ہوجاتا ہے۔

ادرک ذہن و حافظہ کو قوت دیتا ہے۔ جن گھروں میں ادرک زیادہ استعمال ہوتا ہے مشاہدہ میں آیا ہے کہ وہ چالاک اور تیز ہوتے ہیں۔ ادرک مندرجہ ذیل امراض میں بھی مفید ہے۔

۱۔ بحتہ الصوت (آواز کا بیٹھ جانا) :- اگر سردی کی وجہ سے آواز بیٹھ جائے تو ادرک نمک لگا کر کھانے سے کھل جاتی ہے۔ اگر اس نسخہ سے فائدہ نہ ہو تو ادرک تازہ ساڑھے دس ماشہ پرانا گڑ سترہ ماشہ یا سترہ گرام ملا کر چند روز تک نہار منہ کھائیں۔

۲۔ چھپاکی (پتی) :- بھاؤ پرکاش میں لکھا ہے کہ آب ادرک میں پرانا گڑ ملا کر پینے سے چھپاکی اور بدہضمی دور ہوجاتی ہے۔

۳۔ درد گوش (کان کا درد) :- ادرک کے رس کو نیم گرم کرکے کان میں ٹپکانے سے کان کا درد دور ہوجاتا ہے۔

۴۔ دمہ (سانس میں تنگی) :- ادرک کے رس میں شہد ملا کر چاٹنے سے بلغمی کھانسی' زکام اور دمہ کے لئے مفید ہے۔

۵۔ دانتوں کا درد :- ادرک کے ٹکڑے کو نمک میں لپیٹ کر دانت میں دبانے سے سردی کی وجہ سے ہونے والے دانتوں کے درد میں افاقہ ہوجاتا ہے۔

۶۔ درد چشم :- ادرک کے رس کی دو تین بوندیں آنکھ میں ٹپکانے سے آنکھ کا درد رفع ہوتا ہے۔

۷۔ بخار سے ہونے والی بے ہوشی :- ادرک کے رس کو سنگھانے سے بخار سے ہونے والی بے ہوشی رفع ہوتی ہے۔

۸۔ رعاف (نکسیر) :- آب ادرک میں گیرو کے سفوف کو ملا کر نسوار لینے سے نکسیر بند ہوجاتی ہے۔

۹۔ ضعف باہ :- ادرک کا مربہ دماغ اور پٹھوں کو طاقت پہنچا کر باہ میں قوت کو بڑھاتا ہے۔

۱۰۔ ضعف ہضم' کھانسی' زکام :- ان امراض میں بھی ادرک کے رس میں شہد ملا کر چاٹنا مفید ہے۔

۱۱۔ قبض :- ادرک کو چھیل کر ٹکڑے کرکے نمک لگا کر کھانے سے اچھی طرح بھوک لگے گی قبض جاتی رہے گی اور ریاح نکل جائے گی۔

۱۲۔ وجع المفاصل (جوڑوں کا درد) :- ادرک تازہ کا پانی ۲ سیر۔ روغن کنجد (تلوں کا تیل) ایک پاؤ۔ ان کو ملا کر یہاں تک جوش دیں کہ پانی جل جائے اور تیل رہ جائے۔ ٹھنڈا کرکے بوتل میں بھر کر رکھ لیں۔ اس کی مالش ریاحی دردوں' جوڑوں کی سختی و درد میں نافع ہے۔

۱۳۔ یرقان :- علامہ نجم الغنی رامپوری لکھتے ہیں کہ ادرک تر چھلا اور گڑ اکٹھا کرکے دینے سے یرقان کو فائدہ ہوتا ہے۔

ادرک کے مندرجہ ذیل مرکبات گھر پر تیار کریں اور بوقت ضرورت کام میں لائیں۔

لعوق ادرک

ترکیب تیاری :- آب ادرک ایک پاؤ کھانڈ تین پاؤ دونوں کو ملا کر آگ پر پکائیں جب گاڑھا ہوجائے تو ٹھنڈا کرکے محفوظ کرلیں۔

لعوق سونٹھ

ترکیب تیاری :- سونٹھ خشک پانچ تولہ شہد ایک پاؤ میں ملا کر محفوظ کرلیں۔

فوائد :- جب گلے میں خراش ہو اور بار بار کھانسی اٹھتی ہو تو تھوڑا تھوڑا چاٹیں جس سے منہ میں سوزش پیدا ہوکر تھوک زیادہ پیدا ہوگا اور حلق کی خراش کم ہوجائے گی اور کھانسی کا بار بار آنا بند ہوجائے گا۔

نعت شریف

آقا حصار شب میں پریشان ہے بہت
تنہا ہجوم یاس میں انسان ہے بہت
آقائے دوجہاں کے کرم کا نہ پوچھئے
اک بے نوائے شہر پہ احسان ہے بہت
سرشاری ولائے نبیؐ ہمرکاب ہے
کیف و سرور و لطف میں وجدان ہے بہت
اتنا کرو کہ دل تلاوت قرآن کیا کرے
دیدار مصطفیٰؐ کا تو ارمان ہے بہت
ہم سب اسیر اپنے مفادات کے ہوئے
اخلاص و اتحاد کا فقدان ہے بہت
کہتا ہے ہر خطا مری بخشش کا ہے سبب
یہ آپؐ کا ریاض بھی نادان ہے بہت

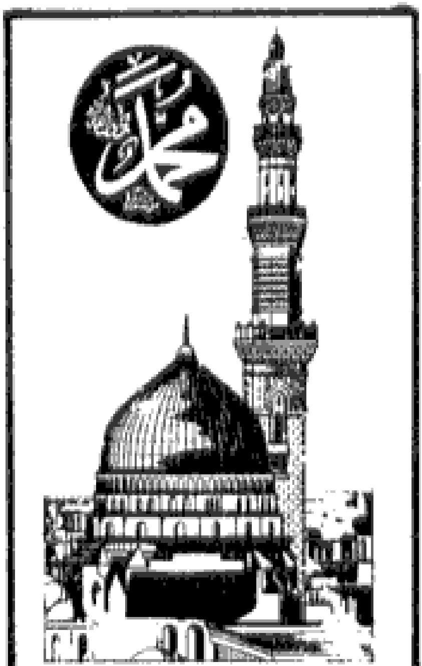

اقوال زریں

- لوگو! تم کہیں بھی ہو موت تمہیں آکر رہے گی اگرچہ مضبوط قلعوں میں کیوں نہ ہو۔ (فرمان خداوندی)
- جو شخص بڑوں کی تعظیم اور چھوٹوں پر شفقت نہ کرے وہ میری امت میں سے نہیں۔ (ارشاد نبوی)
- زبان کو شکوہ سے روک' خوشی کی زندگی عطا ہوگی۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ)
- عمل اس کے بزرگ بنو علم حاصل کرو۔ (حضرت عمر فاروقؓ)
- تلوار کا زخم جسم پر ہوتا ہے اور بری گفتار کا روح پر۔ (حضرت عثمان غنیؓ)
- خندہ روئی سے پیش آنا سب سے پہلی نیکی ہے۔ (حضرت علیؓ)

انمول تحفہ

پر خلوص دعائیں کبھی رائیگاں نہیں جاتیں' یہ بہاروں کی رت میں خوشبو بن کر موسم باراں میں بوندوں کی صورت وقت کے ساغر میں سیپ کے اندر موتیوں کی طرح بالآخر ان تک جا پہنچتی ہیں جن کے لئے ہمارے دل میں جنم لیتی ہیں یہ دعاؤں کا تحفہ سب سے پیارا اور انمول ہوتا ہے۔

(شاہد انصاری' کراچی)

بقیہ۔ قادیانی قاعدہ

نہیں کی اور ایک تمہارا نبی ہے کہ جس نے حضور ﷺ کو رنمنٹ کے آگے عاجزانہ درخواستیں کرتے کرتے پچاس الماریاں سیاہ کر ڈالیں"۔

بقیہ۔ آزاد کشمیر کی ڈائری

کہ عالمی مجلس کا ہم ہر طرح ساتھ دیں گے لیکن رابطے کے لئے عالمی مجلس کا ایک مبلغ اور مستقل دفتر یہاں قائم کیا جاوے کیونکہ یہاں کے حالات پاکستان سے مختلف ہیں۔ کام کی اشد ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ یہاں لٹریچر کی شدید ضرورت ہے۔ ایک دو کارٹن تو جماعتی لٹریچر کو ہم اسلام آباد دفتر ختم نبوت سے لے گئے تھے' وہ ہم نے مختلف احباب میں تقسیم کیا۔ چنانچہ مقامی علماء' وکلاء اور دوسرے حضرات نے تجویزیں پیش کیں ان کے بعد راقم الحروف منظور احمد شاہ آسی نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اندرون ملک اور بیرون ملک کارکردگی پیش کی حاضرین کو یقین دلایا کہ عالمی مجلس آپ کا بھرپور ساتھ دے گی اور آپ کی تجاویز کی روشنی میں ہم آئندہ کے لئے کام کا تعین کریں گے۔ اس طرح تمام حالات کا تجزیہ راقم اثیم نے تفصیل کے ساتھ پیش کیا اور آئندہ کے لئے یہاں جماعت کا طریقہ کار کیا ہوگا۔ اس کی تفصیل بھی بتائی۔ راقم کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا اورنگ زیب صاحب نے مرزائی خباثتوں کی تفصیل بتائی اور جماعت کے کام کی تفصیل اور سرگرمیاں پیش کیں اور کام کا طریقہ کار طے کیا گیا۔ اس وقت کوٹلی آزاد کشمیر کے حالات کے پیش نظر عالمی مجلس کو اپنی تبلیغی سرگرمیوں کا بیشتر حصہ میرپور آزاد کشمیر اور کوٹلی آزاد کشمیر میں صرف کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ وہاں کے حالات انتہائی مخدوش ہیں' یوں محسوس ہوتا ہے جیسے یہاں یاغستان ہے اور کہیں بھی امتناع قادیانیت آرڈیننس کا نہ ہی قادیانیوں کو کوئی فکر یا ڈر ہے۔ ہمارے مسلمانوں میں جذبہ موجود ہے لیکن ایسی قیادت وہاں نہیں جو انہیں یکجا کر سکے اب کچھ امید پیدا ہوگی اور دو چار دن میں بڑا کام ہوا ہے لیکن وہاں مستقل کام کی ضرورت ہے۔ ایک لحاظ سے یہ انتہائی حساس علاقہ ہے ایک تو آج کل کشمیری مجاہدین کی کارروائیوں کی وجہ سے دوسرا رندھیری اور جسرناڑی جو بارڈر پر ہے وہ قادیانیوں کے قصبے ہیں۔ قادیانی ویسے بھی ملک و ملت کے غدار ہیں ایک بات میری سمجھ سے بالاتر ہے۔ جب قادیانی جہاد کے منکر ہیں تو فوج میں کیوں شامل ہیں چونکہ ہماری فوج کا ماٹو یا نعرہ ہی جہاد فی سبیل اللہ ہے جو کذاب قادیان بڑے طمطراق سے اعلان کرتا ہے۔

اب چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور جدال

بارڈر پر رہنے والے قادیانی بھی فوج میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں مثلاً ایک کرنل شفیع ہے' ایک کیپٹن ہے۔ جب ہمارا اجلاس نیو کشمیر ویلی ہوٹل میں ہو رہا تھا تو وہاں ایک نو مسلم نے بھی تقریر کی جس کا نام سردار رحمت اللہ ہے۔ پہلے قادیانی تھے اور انہوں نے مرزائیوں کی سرگرمیوں کا تجزیہ پیش کیا۔

کوٹلی کے علاقہ جو بارڈر کے قریب ہے وہاں درلیاں جٹاں نامی ایک قصبہ ہے وہاں یہ بھی ایک عجیب واقعہ ہمارے جانے سے چند ہفتے پہلے ہوا کہ ایک اہلحدیث عالم قاری عبداللہ صاحب کی ہمشیرہ کو مرزائیوں نے شدید مارا پیٹا جب وہ اس کو اسپتال لے گئے تو قادیانی ڈاکٹر نے ساری حقیقت سن کر بھی اور سارا ماجرا دیکھ کر کہ وہ مسلمان عورت شدید زخمی ہے خون میں لت پت ہے اور اپنے پاؤں پر کھڑی نہیں ہو سکتی۔ صرف اس کی مرہم پٹی کی۔ لوگوں کے کہنے کے باوجود نہ تو اسپتال میں داخل کیا جبکہ وہ سرکاری اسپتال تھا اور نہ ہی ڈاکٹری رپورٹ دی بلکہ اس کے ورثاء کو دھکے دے کر وہاں سے نکال دیا اور انہوں نے آخر پرائیویٹ ڈاکٹر سے علاج کرایا۔

چونکہ اس سے قبل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نوٹس میں قادیانی سرگرمی کوٹلی کی نہ تھی' اب وہاں کے تمام مکاتب فکر کے علماء نے راقم الحروف سے مولانا ہدایت اللہ شاہ صاحب مدنی سے جن کی ہمت اور مولانا مفتی عبدالشکور صاحب کی سعی جمیلہ سے یہ باتیں طشت ازبام ہوئیں' سب احباب کا مطالبہ یہی تھا کہ جماعت یہاں ایک مستقل مبلغ اور مستقل دفتر قائم کرے تاکہ قادیانیت کا سدباب ہو سکے اور اس کی وہاں اشد ضرورت ہے۔ جس طرح مرزائی وہاں دندناتے ہیں پاکستان میں کسی جگہ بلکہ ربوہ میں بھی اتنی آزادی سے وہ تبلیغ نہیں کر سکتے۔

بقیہ۔ حیات و نزول عیسیٰ

یہاں تک کہ اس وقت ایک سجدہ کرنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔ اس کے بعد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پڑھ لو قرآن کی یہ آیت بھی اگر تم چاہو جس میں ذکر فرمایا گیا ہے کہ اہل کتاب میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا مگر یہ کہ وہ ان کی موت سے پہلے ان پر ایمان لے آئے گا (روایت کیا اس کو بخاری و مسلم نے)۔

۲ عن عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ ﷺ ینزل عیسیٰ ابن مریم الی الارض فیتزوج و یولد لہ و یمکث خمسا و اربعین سنۃ ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا و عیسیٰ ابن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر و عمر۔ رواہ ابن الجوزی فی کتاب الوفاء۔ (مشکوٰۃ ص ۴۸۰ ج ۲)

حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے زمین کی طرف نازل ہوں گے اور نکاح کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی اور ۴۵ سال رہیں گے پھر ان کی وفات ہوگی میرے ساتھ میری قبر میں دفن ہوں گے پس قیامت میں میں اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ایک قبر سے کھڑے ہوں گے ابوبکرؓ اور عمرؓ کے درمیان (روایت کیا اس کو ابن الجوزی نے اپنی کتاب الوفاء میں)۔

ان تمام آیات اور احادیث سے واضح ہو گیا اور اس پر تمام امت کا اجماع ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو آسمان پر اٹھا لیا ہے۔ قیامت کے قریب ان کا نزول ہوگا پھر ان کی طبعی موت واقع ہوگی اور قبر میں حضور پاک ﷺ کے ساتھ دفن ہوں گے۔ اس مضمون کی تفصیل کے لئے جن کتابوں کا اوپر ذکر کیا گیا ہے ان کا مطالعہ کیجئے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

کتبہ عبدالحکیم ملتان متخصص دارالعلوم کراچی

الجواب الصحیح
محمد رفیع عثمانی
۲۲-۱-۱۴۱۵ھ صدر دارالافتاء

تصدیق کنندگان مفتی
مولانا اصغر علی ربانی
مولانا عبدالمنان صاحب
مولانا محمود اشرف صاحب
مولانا محمد عبداللہ صاحب
مولانا عبدالرؤف صاحب
مولانا حسین احمد صاحب

بقیہ۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی"

میں حائل تھیں۔ شادی بیاہ اور فوتیدگی کی رسموں میں بیجا اسراف کو روکا۔ صرف عقیقہ کی رسم کو جائز قرار دیا۔ علماء' مشائخ اور گوشہ نشین بزرگان دین کو اسلامی صالح معاشرے کی تعمیر کی طرف آنے کی دعوت دی اور ان کو اس راہ پر گامزن کیا۔ انہوں نے حدیث کی قدیم کتاب موطا امام مالک کی شرح لکھ کر فارسی میں اس کا ترجمہ کیا۔ آپ نے وسیع و عریض دینی درسگاہ قائم کی۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے بیٹوں نے درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ دیوبند کے عظیم علماء و رہنما' علی گڑھ تحریک کے قائدین' ندوۃ العلماء کے بانی اور تحریک مجاہدین کے علمبردار اسی دینی درسگاہ سے

فارغ التحصیل ہوئے تھے۔ وہ ایسے معاشی نظام کے حق میں تھے' جس میں دولت گردش کرتی رہے۔ انہوں نے معاشی منصوبہ بندی کو جدید دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے پر زور دیا تھا۔

پاکیزہ معاشرے کے قیام کے لئے آپ ان عوامل کو ضروری سمجھتے تھے۔

۱۔ معاشرہ اخلاقی قدروں سے شناسا ہو۔
۲۔ ہر شخص کی عزت نفس محفوظ ہو۔
۳۔ کمزور کو طاقتور سے خطرہ لاحق نہ ہو۔
۴۔ مالدار لوگوں سے غریبوں کو تحفظ حاصل ہو۔
۵۔ حاکم کا رویہ محکوم کے ساتھ برادرانہ ہو۔
۶۔ زندگی سادہ مگر پروقار ہو۔
۷۔ فضول خرچی سے اجتناب کیا جائے۔
۸۔ شریعت اور حکم اللہ کی پاسداری ہو۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی پوری زندگی اصلاحی اور علمی سرگرمیوں میں مصروف کار رہے' جن کے باعث وہ اپنے وقت کے امام تسلیم کئے جاتے ہیں۔

بقیہ۔ حدیث کیا ہے؟

حاضرین بدر و احد' خیبر و تبوک و حنین کو خارج از اسلام قرار دے دیا گویا کہ جو مقدمہ اسلام کے عینی گواہ اور شاہد عدل تھے انہی کا انکار اور انہی کو مجروح قرار دے کر اسلام قرآن اور حدیث سے فرار کا نہایت غلیظ راستہ اختیار کیا۔

دوسرا گروہ وہ ہے جو اپنے آپ کو اہل قرآن کے اور ان الحکم الا للّٰہ کا نعرہ لگاتے اور حسبنا کتاب اللّٰہ کا پرچار کرتے رہتے ہیں۔ کبھی وہ دو قرآن اور دو اسلام اور دو حدیث کہتے' لکھتے اور پروپیگنڈہ کرتے ہیں اور اس طرح امت میں انتشار و افتراق پیدا کرتے رہتے ہیں اور مختلف حیلے بہانے بذریعہ تحریر تصنیف' تقریر کرتے ہوئے خود بھی گمراہ اور لوگوں کو بھی گمراہ کرتے رہتے ہیں۔ موجودہ زمانے میں اس گروہ کا سرغنہ غلام احمد پرویز چکڑالوی (علیہما علیہ) اساطین باطل ہیں جن کا ترجمان دو اسلام' طلوع اسلام وغیرہ رسائل ہیں۔ یہ بدبخت لوگ نہ پردے کے قائل' نہ پانچ نمازوں کے بلکہ تین نمازوں کے قائل ہیں۔ نہ تقویٰ ان کے قریب' تصوف کے دشمن' اسلامی شعائر یعنی لباس' حجامت' قربانی وغیرہ بے شمار اسلامی اصطلاحات کے دشمن ہیں۔ عورت اور مرد میں ہر طرح' ہر مساوات کے قائل بلکہ مبلغ ہیں خصوصاً ان کی تبلیغ مادر پدر آزاد مغربی تہذیب' مغربی ثقافت اور نئی روشنی کے دلدادہ علوم وغیرہ سے آراستہ مگر دین اور علوم اسلامیہ سے بے بہرہ اسلامی روشنی سے نابلد جن کا مطمع نظر فقط دنیوی ترقی حصول دولت ہوس و نفس پرستی ان کا مقصد وحید ہے مگر چاہتے یہ ہیں کہ اس سب کے باوجود یعنی زندگی کے تمام مراحل تو سراسر اسلام کی خلاف اور من مرضی کے حامل بلکہ ہنود یہود و نصاریٰ کے "کلیتاً" تابع اور شب و روز کے اطوار انہی کفار و مشرکین

کے نقش پا پر ہوں لیکن ہم مومن اور مسلم کہلائیں اور دائرہ اسلام میں بھی رہیں اور دین اسلام سے خارج بھی نہ ہوں۔ اگرچہ ہر قسم کی حرکات و سکنات' معیشت معاشرت' نجی پرائیویٹ' مجلسی گھریلو غرضیکہ زندگی کے تمام شعبے اسلام کے خلاف ہی کیوں نہ ہوں۔ چنانچہ حالی کہتا ہے۔

پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نہ ایمان بگڑے نہ اسلام جائے

تو ان لوگوں میں اس دوسرے گروہ کا پروپیگنڈہ زیادہ موثر ہوتا ہے اور یہی جہلاء ان سے متاثر ہو کر علماء و صوفیاء' مشائخ و ائمہ حتیٰ کہ قدسی صفات صحابہ کرامؓ پر بھی طنز کرتے اور غلیظ زبان کے تیشے چلاتے اور قلم کے تیر و نشتر چلاتے رہتے ہیں اور اس طرح وہ خود بھی نار جہنم کے ھیزم کش اور لوگوں کو بھی قائدین جہنم بن کر نار جہنم کی طرف کشاں کشاں لئے جاتے ہیں لہٰذا یہ گروہ بھی پرلے درجے کا گمراہ اور خارج از اسلام بلکہ اسلام دشمن ہے۔

اللہ تعالیٰ ان دونوں گروہوں سے بچائے اور ان کو ہدایت نصیب فرمائے اور ہم سب کو دین اسلام پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

بقیہ۔ محسن انسانیت ﷺ

کر دیا۔ تین سال اس وادی میں سردار دوجہاں نے اور آپؐ کے ہم راہیوں نے فاقے' مصیبتیں جھیلیں۔ جس سے پہاڑوں کے دل دہل گئے۔ مگر کافروں کو ذرا بھی ترس نہ آیا۔ دسویں سال دیمک نے وہ بائیکاٹ نامہ چاٹ لیا۔ محاصرے سے نکلے کہ چند روز بعد ابو طالب اور سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ انتقال کر گئے۔ اس سال کو عام الحزن یعنی غم کا سال کہا جاتا ہے۔

جامع انسان جامع رسولؐ :- جس طرح کلام الٰہی کا ہر کلمہ اعجازی کمالات کا حامل ہے ایسے ہی سیرت نبویؐ کا ہر پہلو بھی آپؐ کے اعجازی محاسن کا حامل ہے۔ زبان و قلم میں کہاں قدرت ہے کہ وہ آپؐ کے اعجازی محاسن کا احاطہ کر سکے۔ اس مثال سے آپؐ کی جامعیت اچھی طرح سمجھ میں آجاتی ہے۔

ایک تکمہ کے بھٹکے ہوئے مسافروں کا طبقہ ہے جو اپنی بت پرستی اور نفس پرستی کے باعث پریشان درماندہ حال گمراہی کے گرداب میں ذلالت کے بیابانوں میں شرک و بدعت کی ظلمتوں میں کسی روشنی کا متلاشی ہے۔ کسی ہدایت کا خواستگار زندگی کا اطمینان و امن چاہتا ہے۔ اس میں حضرت ابوبکر صدیقؓ جیسے تاجر' حضرت عمرؓ جیسے وجیہہ انسان' حضرت عثمانؓ جیسے مالدار' حضرت علیؓ جیسے جوان مرد' حضرت خالدؓ جیسے سپہ سالار' حضرت امیر معاویہؓ جیسے سیاست دان اور بڑے بڑے تدبیر کے شاہسوار دست بستہ حاضر ہیں۔ وہ آپؐ کی غلامی کا طوق پہن کر فخر و ناز کی لذتیں اٹھا رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے صلاح و تدین کا ثمرہ حقیقی پالیا ہے۔ وہ جبیں نہیں دل جھکائے بیٹھے ہیں۔ اب ان کی مرضی مرضیٔ مصطفیٰؐ ہے۔ اب ان کا قول و امر آپؐ ہی کے خطوط کے مطابق ہے۔ اب قرآن بھی ان پر رطب اللسان ہے۔ اب دنیائے عالم ان کی غلامی کی آرزومند ہے۔ سلطنتیں ان کے قدموں میں آپڑی ہیں۔

عدل و احسان :- جو شخص کسی کے ساتھ برائی کرے اس کے ساتھ اتنی ہی برائی کی جائے یہ عدل ہے۔ اس کے انتقام کو چھوڑ دینا' درگزر کرنا' معاف کر دینا یہ احسان ہے۔ آنحضرتؐ نے دونوں اصولوں پر عمل کر کے اخلاق امت کو سنوارنے کی کوشش کی۔ تاہم دوسرے اصول یعنی احسان کے وصف سے آنحضرتؐ کی پوری زندگی بھری پڑی ہے۔ اخلاق کی سب سے بھاری اور دشوار صفت جو اکثر نفوس پر شاق گزرتی ہے وہ عفو' درگزر' ضبط نفس' تحمل اور برداشت ہے۔ لیکن نبی ﷺ نے اس درشت زمین کو بھی باآسانی طے فرمایا۔ یہ برداشت کا انتہائی درجہ ہی تھا کہ کفار طعنے دے رہے ہیں' مشرکین کوڑا کرکٹ پھینک رہے ہیں۔ دشمن راستوں میں کانٹے بچھا رہے ہیں۔ ابوجہل آنحضرتؐ کے مکان کا گھراؤ کر رہا ہے۔ گالیاں دی جا رہی ہیں۔ مکہ سے نکالا جا رہا ہے۔ صحابہؓ کو تپتی ریت پر لٹایا جا رہا ہے۔ شعب ابی طالب میں محصور کیا جا رہا ہے۔ قیامت خیز مصائب کا مورد بنایا جا رہا ہے۔ مگر جب اپنا اقتدار آیا تب بھی انتقام نہ لیا۔ فتح مکہ میں جب دشمنوں کی گردنیں ماری جا سکتی تھیں اپنا رعب عدل کر کے بھی جمایا جا سکتا تھا۔ ایسے موقع پر محسن اعظمؐ نے فرمایا۔

ترجمہ۔ "آج کے دن تمہارے اوپر کوئی سختی نہیں۔ میں نے اپنے سب دشمنوں کو معاف کر دیا۔"

یہ اخلاق کی تلوار داوں سے نیچے اتر گئی۔ احسان کی تیغ نے جفاکاروں پر ایسا اثر جمایا کہ بیشتر لوگ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔

خطبہ حجۃ الوداع :- ۱۰ھ میں آپؐ نے آخری حج کیا اور میدان عرفات میں تاریخی خطبہ دیا۔ یہ خطبہ امن عالم کے لئے آخری منشور تھا۔ اس میں آپؐ نے آزادی و مساوات' اخوت کا پیغام دیا۔ توکل' صبر' باہمی اخوت' اتحاد اور اللہ کی رضا کا درس دیا اور فرمایا کہ اگر تم اس پر عمل پیرا رہو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے جان و مال کی حفاظت فرمائیں گے اور قرآن و سنت میں استقامت عطا فرمائیں گے۔

دنیا سے رخصتی (وفات) :- آپؐ نے ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ بروز سوموار کو ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔

اناللہ وانا الیہ راجعون

بقیہ۔ آپ کے مسائل اور ان کا حل

' احباب کو دینے کی اجازت ہے اور اس کے لئے مناسب جائز طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس پر فضول خرچی کسی طرح روا نہیں اور یہ یاد رہے کہ دین میں شریعت کا مسئلہ حجت ہے کسی کا فعل [illegible]

KHAT ME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

تحفۂ قادیانیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوة کے نائب امیر اوّل
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کی تصنیف لطیف

○ آپ کے قلم سے مختلف اوقات میں لکھے جانے والے رسائل و مقالات کا مجموعہ ○ معلومات کا خزانہ ○ دلائل کا انبار ○ حقائق کا انکشاف ○ ایک درویش منش بزرگ کے قلم سے قادیانیوں کی ہدایت کا سامان ○ رحمانۃ اللہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے تیرہویں صدی میں تحفہ اثنا عشریہ تحریر فرمایا ○ اور انہیں کے وارث حضرت لدھیانوی صاحب نے چودھویں صدی میں تحفہ قادیانیت تحریر فرمائی ○ عنوانات ملاحظہ ہوں ○ عقیدہ ختم نبوت ○ قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین ○ عدالت عظمیٰ کی خدمت میں ○ قادیانیوں کو دعوت اسلام ○ چوہدری ظفر اللہ کو دعوت اسلام ○ مرزا طاہر کے جواب میں ○ مرزا طاہر پر آخری اتمام حجت ○ دو دلچسپ مباہلے ○ قادیانی فیصلہ ○ شناخت ○ نزول عیسیٰ علیہ السلام ○ المہدی والمسیح ○ قادیانی اقرار ○ قادیانی تحریریں ○ قادیانی زلزلہ ○ مرزا قادیانی نبوت سے مراق تک ○ قادیانی جنازہ ○ قادیانی مردہ ○ قادیانی ذبیحہ ○ قادیانی اور تعمیر مسجد ○ غدار پاکستان (ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی) ○ گالیاں کون دیتا ہے ○ قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں فرق ○ قادیانی مسائل ○ غرض ختم نبوت' حیات عیسیٰ علیہ السلام 'کذب مرزا قادیانی اور کسی بھی مسئلہ پر یہ کتاب فیصلہ کن ہے ○ انسائیکلوپیڈیا ہے ○ قادیانی مذہب سے لے کر سیاست تک' مساجد سے عدالت تک کی کسی بھی ضرورت کے لئے اس کتاب کا آپ کے پاس ہونا ضروری ہے ○ دینی اداروں' علماء' مناظرین' وکلاء تمام حضرات کی لائبریریوں کے لئے ضروری ہے ○ صفحات ۷۰۰ ○ کاغذ عمدہ ○ کمپیوٹر کتابت ○ خوبصورت رنگین ٹائٹل ○ عمدہ اور پائیدار جلد ○ قیمت =/۱۵۰ روپے ○ جماعتی رفقاء و طلباء کے لئے رعایتی قیمت =/۱۰۰ روپے ڈاک خرچ بذمہ دفتر ○ پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ○ مجلس کے مقامی دفاتر سے بھی طلب کریں ○

ملنے کا پتہ

مرکزی ناظم اعلیٰ' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
صدر دفتر' حضوری باغ روڈ' ملتان۔ پاکستان۔ فون نمبر ۴۰۹۷۸